شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل اور کمالات پر مبنی صحاح ستہ کی احادیث کا انمول مجموعہ

علامہ عالم فقری

Marfat.com

حضور ﷺ کے شمائل اور کمالات پر مبنی صحاح ستہ کی احادیث کا مجموعہ

شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ عالم فقری

ادارہ پیغام القرآن ۴۰۔اردو بازار لاہور

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق و مالک اور رزاق ہے

نام کتاب.....شمائل النبی ﷺ

مصنف.....علامہ عالم فقری

بااہتمام.....محمد محسن

سال اشاعت.....۲۰۱۶ء

طابع.....اے۔ایس پرنٹرز لاہور

قیمت.....۶۰۰ روپے

297.9921
ح ح ش
۱۳۵۴۷۷
۲

ملنے کا پتہ۔

شبیر برادرز
40-اردو بازار لاہور
فون:042-37246006

شاکر پبلی کیشنز
38-اردو بازار لاہور
فون:042-37240084

حسیب پبلشنگ ہاؤس
ایوانِ علم پلازہ، 18 اُردو بازار، لاہور فون:042-37361444

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
شمائل النبی ﷺ	۹
صورت مصطفیٰ ﷺ	۱۰
احادیث صورت مصطفیٰ ﷺ	۱۳
حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایات	۱۳
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث	۱۴
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایات	۱۶
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات	۱۸
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان	۱۹
حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بیان	۱۹
حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کا بیان	۲۱
حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان	۲۲
حضرت اُم معبد کا بیان کردہ حلیہ مبارک	۲۲
نبی امی کی تصدیق کی روایت	۲۴
مہر نبوت	۲۵
شان مہر نبوت	۲۶
مہر نبوت کو چھونے کا واقعہ	۲۸
لباس النبی ﷺ	۲۹
لباس کی شان لطافت اور سادگی	۳۰
قمیص	۳۸
تہبند	۴۱
وضاحت	۴۶
چادر	۴۷
چادر کے ایثار کا ایک واقعہ	۴۹
یمنی چادر	۵۵
سیاہ رنگ کی چادر	۵۸
کمبل	۷۰
جُبہ مبارک	۷۴
شلوار	۷۹
حلہ	۸۲
عمامہ شریف	۸۴
رومال	۸۹
پسینہ مبارک	۹۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
سامان استعمال	۹۴
بستر مبارک	۹۵
تکیہ مبارک	۱۱۰
چارپائی مبارک	۱۲۲
پیالہ مبارک	۱۲۵
چھری	۱۳۴
دسترخوان	۱۳۵
جائے نماز	۱۳۶
چٹائی مبارک	۱۳۶
منبر رسول ﷺ	۱۴۹
مشکیزہ	۱۵۰
انگوٹھی مبارک	۱۶۱
کنگھی مبارک	۱۷۴
نعلین مبارک	۱۷۷
موزے مبارک	۱۸۰
خوشبو	۱۸۲
مہندی	۱۸۴
سرمہ	۱۸۵
سامان حرب	۱۸۷
جھنڈا	۱۸۷
تلوار	۱۹۵
زِرّہ	۲۰۰
کمان	۲۰۱
تیر	۲۰۴
خَود	۲۰۶
ڈھال	۲۱۰
نیزہ	۲۱۲
چھڑی	۲۱۸
خیمہ یعنی قبہ	۲۲۲
حضور ﷺ کے جانور	۲۴۵
اونٹنی	۲۵۶
گھوڑا	۲۶۸
خچر	۲۷۳
بکریاں	۲۷۹
طعام نبوی	۲۸۰
روٹی	۲۸۱
چاول	۲۸۵
گھی	۲۸۶
مکھن	۲۸۶
پنیر	۲۸۷
گوشت	۲۸۷
اونٹ کا گوشت	۲۹۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مرغ کا گوشت	۲۹۳	نمک	۳۲۴
چکور کا گوشت	۲۹۵	انگور	۳۲۴
مچھلی	۲۹۵	انجیر	۳۲۶
جراد	۲۹۷	پانی	۳۲۷
خرگوش	۲۹۷	نبیذ	۳۲۸
حریرہ	۲۹۸	ستو	۳۲۸
ثرید	۲۹۸	دودھ	۳۲۸
قدید یعنی سوکھے ہوئے گوشت کا ٹکڑا	۳۰۱	آب زم زم	۳۳۰
کدو	۳۰۲	کھانے پینے کا انداز	۳۳۲
سیاہ پیلو	۳۰۶	کھانا شروع کرتے وقت اللہ کا نام لینا	۳۳۲
چکندر	۳۰۶		
میتھی	۳۰۷	کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا	۳۳۴
کھبنی	۳۰۷		
کھجور	۳۰۹	کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی برکت	۳۳۵
تربوز	۳۱۶		
ککڑی	۳۱۷	بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت	۳۳۵
خربوزہ	۳۱۷		
شہد	۳۱۸	دائیں ہاتھ سے کھانا پینا	۳۳۶
حلوہ	۳۱۹	اپنے آگے سے کھانا	۳۳۸
سرکہ	۳۲۰	سونے چاندی کے برتن استعمال نہ کرنا	۳۳۹
روغن زیتون	۳۲۲		

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کھانے پینے کے بعد کی دعا	۳۴۰
برتن کو ڈھانپنا	۳۴۱
کھانے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے	۳۴۲
کھانے کے بعد انگلیاں صاف کرنا	۳۴۳
ہاتھ کو پونچھنا	۳۴۴
گرے لقمے کو کھالینا	۳۴۵
کھانے کے پیالہ کو صاف کرنے کی برکت	۳۴۷
کھانے میں عیب نہ نکالنا	۳۴۸
ناپسند چیز کے لئے خاموش رہنا	۳۴۹
کھانے میں بھائی چارگی	۳۴۹
کھانے سے پہلے ذکر کرنے کی فضیلت	۳۵۰
ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی ممانعت	۳۵۱
کھانے کے برتن کو صاف کرنا	۳۵۱
برتن کے کنارے سے کھانا	۳۵۲
مل جل کر کھانے میں برکت	۳۵۴
رات کا کھانا کھانے کی تاکید	۳۵۵
کھانا مکمل کرنے کا ادب	۳۵۵
مشکیزے کو منہ لگا کر پینے کی ممانعت	۳۵۵
مشکیزے کو اُلٹا کر کے پانی پینا	۳۵۶
کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے	۳۵۷
زمزم پینے کا ادب	۳۵۸
برتن میں سانس لینے کی ممانعت	۳۵۹
مشروب میں پھونکنے کی ممانعت	۳۵۹
بہتے ہوئے صاف پانی کو پینا	۳۵۹
پینے کا سُنت طریقہ	۳۶۰
محفل میں دائیں طرف سے شروع کرنا	۳۶۱
دوسروں کو پلانے والا آخر میں پیئے	۳۶۳
خصائل مطہرہ	۳۶۴
ملاقات	۳۶۴
انداز گفتگو	۳۷۴
شگفتہ مزاجی	۳۸۶
چلنے کا انداز	۳۹۴
بیٹھنے اُٹھنے کا انداز	۳۹۶
انداز استراحت	۴۰۰
خواب نبوی ﷺ	۴۱۳
شان تبسم	۴۲۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
آنسو مبارک	۴۵۷	حضور ﷺ کا انداز شفقت	۵۲۱
چھینک	۴۶۳	حضور ﷺ کا گزراوقات	۵۳۹
حضور ﷺ کا اعلیٰ اخلاق	۴۶۷	حضور ﷺ کی شان رحم وکرم	۵۶۰
حضور ﷺ کا عجز وانکسار	۴۸۲	حضور ﷺ کی سادہ زندگی	۵۷۴
حضور ﷺ کی بہادرانہ شان	۵۰۲	وصال النبی ﷺ	۵۹۶
حضور ﷺ کی شانِ حیاء	۵۱۳		

Marfat.com

حرف آغاز

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو ہمارا مالک اور خالق ہے جب اس نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو اس نے اس کائنات کی تخلیق کی اور پھر مخلوقات کو پیدا کیا جو اس کی عبادت کرے اور اس کی اطاعت والے راستے کو اختیار کرے پھر اس نے انسان کو پیدا کیا کہ وہ اس کا بندہ بن کر زندگی گزارے جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہشت سے لا کر اس دنیا میں آباد کیا تو اسے یہی حکم دیا کہ میں معبود برحق ہوں لہٰذا ہر کوئی میری عبادت کرے کسی دوسرے کی عبادت نہ کرے مگر یہ انسان ایمان اور ہدایت والی راہ پر قائم نہ رہ سکا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی میں سے لوگوں کو راہ ہدایت پر رکھنے کے لئے یکے بعد دیگرے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے اور آخر میں حضور ﷺ اس دنیا کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے تا کہ انسان اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ صراط مستقیم پر چلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ایک جگہ پر فرمایا ہے کہ بے شک اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بے شک اس سے قبل لوگ راہ راست پر نہ رہے تھے۔ یہی بات ایک اور مقام پر یوں بیان فرمائی ہے کہ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ رسول آیا پس اس پر ایمان لاؤ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی اتباع اور اطاعت انسان کی نجات کے لئے انتہائی جروری ہے۔ زیر نظر کتاب میں حضور ﷺ کی ذات اقدس کے کمالات بیان کئے گئے ہیں جو انسان کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

Marfat.com

شمائل النبی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کو نہایت ہی بلند و بالا اور افضل مقام عطا فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کو ایسی شان سے نوازا کہ آپ ﷺ جیسا نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس کے اوصاف اور خصائل بھی بے مثل اور باکمال ہیں آپ ﷺ کے اوصاف اور خصائل کو شمائل النبی ﷺ کہا جاتا ہے۔ شمائل حیات النبی ﷺ کے تمام کمالات پر مبنی ہیں۔ شمائل النبی ﷺ میں سب سے بنیادی چیز حضور ﷺ کا حلیہ اقدس ہے اور حلیہ اقدس کے بارے میں جو احادیث اور روایات میسر آئی ہیں انہیں بیان کر دیا گیا ہے پھر حضور ﷺ کے لباس مطہرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جس طرح کا لباس استعمال کیا اس کے متعلق روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضور ﷺ کے سامان زیست کو بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح کا سامان آپ ﷺ نے اپنی ظاہری حیات میں استعمال کیا۔ آپ ﷺ کا سامان نہایت ہی قلیل اور سادہ ہے۔ اس سامان کے علاوہ آپ ﷺ نے غزوات میں جو سامان حرب استعمال کیا اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان جانوروں کو بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو آپ ﷺ نے اپنی ظاہری حیات میں رکھے۔ غرضیکہ ان تمام اشیاء کا ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا کسی نہ کسی طریقہ سے حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں دخل آیا۔ حضور ﷺ کی عادات مبارکہ اور خصائل مطہرہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضور ﷺ کا خورد و نوش بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں خوراک میں جو اشیاء استعمال کیں انہیں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کے مشروبات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

صورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اس عالم رنگ وبُو میں اپنے حسن و جمال کے اظہار کے لئے جب انسان بنا کر اس دنیا میں آباد فرمایا پھر اسے راہ راست پر گامزن رکھنے کے لئے سلسلہ نبوت ورسالت کا آغاز فرمایا اور آخر سلسلہ نبوت کو اپنے محبوب پیغمبر حضور ﷺ پر منتہی کیا اور آپ ﷺ کی ذات اقدس کو ان تمام اوصاف و کمال کا مظہر بنایا جو شرف انسانیت کی معراج ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر شرف انسانیت کی انتہاء کی ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے جسم اطہر کو تمام جہانوں میں عظمت اور بزرگی میں منفرد کیا ایسے ہی آپ ﷺ کے ظاہری و باطنی جسم اطہر کو ہر لحاظ سے کامل اور اکمل کیا۔ لہٰذا جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی شان میں بے مثل و بے مثال ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کامل جمال و کمال سے آراستہ فرمایا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس صورتِ بشری میں ہر لحاظ سے کامل ہے۔ آپ ﷺ کی تخلیق کمال خلقت کا سب سے اعلیٰ وارفع نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو آپ ﷺ کی مثل پیدا نہیں کیا اور نہ ہی کوئی ہوگا۔ آپ ﷺ کے تمام جسمانی اعضاء و جوارح معتدل تھے۔ آپ ﷺ کا قد مبارک مناسب یعنی طول و عرض میں نہایت موزوں تھا۔ آپ ﷺ جس مجلس میں بھی تشریف فرما ہوتے حاضرین سے بلند و بالا نظر آتے۔ سر مبارک عقل کے بادشاہ کا مقام ہے اور شہنشاہ خرد و آگہی کی عدالت ہے۔ یہ آپ کے کمال عقل اور بزرگی کی دلیل تھا۔ آپ ﷺ کے گیسو مبارک

Marfat.com

گردن پاک پر سایہ فگن رہتے تھے۔ زلفیں نہ بہت لمبی ہوتی تھیں اور نہ ہی بہت چھوٹی کبھی کانوں کی لو تک پہنچ کر ختم ہو جاتیں اور کبھی کندھوں کو چھوتیں۔ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا رنگ سفید جو چودھویں کے چاند کی طرح خوشنما تھا۔ آپ ﷺ کے جسم اطہر کا رنگ چاندی کی مانند سفید تھا۔ اعضائے بدن سے نور کی شعاعیں نمودار ہوتی دکھائی دیتی تھیں۔ آپ ﷺ کی جبین مبین مطلع انوار حقیقت اور کلمۃ الحق کی طرح کشادہ تھی۔ آپ ﷺ کے ابرو مبارک اگرچہ کمان کی طرح کشادہ تھے مگر دوری سے پیوستہ محسوس ہوتے اور یوں معلوم ہوتا کہ عاشقوں کے دلوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قاب قوسین کے اسرار کو محرمان حرم سرائے عشق تک پہنچانے میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ ﷺ کی دونوں آنکھیں ہر طرف نگاہ رکھتی تھیں۔

مژگان عالیہ سے لاکھوں تیر محبت اہل دل کے سینوں میں پیوست ہوتے۔ آنکھوں کی سیاہی بے پناہ اور سفیدی بہت سفید۔ اس سیاہی اور سفیدی کے درمیان نگاہ کی دلاویز چمک دمک تھی۔ آپ ﷺ کی قوت باصرہ اتنی قوی تھی کہ اندھیرے اور روشنی میں ہر چیز یکساں دکھائی دیتی۔ آپ ﷺ اپنی نگاہ ہی سے آسمان کی انتہائی بلندیوں پر ستاروں کو دیکھ لیتی اور انہیں شمار کرنے میں کوئی حجاب محسوس نہ کرتے۔ رُخسار نہایت موزوں جن کے اطراف کے دونوں جانب نور کی شعاعیں پھوٹتی تھیں۔ دانتوں سے نور کی لڑیاں ظاہر تھیں۔ یہ نور کے موتی مروارید کی طرح شفاف اور براق کی طرح سفید تھے۔ دانتوں کے درمیان کشادہ جگہ تھی۔ گفتگو کے وقت سامنے کے دانتوں سے روشنی نمودار ہوتی تھی، یہ روشنی اندھیرے میں آب حیات کے چشمہ کی طرح ضیاء بار ہوتی۔ آپ ﷺ کی زلف عنبریں نہایت لطیف مشکبار تھیں۔ گردن بلند اور سفیدی کی وجہ سے چاندی سے بھی زیادہ سفید تھی۔ کندھوں کے درمیان کی جگہ ایک دوسرے سے جداگانہ دکھائی دیتی اور مہر نبوت کی جگہ نہایت نمایاں تھی۔ جس سے نور کی شعاعیں جلوہ افزوں تھیں، سینہ مبارک نور علی نور تھا۔ یہ سینہ

Marfat.com

انور قدسی کا خزینہ تھا اور وسیع وعریض دکھائی دیتا تھا۔ پیٹ سینے سے ملا ہوا اور نہایت موزوں اور متناسب تھا۔ سینہ سے ناف تک ایک نمایاں بالوں کی لکیر تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ سنبل کی لکیر ہے جو کافور کے تختہ پر کھینچ دی گئی ہو۔ سینہ اور شکم کے دوسرے حصے بالوں سے مبرا اور شفاف تھے۔ بدن کا گوشت مبارک نرم اور ملائم تھا۔ کف نرم تھے جس طرح صریری ابریشم ہو۔ پنڈلیاں موزوں اور دل پذیر ہاتھ کی انگلیاں نرم مگر پاؤں کی انگلیاں سخت تھیں۔ ٹھوڑی مبارک میں چاہ غبغب نہ طویل اور نہ عریض۔ قدم مبارک کے نیچے کا گوشت بھرا ہوا تھا۔ پشت مبارک سیدھی اور مناسب اس میں کسی قسم کا جھکاؤ یا تکسر نہ تھا۔ چہرہ بدر منیر کی طرح روشن بدن مبارک کی خوشبو عنبر ومشک سے خوش کن تھی۔ غرضیکہ آپ ﷺ کے جسم اطہر کی شان ہر لحاظ سے بے مثل اور باکمال ہے۔ (معارج نبوت)

Marfat.com

احادیث صورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اقدس کے بارے میں بخاری شریف، مسلم شریف، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، نسائی شریف اور سنن ابن ماجہ میں جن احادیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک اور جسم اطہر کا تذکرہ ہوا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایات

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلَى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد متناسب تھا۔ آپ کے دونوں شانے چوڑے تھے۔ آپ کے بال لمبے تھے۔ جو کانوں کی لو تک آتے تھے میں نے آپ کو دو سرخ چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب حلیہ مبارک حدیث ۵۹۴۱)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِىْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ چادروں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال کندھوں تک آتے تھے۔ آپ کے دونوں کندھے چوڑے تھے اور آپ کا قد متناسب

Marfat.com

تھا۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب حلیہ مبارک حدیث ۵۹۴۲)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّاَحْسَنَهُ خَلْقًا لَّيْسَ بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ وجیہہ و شکیل تھے آپ کے اخلاق سب سے اچھے تھے آپ کا قد نہ لمبا تھا اور نہ ہی چھوٹا تھا۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب حلیہ مبارک حدیث ۵۹۴۳)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِىْ لِمَّةٍ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرخ خلے میں لمبے بالوں والا کوئی شخص نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال کندھوں تک آتے تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی سینہ کشادہ تھا آپ ﷺ بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے بالکل لمبے بھی نہیں تھے۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۸)

عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی مانند تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی مانند تھا۔(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۶۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث

عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ شَثْنَ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ ضَخْمَ الرَّأْسِ ضَخْمَ الْکَرَادِیسِ طَوِیْلَ الْمَسْرُبَۃِ اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ تَکَفُّؤًا کَاَنَّمَا انْحَطَّ مِنْ صَبَبٍ لَّمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ

نافع بن جبیرؒ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی طویل نہیں تھے' اور بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں پُر گوشت تھے۔ آپ کا سر بڑا تھا۔ آپ کے جوڑ بڑے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک باریک بال تھے' جب آپ چلتے تھے' تو جھک کر چلتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد' کوئی آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۷۰)

عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِّنْ وَّلَدِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا وَصَفَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَکُنْ بِالطَّوِیْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَکَانَ رَبْعَۃً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ یَکُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ کَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَّلَمْ یَکُنْ بِالْمُطَھَّمِ وَلَا بِالْمُکَلْثَمِ وَکَانَ فِی الْوَجْہِ تَدْوِیْرٌ اَبْیَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ اَھْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَۃٍ شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَمْشِیْ فِیْ صَبَبٍ وَّاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ کَفًّا وَاَشْرَحُھُمْ صَدْرًا وَّاَصْدَقُ النَّاسِ لَھْجَۃً وَّاَلْیَنُھُمْ عَرِیْکَۃً وَّاَکْرَمُھُمْ عِشْرَۃً مَّنْ رَاٰہُ بَدِیْھَۃً ھَابَہٗ وَمَنْ خَالَطَہٗ مَعْرِفَۃً اَحَبَّہٗ یَقُوْلُ نَاعِتُہٗ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ

ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں' بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے' تو یہ بھی بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی طویل بھی نہیں تھے۔ بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے۔ آپ درمیانے قد

Marfat.com

کے مالک تھے۔آپ ﷺ کے بال بالکل گھنگھریالے بھی نہیں تھے' اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے، بلکہ ہلکے' گھنگھریالے اور ہلکے سے سیدھے تھے۔آپ انتہائی موٹے بھی نہیں تھے' اور آپ کا چہرہ بالکل گول بھی نہیں تھا تاہم آپ کے چہرے پر گولائی کا عنصر پایا جاتا ہے۔آپ سرخ وسفید رنگت کے مالک تھے۔آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں۔پلکیں لمبی تھیں جوڑ بڑے تھے۔شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت موجود تھا۔آپ ﷺ کے جسم مبارک پر بال نہیں تھے۔صرف سینہ پر ناف تک بال تھے۔آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں بھرے ہوئے تھے۔جب آپ چلتے تھے' تو زمین پر قدم جما کر چلتے تھے' یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف جا رہے ہوں جب آپ ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے' تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے۔

آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔آپ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔عطا کرنے کے اعتبار سے آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔گفتگو کے اعتبار سے سب سے سچے تھے۔لہجے کے اعتبار سے سب سے زیادہ نرم تھے' اور سب سے بہترین سلوک کرتے تھے' جو شخص اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا تھا' تو مرعوب ہو جاتا وہ شخص جاننے کے بعد گھل مل جاتا تھا وہ آپ کو پسند کرنا شروع کر دیتا تھا۔ آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا شخص کہہ سکتا ہے: میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ ﷺ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۷۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایات

عَنْ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنَيْنِ

Marfat.com

قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا آپ کی آنکھیں بڑی تھیں اور آپ کی ایڑھیوں پر گوشت کم تھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سماک بن حرب سے دریافت کیا۔ "ضلیع الفم" کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' جس کا دہن کشادہ ہو۔ میں نے دریافت کیا' "اشکل العین" کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا' آنکھ کا بڑا ہونا میں نے دریافت کیا، "منهوس العقب" کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا' ایڑھیوں پر گوشت کم ہونا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل حلیہ مبارک حدیث ۵۹۴۷)

عَنْ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَأْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَّجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَّرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے آگے والے حصے اور داڑھی کے چند بال سفید تھے۔ جب آپ نے تیل لگایا ہوتا تھا تو وہ سفید بال ظاہر نہیں ہوتے تھے اور جب آپ کا سر مبارک تیل کے بغیر ہوتا تھا تو وہ ظاہر ہو جاتے تھے۔ آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے۔ راوی کہتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' کیا آپ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح چمکدار تھا تو انہوں نے جواب دیا' نہیں! بلکہ وہ سورج اور چاند کی طرح روشن تھا وہ گول تھا اور میں نے آپ کے کندھے کے قریب کبوتر کے انڈے کی مانند' موجود مہر نبوت کی زیارت کی ہے۔ جس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے رنگ سے مشابہت رکھتا تھا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب حلیہ مبارک

Marfat.com

حدیث۵۹۶۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَّكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَّكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں کا گوشت کم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے صرف مسکراتے تھے۔ میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو سوچتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۷۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی، بڑی تھیں اور آپ کی پنڈلیوں پر گوشت کم تھا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۷۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں سورج چلتا تھا اور میں نے

Marfat.com

آپ ﷺ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا زمین آپ کے لئے لپیٹ دی جاتی تھی۔ ہم کوشش کر کے آپ ﷺ کے ساتھ چلتے تھے' اور آپ ﷺ کسی تکلف کے بغیر چلا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۵۸۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَبْیَضَ کَاَنَّمَا صِیْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ. (شمائل ترمذی حدیث ۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سفید رنگت کے مالک تھے یوں جیسے چاندی کو ڈھال دیا گیا ہو اور آپ کے بال سیدھے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے دانت مبارک کشادہ تھے جب آپ گفتگو کرتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آپ کے سامنے والے دانتوں میں نور کی لہر نکل رہی ہے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بیان

عَنْ حَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ خَالِیْ هِنْدَ بْنَ اَبِیْ هَالَةَ وَکَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِیْ اَنْ یَصِفَ لِیْ مِنْهَا شَیْئًا اَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا یَتَلَاْلَاُ وَجْهُهٗ تَلَاْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِیْمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِیْقَتُهٗ فَرَقَ وَاِلَّا فَلَا یُجَاوِزُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَیْهِ اِذَا هُوَ وَفَّرَهٗ

Marfat.com

زُهَرَ اللَّوْن وَاسِعَ الْجَبِيْنَ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهُ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ كَثُّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ كَاَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَآءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَآءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُوْلَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِيْ كَالْخَطِّ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ اَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِيَ الصَّدْرِ طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ شَآئِلَ الْاَطْرَافِ اَوْقَالَ سَآئِلَ الْاَطْرَافِ خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَآءُ اِزَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعَ الْمَشْيَةِ اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظَرُهُ اِلَى الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ جُلُّ نَظَرِهٖ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ اَصْحَابَهُ يَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ.

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک سے زیادہ واقف تھے، آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں سوال کیا۔ اور میری خواہش تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھے سے بیان کریں تا کہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو انہوں ہند بن ہالہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی شان، معزز تھے آپ کا چہرۂ انور چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا آپ میانہ قد آدمی سے قدرے لمبے اور زیادہ دراز قد سے قدرے پست تھے آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کی مانگ خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ نہیں یعنی خود نہ نکالتے جب آپ بالوں کو بڑھاتے تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی والے تھے

Marfat.com

ابرو مبارک خم دار، باریک، گھنے اور جدا جدا تھے۔ ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو جاتی آپ کا ناک مبارک بلندی مائل نہایت خوبصورت اور روشن تھا غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے دہن مبارک کشادہ تھا اور دانتوں میں بھی فراخی تھی ، سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی آپ کی گردن گویا کہ مورت کی گردن تھی اوز چاندی کی طرح صاف تھی آپ کے اعضاء مبارکہ پر گوشت اور کسے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ برابر تھا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں والے تھے۔ بدن کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں نے ایک باریک خط بنایا ہوا تھا۔ اس لکیر کے سوا دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ کے بالائی حصے پر قدرے بال تھے کلائیاں دراز ہتھیلی فرخ تھی ہتھلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھی۔ پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے قدم ہموار اور ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔ جب چلتے تو قوت سے چلتے، جھک کر پاؤں اٹھاتے اور دبے پاؤں کشادہ قدم چلتے، جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ نظر رکھتے ۔آپ کا زیادہ تر دیکھنا آنکھ کے کنارے سے ہوتا تھا۔ صحابہ کرام کو پہلے روانہ فرماتے خود پیچھے تشریف لاتے اور جب کسی سے ملتے تو پہلے سلام کرتے۔

(شمائل ترمذی)

حضرت ابو طفیل کا بیان

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیحَ الْوَجْہِ رَضِی اللّٰھم تَعَالٰی عَنْھَا قَالَ مُسْلِمُ ابْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ اَبُو الطُّفَیْلِ سَنَۃَ مِائَۃٍ وَّکَانَ اٰخِرَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت جریری نے کہا ہے کہ میں نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہاں! آپ سفید اور ملیح چہرے کے مالک تھے' امام مسلم بن حجاج القشیری فرماتے ہیں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۰۰ ہجری میں ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں ان کا وصال ہوا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب حلیہ مبارک حدیث ۵۹۴۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ هَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّاُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے۔ بہت زیادہ لمبے بھی نہیں تھے اور چھوٹے بھی نہیں تھے۔ آپ خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ آپ کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بہت زیادہ سیدھے بھی نہیں تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے جب چلتے تھے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۲)

حضرت اُم معبد کا بیان کردہ حلیہ مبارک

عَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ حَسَنَ الْخَلْقِ، مَلِيْحَ الْوَجْهِ ،لَمْ تُعِبْهُ ثَجْلَةٌ وَلَمْ تَزْرِ بِهٖ صَعْلَةٌ .قَسِيْمٌ وَ سَعِيْمٌ فِيْ عَيْنَيْهِ

۱۴۵۴۷۷

Marfat.com

دَعْجٌ وَ فِی اَشْفَارِہٖ وَ طَفٌ وَ فِی صَوْتِہٖ صَہَلٌ اَحْوَالُ اَکْحَلُ اَزَجُّ. اَقْرَنُ فِی عُنُقِہٖ سَطْعٌ وَفِی لِحْیَتِہٖ کَثَافَۃٌ اِذَا صَمَتَ فَعَلَیْہِ الْوَقَارُ وَاِذَا تَکَلَّمَ سَمَا وَ عَلَاہُ الْبَہَاءُ حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ لَا نَزَرَ وَلَا ہَزَرَ کَاَنَّ مَنْتِقَہٗ خَرَزَاتُ نُظْمٍ یَتَحَدَّرْنَ اَبْہٰی النَّاسِ وَ اَجْمَلُہُمْ مِنْ بَعِیْدٍ وَ اَحْلَاہُمْ وَ اَحْسَنُہُمْ مِنْ قَرِیْبٍ رَبْعَۃٌ لَا تَشْنُوْہُ عَیْنٌ مِنْ طُوْلٍ لَا تَقْتَحِمُہٗ عَیْنٌ قَصْرٍ غُصْنٌ بَیْنَ غُصْنَیْنِ فَہُوَ اَنْضَرُ الثَّلَاثَۃِ مَنْظَرًا وَ اَحْسَنُہُمْ قَدًّا لَہٗ رُفَقَاءُ یَحْفُوْنَ بِہٖ وَ اِنْ قَالَ اِسْتَمِعُوْا لِقَوْلِہٖ وَ اِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوْا اِلٰی اَمْرِہٖ مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَ لَا مُفَنَّدٌ

حضرت اُم معبد سے روایت ہے کہ میں نے ایک ایسا مرد دیکھا جس کا حسن نمایاں تھا۔ جس کی ساخت بڑی خوبصورت تھی اور چہرہ ملیح تھا۔ نہ رنگت کی زیادہ سفیدی اس کو معیوب بنا رہی تھی اور نہ گردن اور سر پتلا ہونا اس میں نقص پیدا کر رہا تھا۔ بڑا حسین بڑا خوبرو۔ اس کی آواز گونج رہی تھی۔ سیاہ چشم۔ مگیں۔ دونوں ابرو باریک اور ملے ہوئے۔ گردن چمکدار تھی۔ ریش مبارک گھنی تھی۔ جب وہ خاموش ہوتے تو پُر وقار ہوتے۔ جب وہ گفتگو فرماتے تو چہرہ انور بارونق ہوتا۔ شیریں گفتار۔ گفتگو واضح ہوتی نہ بے فائدہ ہوتی نہ بیہودہ۔ گفتگو گویا موتیوں کی لڑی ہے جس سے موتی جھڑ رہیں ہوتے ہیں۔ دور سے دیکھنے پر سب سے زیادہ بارُعب اور جمیل نظر آتے تھے۔ اور قریب سے سب سے زیادہ شیریں اور حسین دکھائی دیتے۔ قد درمیانہ تھا۔ نہ اتنا طویل کہ آنکھوں کو بُرا لگے اور نہ اتنا پست کہ آنکھیں حقیر سمجھنے لگیں۔ آپ دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ کی مانند تھے جو سب سے زیادہ سرسبز اور شاداب اور قد آور ہو۔ ان کے ایک ایسے ساتھی تھے جو ان کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے۔ اگر آپ انہیں کچھ کہتے تو فوراً اس کی تعمیل کرتے۔ اگر آپ انہیں حکم دیتے تو فوراً اس کو بجالاتے۔ سب کے مخدوم۔ سب کے محترم۔ نہ وہ ترش رو تھے نہ ان کے فرمان کی مخالفت کی

Marfat.com

جاتی تھی۔(خاتم النبیین امام ابومحمد زہرہ۔جلداول صفحہ ۲۶۸)

نبی اُمیّ کی تصدیق کی روایت

حضرت امام بیہقی نے مقاتل بن حیان سے روایت کی انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تم میرے اوامر کے اجراء میں پوری جدوجہد کرو اور مذاق کرنے والوں کو برداشت نہ کرو۔اے کنوارک پاک بتول کے فرزند علیہ السلام میرا حکم سنو اور اس کے مطابق عمل کرو۔میں نے تم کو بغیر مرد کے پیدا کیا اور سارے جہان کے لیے اپنی قدرت کا تم کو نشان بنایا۔پس میرا ہی حکم مانو اور مجھ ہی پر بھروسہ رکھو۔اور اہل سوران کی طرف جا کر ان کو میرے احکام پہنچادو کہ میں وہ خدائے حی القیوم ہوں جسے کبھی زوال نہیں اور اس نبی امی کی تصدیق کرو جو عربی شتربان اور عمامہ والا ہے۔وہ نبی موصوف نعلین پہنے گا اور ہاتھ میں عصار کھے گا۔اس کا سر بڑا ہوگا' پیشانی چوڑی بھنویں ملی ہوئیں' پتلیاں سیاہ' آنکھیں سودہ حسین وکشادہ' مژگاں دراز ناک باریک اور درمیان سے اٹھی ہوئی' رخسار واضح اور ریش مبارک گھنی' پیشانی پر پسینہ موتیوں کی مانند ہوگا جس سے خوشبو مہک جائے گی۔اس کی گردن گویا صراحی سیمی اور حلقوم میں سونا بہتا معلوم ہوگا۔اور از سینہ تا ناف بالوں کی لکیر ہوگی مگر اس کے علاوہ کہیں بال نہ ہوں گے۔ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں فربہ ہوں گی۔وہ لوگوں کے درمیان سب سے بلند نظر آئے گا۔چلنے کے دوران قدموں کی نشست وبرخاست کچھ اس انداز پر ہوگی جیسے وہ قدموں سے پتھروں کی ناہمواری ومسلنا چل رہا ہے اور ایک صاحب قوت نشیب کی طرف پہنچ رہا ہے۔اس محترم ومحسن عالم کی رفتار کڑی کمان کے تیر کی طرح تیز ہوگی۔

Marfat.com

مہر نبوت

مہر نبوت سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کے نبی ہونے کی علامت ہے یہ مہر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر دونوں شانوں کے درمیان تھی۔ یہ مہر آپ ﷺ کے بدن مبارک پر ولادت کے وقت سے تھی۔ ابن حیان کی روایت کے مطابق اس مہر پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا۔ یہ مہر حجم میں کبوتری کے انڈے جتنی جگہ پر تھی مگر ایک اور روایت کے مطابق بائیں شانے کی نرم ہڈی کے قریب بند مٹھی کی مانند تھی۔ اس پر مسوں کی مانند تل تھے۔ اس مہر نبوت کا رنگ سرخی مائل تھا۔ غرضیکہ مہر نبوت آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا نورانی گوشت کا ٹکڑا تھا جو آپ ﷺ کے نبی آخر الزماں ہونے کی دلیل تھا۔

قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں مجھے میری خالہ نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا بھائی بیمار ہے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے وضو فرمایا تو میں نے وضو کے غسالہ سے پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس کو دیکھ لیا اور مہر نبوت مثل زر الحجلہ ایک پرندے

Marfat.com

کا نام جسے قبجہ بھی کہتے ہیں اور مونث کو مجلّہ اور مذکر کو یعقوب اور زرّ بمعنی بیضہ) یعنی مثل مجلّہ کے انڈے کے تھی۔ (بخاری جلد اول کتاب الوضو حدیث ۱۸۷)

عَنِ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بھانجے کو درد کی شکایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی' پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا' پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان موجود مہر نبوت پر میری نظر پڑی جو پازیب کے بٹن کی طرح گول تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل حلیہ مبارک حدیث ۵۹۶۴)

شان مہر نبوت

عَنْ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَّجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَّرَاَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے آگے والے حصے اور داڑھی کے چند بال سفید تھے۔ جب آپ نے تیل لگایا ہوتا تھا تو وہ سفید

Marfat.com

بال ظاہر نہیں ہوتے تھے اور جب آپ کا سر مبارک تیل کے بغیر ہوتا تھا تو وہ ظاہر ہو جاتے تھے۔ آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے۔ راوی کہتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' کیا آپ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح چمکدار تھا تو انہوں نے جواب دیا' نہیں! بلکہ وہ سورج اور چاند کی طرح روشن تھا وہ گول تھا اور میں نے آپ کے کندھے کے قریب کبوتر کے انڈے کی مانند' موجود مہر نبوت کی زیارت کی ہے۔ جس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے رنگ سے مشابہت رکھتا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل حلیہ مبارک حدیث ۵۹۶۱)

عَنْ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ خَاتَمًا فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ حَمَامٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک میں موجود مہر نبوت کی زیارت کی ہے وہ کبوتر کے انڈے کی مانند تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل حلیہ مبارک حدیث ۵۹۶۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيْدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهٗ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيَلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا ہے راوی کو شک ہے یا شاید ''ثرید'' کہا تھا راوی کہتے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے بخشش کی دعا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا' ہاں! اور تمہارے لئے بھی کی تھی پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔ ''اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے لئے اور مومن

Marfat.com

مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرو''۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں گھوم کر آپ کے پیچھے آیا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو آپ کے بائیں کندھے کی ہڈی کے قریب مسوں کے مجموعے کی طرح تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل حلیہ مبارک حدیث ۵۹۶۵)

مہر نبوت کو چھونے کا واقعہ

مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَبَايَعْنَاهُ، وَاِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ اَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ، فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ، اِلَّا مُطْلِقَيْ اَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ، وَلَا يُزَرِّرَانِ اَزْرَارَهُمَا اَبَدًا

حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں مزینہ قبیلے کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی، آپ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کی بیعت کر لی، تو میں نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے دامن میں ڈال دیا اور مہر نبوت کو چھو لیا۔ عروہ کہتے ہیں: میں معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے کو سردی یا گرمی میں کبھی نہیں دیکھا کہ ان کے بٹن بند ہوں، ان کے بٹن ہمیشہ کھلے ہوتے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۸۲)

Marfat.com

لباس النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ انسان اپنے جسم کو لباس سے ڈھانپے اس لئے آغاز انسانیت ہی سے لباس کا استعمال شروع ہوا۔ انسانی ہدایت اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف جو رہنمائی آئی اس میں ستر کو ڈھانپنا ضروری قرار دیا ہے۔ اسلام چونکہ ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو ہماری زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کرتا ہے اس لئے شریعت مطہرہ میں ستر کے لئے سیدھا سادہ لباس استعمال کرنے کی ترغیب دی ہے۔ لباس کے سلسلے میں حضور ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں انتہائی سیدھا سادہ لباس استعمال فرمایا بلکہ آپ ﷺ لباس کے سلسلے میں عادت مبارکہ یہ تھی کہ جو سیدھا سادہ کپڑا میسر آتا زیب تن فرمالیا اور کسی خاص قسم کے کپڑے کی جستجو نہ کی اور کسی حال میں بھی عمدہ اور نفیس لباس کی خواہش نہ فرمائی غرضکہ جو لباس ضرورت کو پورا کر دیتا اسی پر اکتفا فرما۔ بعض مرتبہ یوں بھی ہوا کہ اگر کسی نے آپ ﷺ کی خدمت میں اعلیٰ اور قیمتی لباس پیش کیا تو آپ نے اسے قبول فرمالیا اور پیش کرنے والے کی حوصلہ افزائی کے لئے اسے زیب تن بھی فرمالیا مگر بعد ازاں اسے اُتار کر اپنے کسی صحابی کو عطا کر دیا۔ تاکہ امت کے لئے عمدہ لباس پہننے کا جواز رہے۔

آپ ﷺ عموماً چادر قمیص اور تہ بند پہنتے تھے جو کہ سخت اور موٹے کپڑے کے ہوتے منقول ہے کہ آپ کی چادر میں بہت سے پیوند لگے ہوتے تھے جسے آپ اوڑھا کرتے تھے اور فرماتے۔ میں اللہ کا بندہ ہی ہوں اور بندوں جیسا ہی لباس پہنتا ہوں۔

Marfat.com

حضور ﷺ کے لباس کے بارے میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں تحریر کیا ہے کہ لباس کے سلسلے میں حضور ﷺ تکلف کے قائل نہ تھے۔ جو مل جاتا زیب تن فرما لیتے اور یہ راستہ اختیار نہ کرتے کہ فلاں لباس ضرور ملنا چاہئے۔ اور نہ ہی لباس کے حصول کے لئے زیادہ جستجو فرماتے اور کسی حال میں عمدہ اور نفیس لباس کی خواہش نہ فرماتے اور نہ کسی لباس کو ادنیٰ اور حقیر سمجھ کر ترک کرتے جو کچھ میسر آجاتا اسے پہن لیتے اور جو لباس ضرورت کو پورا کر دیتا اسی پر اکتفا کر لیتے۔ اکثر حالتوں میں چادر کرتہ اور تہبند ہوتا جو کہ سخت اور موٹے کپڑے کے ہوتے، رنگ کے اعتبار سے زیادہ تر آپ نے سفید رنگ کا لباس استعمال فرمایا ہے۔ بناوٹ کے لحاظ سے سوتی اور اُونی دونوں طرح کے کپڑے استعمال فرمائے ہیں۔ آپ نے کپڑا پہننے میں ہمیشہ سادگی کو مدنظر رکھا۔ اور دائیں جانب سے پہنا۔ تہبند کو ہمیشہ پاؤں کے ٹخنوں سے اوپر رکھا۔ کپڑا پہنتے وقت اکثر آپ دعا پڑھا کرتے تھے۔ پہلے کرتہ پہنتے پھر تہبند باندھتے۔ جب کپڑے اُتارتے تو پہلے بسم اللہ شریف پڑھتے اور پھر الٹی طرف سے اتارتے۔ نیا کپڑا آپ عموماً جمعہ کے روز پہنتے۔ یہی وجہ ہے کہ جمعہ کے دن نیا کپڑا پہننا سنت ہے۔ حضور ﷺ جب کپڑے اُتارتے تو انھیں تہ کر کے رکھ دیتے۔ گویا کہ آپ نے لباس کو نہایت ہی عمدہ انداز میں استعمال فرمایا ہے۔

لباس کی شان لطافت اور سادگی

حضور ﷺ کے لباس مطہرہ کے متعلق احادیث مبارکہ میں جو منقول ہے وہ حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ اِمَّا قَمِیْصًا، اَوْ عِمَامَۃً ثُمَّ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ،

Marfat.com

وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ: فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ اَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهٗ: تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے، تو آپ اس کا نام لیتے، یعنی وہ قمیص ہے، یا عمامہ ہے، اور پھر یہ دعا کرتے:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس کے لیے اس کا بنایا گیا، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لیے اسے بنایا گیا، اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابونضرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کوئی شخص نیا کپڑا پہنتا، تو اسے یوں دعا دی جاتی: ''تم اسے پرانا کردو اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جگہ اور عطا کردے'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۲۰)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي، وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے: ''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور اس نے میری اپنی کسی ذاتی قوت اور کوشش کے بغیر یہ رزق مجھے عطا کیا'' تو اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے: جو شخص کوئی کپڑا پہنے اور یہ دعا کرے۔ ''ہر طرح کی حمد و ثناء اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کسی

Marfat.com

ذاتی کوشش اور قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا'' تو اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۲۳)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ اَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: ائْتِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ اَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ اَبُو زُمَيْلٍ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْحُلَّةُ قَالَ: مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب خوارج کا ظہور ہوا، تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے فرمایا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ، میں نے یمن کا بہترین لباس پہنا، ابوزمیل نامی راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک خوبصورت اور باوقار شخصیت کے مالک تھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس آیا، تو ان لوگوں نے کہا: اے ابن عباس! آپ کو خوش آمدید! یہ آپ نے کیسے کپڑے پہنے ہوئے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم مجھ پر کیسے اعتراض کر سکتے ہو؟ حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عمدہ لباس پہنتے ہوئے دیکھا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۳۷)

عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْنَا لِاَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ: اَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَعْجَبَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا، نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندید لباس کون سا تھا ؟تو انہوں نے جواب دیا:حبرہ۔(سنن ابوداؤدجلدسوم کتاب اللباس حدیث۴۰۶۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنَّ خَيْرَ اَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ: يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:''تم سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارے سب سے بہترین کپڑے ہیں،اور ان میں ہی اپنے مردوں کوکفن دیا کرو،اورتمہاراسب سے بہترسرمہ اثمد ہے، جو بینائی کوتیز کرتاہےاوربال اگاتاہے''۔

(سنن ابوداؤدجلدسوم کتاب اللباس حدیث۴۰۶۱)

عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ، وَرَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لوتک آتے تھے، میں نے آپ ﷺ کوسرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوب صورت کوئی نہیں دیکھا۔

(سنن ابوداؤدجلدسوم کتاب اللباس حدیث۴۰۷۲)

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ

ہلال بن عامراپنے والدکا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کومنیٰ میں، اپنے خچر پرسوار ہوکر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے سرخ چادراوڑھی ہوئی تھی، آپ کے آگے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، جوآپ ﷺ کی بات لوگوں تک پہنچا

Marfat.com

رہے تھے۔(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۷۳)

عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ.

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اس وقت دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۳۳۴)

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ".

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاک اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو''۔(سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۳۳۷)

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ فَلْیَلْبَسْهَا اَحْیَاؤُکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ".

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم پر سفید کپڑے پہننا لازم ہے تمہارے زندہ لوگ بھی یہی کپڑا پہنیں اور اسی میں تم اپنے مُردوں کو کفن دو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں بہترین ہیں''۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب زینت حدیث ۵۳۳۸)

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسُبُّ اَحَدًا وَّلَا یُطْوٰی لَهٗ ثَوْبٌ

امام علی بن حسین یعنی امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی کو برا کہتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ یہ

Marfat.com

دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کے لیے کپڑے کو تہہ کر کے رکھا گیا ہو۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۵۴)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ امْرَاَةً جَائَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ قَالَ وَمَا الْبُرْدَةُ قَالَ الشَّمْلَةُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِى لِاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيْهَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُهُ فَجَآءَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ اكْسُنِيْهَا قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اَحْسَنْتَ كَسِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهُ اِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ اِنِّى وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهُ اِيَّاهَا لِاَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ سَاَلْتُهُ اِيَّاهَا لِتَكُوْنَ كَفَنِىْ فَقَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لے کر آئی۔ راوی نے پوچھا: بردہ سے مراد کیا ہے؟' تو انہوں نے جواب دیا: وہ چادر جو پورے جسم کو ڈھانپ لیتی ہے پھر انہوں نے بیان کیا اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے بنی ہے' تاکہ میں اسے آپ ﷺ کو پہننے کے لیے پیش کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے وصول کرلیا آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ ﷺ وہ پہن کر ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے اسے تہہ بند کے طور پر پہنا تھا اسی دن فلاں بن فلاں شخص آیا یعنی حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس کا نام بھی بیان کیا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ چادر کتنی اچھی ہے آپ ﷺ یہ مجھے پہننے کے لیے دے دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم ﷺ گھر میں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس چادر کو لپیٹا اور اس شخص کو بھجوا دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا اللہ کی قسم! تم نے یہ

Marfat.com

اچھا کام نہیں کیا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کو پہننے کے لیے دی گئی تھی اور آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر بھی تم نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مانگ لی۔ تمہیں پتہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کسی مانگنے والے کو واپس نہیں کرتے تو وہ بولا اللہ کی قسم! میں نے یہ نبی اکرم ﷺ سے اس لیے نہیں مانگی کہ میں اسے پہن لوں میں نے یہ اس لیے مانگی ہے تاکہ یہ میرا کفن بنے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن ان صاحب کا انتقال ہوا تو وہ چادر ان کا کفن بنی تھی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۵۵)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوْفَ وَاحْتَذَى الْمَخْصُوْفَ وَلَبِسَ ثَوْبًا خَشِنًا خَشِنًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اونی لباس پہن لیتے تھے۔ پھٹا ہوا جوتا خود مرمت کر لیتے تھے اور کھردرا لباس پہن لیتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۵۶)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَّبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ اَوِ الْقٰى فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا قَالَهَا ثَلَاثًا

ابوامامہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دعا مانگی: ''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے پہننے کے لیے یہ چیز دی ہے' جس کے ذریعے میں اپنے ستر کو ڈھانپ لوں اور اپنی زندگی میں زیب و زینت اختیار کروں۔'' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد

Marfat.com

فرماتے ہوئے سنا ہے، جو شخص نیا کپڑا پہنے وہ یہ دعا مانگے:

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں جس نے مجھے پہننے کے لیے وہ چیز دی ہے، جس کے ذریعے میں اپنے ستر کو ڈھانپ لوں جس کے ذریعے میں اپنی زندگی میں زیب و زینت حاصل کروں۔'' پھر وہ شخص اپنے پرانے کپڑوں کو لے اور اسے صدقہ کر دے تو وہ شخص زندگی اور موت ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی پناہ، اس کی حفاظت اور اس کے پردے میں رہے گا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۵۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عُمَرَ قَمِيْصًا اَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُكَ هٰذَا غَسِيْلٌ اَمْ جَدِيْدٌ قَالَ لَا بَلْ غَسِيْلٌ قَالَ الْبَسْ جَدِيْدًا وَّعِشْ حَمِيْدًا وَّمُتْ شَهِيْدًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص پہنے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تمہارا یہ لباس دھلا ہوا ہے یا نیا ہے، انہوں نے عرض کی: جی نہیں! یہ دھلا ہوا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نیا لباس پہنو، قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت مرو''۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کے طور پر یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دو مکتاب اللباس حدیث ۳۵۵۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَالْبَسُوْهَا وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر کپڑا سفید کپڑا ہے اسے پہنو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو''۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۶۶)

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اَلْبَسُوا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم لوگ سفید کپڑے پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۶۷)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ بِهٖ فِیْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم اپنی قبروں اور اپنی مسجدوں میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس لباس میں حاضر ہوگے اس میں سب سے بہترین سفید لباس ہے''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۶۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتی میں جس طرح کا لباس استعمال فرمایا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

قمیص

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے کے لباس میں کرتہ کو زیادہ پسند فرمایا۔ اور زندگی بھر کرتہ ہی استعمال کیا۔ کرتے میں جسم اچھی طرح چھپ جاتا ہے اور ظاہری طور پر جاذبِ نظر محسوس ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ سوت کا بنا ہوتا تھا جس کی لمبائی درمیانہ ہوتی تھی۔ اور اس کی آستین بھی زیادہ لمبی نہ ہوتی تھی آپ کے کرتہ استعمال کرنے کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں:۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصَ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ

Marfat.com

لباس قمیص تھی۔(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۲۵)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ كُمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی قمیص کی آستین گٹے تک ہوتی تھی۔(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۲۷)

حضور ﷺ کی قمیص بازوؤں کی طرف سے ہاتھ کے پہنچوں تک ہوا کرتی تھی اور جسم پر لمبائی میں زیادہ تر گھٹنوں سے اوپر اور کبھی گھٹنوں سے تھوڑا سا نیچے تک ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ایسی قمیص پہنتے تھے جو لمبائی سے کافی اوپر ہوتی اور آستین ہاتھ کے نیچے تک ہوتی۔

مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَبَايَعْنَاهُ، وَاِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ اَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ، فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ، اِلَّا مُطْلِقَيْ اَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ، وَلَا يُزَرِّرَانِ اَزْرَارَهُمَا اَبَدًا

معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں مزینہ قبیلے کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی، آپ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کی بیعت کر لی، تو میں نے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کی قمیص کے دامن میں ڈال دیا اور مہر نبوت کو چھو لیا۔ عروہ کہتے ہیں: میں معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے کو سردی یا گرمی میں کبھی نہیں دیکھا کہ ان کے بٹن بند ہوں، ان کے بٹن ہمیشہ کھلے ہوتے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۸۴)

حضور ﷺ کے جسم اطہر سے لگی ہوئی قمیص باعث برکت بن جاتی تھی خصائص

Marfat.com

کبریٰ میں ابن عدی محمد بن جعفر سے روایت ہے کہ سنان بن طلعق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے اپنی قمیص کا ایک ٹکڑا دے دیجئے۔ میں اس کو سعادت کے لئے سنبھال کر اپنے پاس رکھوں گا۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کا وہ ٹکڑا اجداد سے میرے ہاتھ آیا تو ہم قمیص کے اس ٹکڑے کو مریضوں کو دھو کر پلا دیتے تو اس کی برکت سے شفا حاصل ہو جاتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی برکت کا ایک اور واقعہ مستدرک امام حاکم اور حلیۃ الاولیاء میں یوں بیان ہوا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت اسد والدہ، ماجدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے کفن مبارک میں اپنی قمیص مبارک دے دی۔ اسی دوران حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ایک حبشی غلام کو بلا کر قبر کھودنے کا حکم دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر پر تشریف لا کر اس کو فراخ اور ہموار کروایا اور خود قبر میں لیٹ کر اس کی کشادگی دیکھی اور فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خود بخود زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اے اللہ! میری امی فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس کو اس کی حجت یعنی منکر نکیر کے سوالات کے جوابات خوب سمجھا دے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اپنے نبی کے طفیل اور ان نبیوں کے طفیل جو مجھ سے پہلے ہوئے بیشک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ جب آپ قبر سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور دفن سے فارغ ہو کر جب واپس چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس عورت سے سلوک کیا ہے وہ کسی اور سے کبھی کرتے نہیں دیکھا۔ فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! یہ میری ماں کے بعد ماں تھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے اپنا قمیص اس لئے اسے پہنایا ہے تا کہ اللہ اس کو جنت کا حُلّہ پہنائے اور قبر میں اس لئے لیٹا کہ اس پر نرمی و آسانی ہو۔ اور اسے سکون حاصل

Marfat.com

ہو۔

ان حادیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی اتباع میں قمیص پہننا سنت ہے جس کا بیحد ثواب ملے گا۔اس لئے بیشمار بزرگان دین اور صوفیاء، حضور ﷺ کی اس سنت پر عمل پیرا رہے ہیں۔

تہبند

حضور ﷺ اپنے جسم اطہر کے ستر کے لئے تہبند استعمال کیا کرتے تھے آپ اکثر سفید چادر کو بطور لنگی یعنی تہبند باندھتے اور ٹخنوں سے اوپر رکھتے۔ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ کا تہبند چار ہاتھ لمبا اور دو ہاتھ اور ایک بالشت چوڑا ہوتا تھا، کبھی آپ نے سرخ دھاری دار اور سبز دھاری دار چادر بھی بطور تہبند کے استعمال فرمائی ہے۔اس کے متعلق احادیث درج ذیل ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِیْ مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِیَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِیْ حَاشِیَتِهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِیَدِیْ اَکْسُوْکَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُهٗ فَحَسَّنَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اکْسُنِیْهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَآءَ اللّٰهُ فِی الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَیْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِیَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّهٗ لَا یَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهَا اِلَّا لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ یَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَکَانَتْ کَفَنَهٗ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ایک عورت چادر لے کر آئی، سہل بن سعد نے ابوحازم سے کہا کیا تم جانتے ہو بردہ کیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں، یہ ایک کمبل ہے جس کا حاشیہ بنا ہوا ہے اس عورت نے عرض کیا یا رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ میں نے اس چادر کے حاشیہ کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے تا کہ میں یہ چادر آپ کو پہناؤں' نبی اکرم ﷺ نے وہ چادر لے لی در آنحالیکہ آپ کو اس کے لئے احتیاج بھی تھی رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے گویا کہ وہ چادر آپ کا تہبند تھی لوگوں میں سے ایک شخص مراد عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس چادر کو مس کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ یہ چادر مجھے پہنا دیں' آپ نے فرمایا ہاں ضرور پہناؤں گا آپ ﷺ اس مجلس میں کچھ دیر بیٹھے رہے پھر اپنے گھر تشریف لے گئے اس چادر کو لپیٹا اور اس کو اس شخص کی طرف بھیج دیا لوگوں نے اس شخص سے کہا تم نے آپ ﷺ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں' حالانکہ تجھے معلوم ہے آپ سائل کو رد نہیں فرماتے' اس شخص مراد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا میں نے آپ سے یہ چادر صرف اس لئے مانگی ہے کہ جس دن میں مروں یہ چادر میرا کفن ہو' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یہ چادر جب وہ فوت ہوئے تو ان کا کفن تھی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۴)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا اِزَارًا غَلِیْظًا مِمَّا یُصْنَعُ بِالْیَمَنِ وَکِسَاءً مِنِ الَّتِیْ یُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِیْ هٰذَیْنِ الثَّوْبَیْنِ

ابو بردہ سے روایت ہے کہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے موٹے کپڑے کا ایک تہبند نکالا جو یمن کا بنا ہوا تھا اور ایک چادر نکالی جسے ''ملبدہ'' کہا جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بتایا' نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک انہی دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۲۶)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَآئِشَةُ اِزَارًا وَّکِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِیْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ

Marfat.com

اِزَارًا غَلِيظًا

حضرت ابو بردہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک تہبند اور ایک "ملبد" چادر نکال کر دکھائی اور بتایا انہی کپڑوں میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا۔ ایک روایت میں "موٹے تہبند" کا لفظ مذکور ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۲۷)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا اِزَارًا غَلِیظًا مِمَّا یُصْنَعُ بِالْیَمَنِ وَکِسَاءً مِنَ الَّتِیْ یُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِیْ هٰذَیْنِ الثَّوْبَیْنِ

حضرت ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا، جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر دکھائی، جسے ملبدہ کہا جاتا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی: کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ان کپڑوں میں ہوا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۳۶)

عَنْ عِکْرِمَةَ، اَنَّهٗ رَاَی ابْنَ عَبَّاسٍ یَأْتَزِرُ، فَیَضَعُ حَاشِیَةَ اِزَارِهٖ مِنْ مُقَدَّمِهٖ عَلٰی ظَهْرِ قَدَمَیْهِ، وَیَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهٖ، قُلْتُ: لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ؟ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْتَزِرُهَا

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے تہبند باندھا ان کے تہبند کا اگلا کنارہ اُن کے پاؤں کی پشت کو چھو رہا تھا اور پیچھے کی طرف سے وہ تہبند اٹھا ہوا تھا، میں نے دریافت کیا، آپ اس طرح سے تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح تہبند باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

Marfat.com

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۹۶)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَآئِشَةُ کِسَاءً مُلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِیظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے صوف کی موٹی چادر نکالی اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکالا اور بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۵۵)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَّجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُهٗ عُرْیَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینے منورہ آئے' تو نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں موجود تھے' زید' آپ ﷺ کے پاس آئے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کر اوپری جسم پر کچھ اوڑھے بغیر ان کی طرف بڑھے' آپ اپنے تہبند کو کھینچ رہے تھے' اللہ کی قسم! اس سے پہلے یا اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو یعنی اوپری جسم پر اوڑھے بغیر کسی سے ملتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۶۵۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِمُ غَنَمًا فِیْ اٰذَانِهَا وَرَاَیْتُهٗ مُتَّزِرًا بِکِسَاءٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا نبی اکرم ﷺ بھیڑ بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے ایک چادر کو تہہ بند کے طور پر باندھا ہوا تھا۔

Marfat.com

(ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۶۵)

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِيْدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فِی الْاِزَارِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِی النَّارِ يَقُوْلُ ثَلَاثًا لَّا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا

علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے وہاں سے لے کر ٹخنوں کے درمیانی حصے میں کوئی گناہ نہیں ہے' لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ ''جو شخص تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

(ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۷۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِزَارِیْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰی اَيْنَ قَالَ اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میری ازار میں درازی تھی۔ فرمایا کہ اے عبداللہ اپنی ازار اٹھالو۔ پس میں نے اٹھالی۔ پھر فرمایا کہ اور اٹھاؤ۔ میں نے اور اٹھالی۔ اسکے بعد میں ہمیشہ کوشش کرتا رہا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کہاں تک؟ کہا کہ نصف پنڈلیوں تک۔ (مسلم شریف)

Marfat.com

وضاحت

ان احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تہبند کا استعمال اتباع مصطفیٰ ﷺ ہے اور حضور ﷺ کی کثیر العمل سنت ہے، خلفائے راشدین دیگر صحابہ کرام اور اولیائے اسلام اور علمائے حق نے حضور ﷺ کی اس سنت پر خود عمل کیا اور دوسروں کو اتباع سنت کا درس دیا۔ جو شخص خود عمل نہ کرے تو اس کی دعوت کا اثر نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ پہلے خود عمل کرتے تو دیکھنے والے بھی اپنے اپ کو اسی پر گامزن کر لیتے۔

تہبند کے استعمال میں ایک چیز جس پر حضور ﷺ نے خود بھی عمل کیا اور دوسروں کو بھی عمل پیرا ہونے کی کثرت سے تاکید فرمائی، وہ ہے تہبند کا ٹخنوں سے اوپر تک ہونا اس لئے ٹخنوں سے اوپر تک تہبند باندھنا سنت ہے۔ ٹخنوں سے نیچے تہبند کو لٹکانا ناقابل مذمت ہے بلکہ حضور ﷺ نے اس کے بارے میں اس بات کی وضاحت فرمادی ہے کہ جو شخص ٹخنوں سے نیچے اپنا تہبند لٹکائے گا وہ آخرت میں سزا پائے گا۔

تہبند کو لٹکانے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو غرور اور تکبر کی بناء پر لٹکانا ہے۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو وہ ناجائز ہے۔ دوسری صورت ضرورت اور مجبوری کی بنا پر تہبند یا شلوار کا ٹخنوں سے نیچے کرنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں مگر نماز ٹخنوں کو ننگا کر کے ہی پڑھنی چاہئے۔ یعنی تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔ ان کا نماز کے وقت ننگا رہنا ضروری ہے۔ ضرورت اور مجبوری سے نماز کی حالت کے علاوہ ٹخنوں کو ڈھانپ لینے سے نافرمانی نہیں۔ زخم ہو یا کوئی تکلیف ہو یا سردی کے شدید موسم میں پنڈلیوں اور ٹخنوں کو ننگا تو نہیں رکھا جا سکتا۔ اس صورت ان پر کپڑا ڈالا جا سکتا ہے۔

تہبند باندھنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو زیر ناف تہبند باندھتے دیکھا۔

Marfat.com

چادر

حضور ﷺ کو اوڑھنے کے لئے چادر بہت پسند تھی۔ حضور ﷺ کے چادر اوڑھنے کی دوصورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ کبھی آپ نے صرف چادر اوڑھ لی۔ جیسے حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام کی صورت میں چادر اوڑھی اور کبھی لباس کے اوپر سے چادر اوڑھ لیتے اور اسی میں نماز پڑھ لیتے چادر عموماً آپ گرمی یا سردی سے بچنے کے لئے استعمال میں لایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف قسم کی چادریں استعمال کی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جن کپڑوں کو پہنتے ان میں حبرہ آپ کو سب سے زیادہ پسند تھا۔ (بخاری شریف)

جبرہ سے مراد دھاری دار یمنی چادر ہے جو اس زمانے میں سادہ بھی ہوتیں، اور عمدہ بھی ہوتیں۔ اس لئے حضور ﷺ زیادہ تر دھاری دار چادر ہی کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ اَبِىْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهٗ اَحْمَرُ وَهُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ.

حضرت ابورمثہ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے اوپر دو سبز چادریں تھیں اور آپ کے کپڑوں سے بڑھاپا ظاہر ہونے لگا تھا اور موئے مبارک سرخ تھے۔ گیسوئے مبارک تا بہ گوشی تھے جنھیں مہندی سے رنگا ہوا تھا۔ (سنن ابوداؤد)

Marfat.com

سبز چادر کا پہننا بزرگی اور عزت کی دلیل ہے اس لئے بعض صوفیاء نے سبز کپڑوں کے استعمال کو اختیار فرمایا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْتَبٌ بِشَمْلَۃٍ قَدْ وَقَعَ ھُدْبُھَا عَلٰی قَدَمَیْہِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ اور اس کا پھندنا آپ کے مبارک قدموں پر پڑا ہوا تھا۔ (سنن ابوداؤد)

ایک چادر میں لپٹنے سے مراد لباس کے اوپر سے چادر کا اوڑھنا ہے۔

عَنْ ھِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی یَخْطُبُ عَلٰی بَغْلَۃٍ وَعَلَیْہِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِیٌّ اَمَامَہٗ یُعَبِّرُ عَنْہُ.

حضرت ہلال بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کے اوپر سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ارشاداتِ عالیہ کا مطلب بیان کر رہے تھے۔ (سنن ابوداؤد)

بعض ائمہ نے سرخ چادر سے مراد ایسی سفید چادر لیا ہے جس میں سرخ دھاریاں تھیں۔

عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُرْدَۃٌ سَوْدَآءُ فَلَبِسَھَا فَلَمَّا عَرِقَ فِیْھَا وَجَدَ رِیْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَھَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ چادر بنائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال کیا۔ جب پسینہ آتا تو اس میں سے اُون کی بو آتی تو اسے پھینک دیا۔ (سنن ابوداؤد)

الوفاء میں ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم

Marfat.com

ﷺ ایک مرتبہ سیاہ چادر زیب تن کئے ہوئے تھے تو میں نے عرض کیا کہ یہ آپ کے جسم پر خوب لگ رہی ہے آپ ﷺ کی رنگت مبارک کی سفیدی اس کی سیاہی میں یوں نظر آتی ہے جیسے سیاہ بادلوں کے درمیان سورج چمک رہا ہو۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے سفید سرخ دھاری دار سبز اور سیاہ دھاری دار چادروں کو استعمال کیا ہے لہٰذا سرخ رنگ کو چھوڑ کر باقی تینوں رنگوں کی چادروں کو استعمال کرنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔

حدیث میں سرخ کپڑا پہننے کی ممانعت آئی ہے چنانچہ سرخ چادر کے متعلق علماء اور ائمہ کا اختلاف ہے اس کی وضاحت کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں تحریر فرمایا ہے کہ بعض لوگوں کو اس حدیث سے اشتباہ ہوتا ہے کہ سرخ لباس جائز ہوگا۔ یہ خطا ہے۔ سرخ سے مراد وہی ہے کہ سرخ دھاریاں تھیں اسی طرح سبز رنگ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث واقع ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ کے جسم اطہر پر دو سبز چادریں تھیں اور عطا بن ابی لیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ طواف میں سبز چادر سے اضطباغ کئے ہوئے تھے۔ اس سے مراد ایسی چادر ہے جس میں سبز دھاریاں تھیں۔ اگرچہ یہ جگہ خالص سبز ہونے کا بھی احتمال رکھتی ہے لیکن دیار عرب میں یہی معنی مشہور و معروف ہیں اور زرد رنگ بھی اسی معنی میں ہے کہ زرد رنگ کی دھاریاں تھیں کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے سرخ لباس سے منع فرمایا ہے۔

چادر کے ایثار کا ایک واقعہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! میں نے اپنے ہاتھ

Marfat.com

سے یہ بنی ہے تا کہ سرکار کو پہناؤں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس چادر کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے لے لیا۔ تھوڑی دیر میں اسے پہلے ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اتنے میں فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا تھا آیا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کتنی خوبصورت چادر ہے۔ اسے تو مجھے دے دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اچھا۔ جب اندر تشریف لے گئے تو اس چادر کو تہہ کر کے اس کے پاس بھیج دیا۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا، خدا کی قسم! تو نے بہت برا کیا کہ رسول خدا ﷺ سے یہ چادر مانگ لی۔ حالانکہ تاجدار مدینہ ﷺ کو اس کی بہت سخت ضرورت تھی۔ اس شخص نے جواب دیا۔ خدا کی قسم! میں نے یہ چادر سرکار مدینہ ﷺ سے پہننے کے لئے نہیں مانگی۔ میں نے تو اس لئے مانگی ہے کہ مجھے اس میں کفن دیا جائے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن اس شخص کا انتقال ہوا تو اسے اسی چادر میں دفنایا گیا۔ (سنن ابن ماجہ)

عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهٗ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَآءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَهُمْ

حضرت زہری سے روایت ہے کہ مجھے علی بن حسین یعنی زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کے باپ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر منگوا کر زیب تن فرمائی پھر روانہ ہوئے میں اور زید بن حارث بھی آپ کے پیچھے چل پڑے حتیٰ کہ آپ اس گھر میں تشریف لائے جہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دی۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۳۸)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هَاجَرَ نَاسٌ اِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

عَلٰی رِسْلِكَ فَاِنِّیْ اَرْجُو اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَوَ تَرْجُوْهُ بِاَبِیْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهٖ وَعَلَفَ رَاحِلَتَیْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَیْنَا نَحْنُ یَوْمًا جُلُوْسٌ فِیْ بَیْتِنَا فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِاَبِیْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِیْ سَاعَةٍ لَّمْ یَكُنْ یَّاْتِیْنَا فِیْهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِدًا لَكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ جَآءَ بِهٖ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ حِیْنَ دَخَلَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ اُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ هَاتَیْنِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِیْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَا فَاَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰی ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِغَارٍ فِیْ جَبَلٍ یُّقَالُ لَهٗ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِیْهِ ثَلَاثَ لَیَالٍ یَبِیْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَیَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَیُصْبِحُ مَعَ قُرَیْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا یَسْمَعُ اَمْرًا یُكَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰی یَاْتِیَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِیْنَ یَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَیَرْعٰی عَلَیْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ مِنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَیُرِیْحُهَا عَلَیْهِمَا حِیْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَیَبِیْتَانِ فِیْ رِسْلِهِمَا حَتّٰی یَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ بِغَلَسٍ یَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّیَالِیْ الثَّلَاثِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا چند مسلمانوں

Marfat.com

نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کرنے کے لئے سامان تیار کرلیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے حال پر ٹھہرے رہو مجھے امید ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت دیدی جائے گی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ بھی ہجرت کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں بھی امید رکھتا ہوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے کے لئے اپنے آپ کو روک لیا' اور دو سواریاں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں چار مہینے ان کو کیکر کے پتے ڈالتے رہے' عروہ نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دن دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں تو کسی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو اپنے سر مبارک کو ڈھانپے ہوئے ادھر تشریف لا رہے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے ہاں کبھی تشریف نہیں لائے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میرے والدین آپ پر فدا ہوں بخدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کسی ضروری کام کے لئے تشریف لائے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور اجازت طلب فرمائی آپ کو اندر آنے کی اجازت دی گئی آپ جس وقت اندر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو بھی تمہارے پاس ہے اس کو باہر نکال دو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ آپ پر فدا ہوں میرے پاس صرف آپ کے اہل ہی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ آپ پر فدا ہوں آپ ساتھی چاہتے ہیں' آپ نے فرمایا ہاں میں تجھے ساتھی بنانا چاہتا ہوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرا باپ قربان ہو ان دو سواریوں میں سے ایک سواری لے لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیمتاً لوں گا تو آپ نے وہ چار سو درہم میں خرید لی ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے

Marfat.com

دونوں کو جلدی سے تیار کیا اور ہم نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے توشہ دان میں ان کا توشہ راہ رکھ دیا' حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے اپنا کمر بند کاٹا اور اس سے توشہ دان باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاق کہا جاتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہاڑ کی غار میں تشریف لے گئے جس کو جبل ثور کہا جاتا ہے آپ اس میں تین دن رہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ ان کے پاس رات بسر کرتا تھا اور عبداللہ کم سن' جوان ذہین وفہیم تھا وہ سحری کے وقت ان کے پاس سے واپس آ جاتا اور صبح قریش مکہ میں ہوتا جیسا کہ اس نے رات قریش مکہ میں ہی گزاری ہو وہ جو بھی قریش مکہ کی تدبیر سنتا اس کو یاد کر لیتا حتیٰ کہ جب تاریکی چھا جاتی تو وہ یہ اطلاعات ان دونوں حضرات تک پہنچا دیتا۔ غلام عامر بن فہیرہ ان دونوں کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ چراتا اور شام کو وہ بکریوں کو ان کے پاس لے آتا اور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں اس دودھ سے ہی رات بسر کرتے حتیٰ کہ عامر بن فہیرہ رات کے آخری حصہ میں ان کو چرانے کے لئے لے جاتا' وہ تین راتیں اس طرح کرتا رہا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ پر موٹے کنارے والی نجرانی چادر تھی ایک اعرابی آپ کو

Marfat.com

ملا اس نے آپ کی چادر سے حضور اقدس ﷺ کو زور سے کھینچا' حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھا مبارک کی ایک جانب دیکھا کہ اعرابی کے سخت کھینچنے کی وجہ سے چادر کے موٹے کنارے نے اس پر نشان لگا دیا تھا' پھر اس اعرابی نے کہا یا محمد ﷺ اللہ عزوجل کے اس مال سے جو آپ کے پاس ہے مجھے دینے کا حکم فرمائیں رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے پھر ہنس پڑے پھر آپ نے اس کو عطا کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۳)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِیْ مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِیَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِیْ حَاشِیَتِهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِیَدِیْ اَکْسُوْکَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اکْسُنِیْهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَآءَ اللّٰهُ فِی الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَیْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِیَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّهٗ لَا یَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهَا اِلَّا لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ یَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَکَانَتْ کَفَنَهٗ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت چادر لے کر آئی' سہل بن سعد نے ابوحازم سے کہا کیا تم جانتے ہو بردہ کیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں' یہ ایک کمبل ہے جس کا حاشیہ بنا ہوا ہے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس چادر کے حاشیہ کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے تا کہ میں یہ چادر آپ کو پہناؤں' نبی اکرم ﷺ نے وہ چادر لے لی درآنحالیکہ آپ کو اس کے لئے احتیاج بھی تھی رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے گویا کہ وہ چادر آپ کا تہبند تھی لوگوں میں سے ایک شخص عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس چادر کو مس کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ یہ چادر مجھے پہنا دیں' آپ نے فرمایا ہاں ضرور پہناؤں گا آپ ﷺ

Marfat.com

اس مجلس میں کچھ دیر بیٹھے رہے پھر اپنے گھر تشریف لے گئے اس چادر کو لپیٹا اور اس کو اس شخص کی طرف بھیج دیا لوگوں نے اس شخص سے کہا تم نے آپ ﷺ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں، حالانکہ تجھے معلوم ہے آپ سائل کو رد نہیں فرماتے، اس شخص حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا میں نے آپ سے یہ چادر صرف اس لئے مانگی ہے کہ جس دن میں مروں یہ چادر میرا کفن ہو، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یہ چادر جب وہ فوت ہوئے تو ان کا کفن تھی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۴)

یمنی چادر

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَیُّ الثِّیَابِ کَانَ اَحَبَّ اِلَیالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا قَالَ الْحِبَرَةُ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ کو کون سا لباس بہت زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے جواب دیا: یمنی چادر۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ کپڑوں میں سے یمنی چادر زیب تن کرنا نبی اکرم ﷺ کو بہت پسند تھا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۷)

اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے جب وصال فرمایا تو یمنی چادر سے آپ کو ڈھانپا گیا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۸۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَّا اَبَا حَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهٖ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيْقَ قَالَ فَحَاسُوْا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلدہ خیبر کی جنگ لڑی تو ہم نے خیبر کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہوئے اور میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو خیبر کی گلیوں میں ڈال دیا اور میرا گھٹنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے ٹکرا رہا تھا۔ آپ نے چادر کو اپنی ران سے ہٹایا یہاں تک کہ میں نے آپ کی ران کی سفیدی دیکھی جب آپ گاؤں میں داخل ہوئے تو فرمایا اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا اور جب ہم کسی قوم کے صحن میں اتر پڑیں اور وہ ڈرائے گئے ہوں تو ان کی صبح بری ہو جاتی ہے آپ نے یہ کلمات تین دفعہ دہرائے، حضرت انس فرماتے ہیں یہودی لوگ اپنے اپنے کام کے لئے نکلے تو انہوں نے ایک دوسرے کو کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے ہیں۔ عبدالعزیز بن صہیب اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کرنے والے) کہتے ہیں میں نے خود حضرت انس سے نہیں سنا بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعض اصحاب سے سنا وہ کہتے ہیں یہودیوں نے یہ بھی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ خمیس بھی ساتھ لائے ہیں یعنی لشکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے خیبر پر قہراً غلبہ پا لیا تو قیدی جمع کئے گئے تو دحیہ بن خلیفہ بن فروہ کلبی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قیدیوں میں سے ایک لونڈی مجھے بھی عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے جاؤ۔ اس نے صفیہ بنت حی بن اخطب کو لے لیا۔ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بنی قریضہ اور بنی نضیر کی سردارہ صفیہ بنت حی بن اخطب دحیہ بن خلیفہ کو عطا کر دی جب کہ وہ آپ کے لائق تھی۔ آپ نے فرمایا دحیہ کو بمع صفیہ لے آؤ۔ وہ ان دونوں کو لے آیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو دیکھا تو فرمایا اے دحیہ قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے صفیہ کو

Marfat.com

آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابوحمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کا کیا حق مہر مقرر کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کا حق مہر عین اس کو آزاد کر دینا ہی تھا جب آپ راستہ روحاء کے پہاڑ ہی میں تھے تو ام سلیم والدہ انس نے صفیہ کو دلہن بنا کر رات کو آپ کے پاس بھیج دیا اور صبح کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دولہا تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس جو کچھ ہے لے آؤ اور آپ نے دستر خوان بچھا دیا۔ کوئی آدمی کھجور لے آیا اور کوئی گھی، عبدالعزیز بن صہیب کہتے ہیں میرے گمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر انہوں نے ملیدہ تیار کیا اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۶۱)

سیاہ رنگ کی چادر

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ وَقَالَ هِشَامٌ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ یَّفْتِنَنِیْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیاہ رنگ والی چادر جس پر نقش و نگار تھے نماز پڑھی اور نماز میں اس کے نقش و نگار کو ایک ہی دفعہ دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا میری اس چادر کو ابوجہم عامر بن حذیفہ عدوی کے پاس لے جاؤ اور اس سے انبجان ایک جگہ کا نام کی بنی ہوئی سادہ اور موٹی چادر لا دو، کیونکہ اس چادر نے ابھی مجھے نماز سے یعنی نماز میں کمال حضور سے غافل کر دیا۔ ہشام بن عروہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا میں نماز میں اس کے نقش ونگار دیکھ رہا تھا۔ مجھے خوف ہوا کہیں وہ مجھے فتنہ میں نہ ڈال دے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۶۳)

اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کو مرض لاحق ہوئی تو آپ نے بار بار اپنی چادر کو اپنے چہرہ مبارک پر ڈالنا شروع کر دیا اور جب بوجہ چادر گھبراہٹ ہوتی تو اس کو اپنے چہرے سے ہٹا دیتے اور اس حال میں فرماتے۔ یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ (حدیث کے راوی کہتے ہیں) آپ نے ان جیسا قبیح فعل کرنے سے ڈرایا تا کہ میرے بعد میری قبر کو بھی مسجد نہ بنا لیں۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۲۰)

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَحَوَّلَ رِدَآئَهٗ

عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ بارش کے لیے دعا کرنے کی غرض سے باہر جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ بارش کے لیے دعا فرماتے اور اپنی چادر کو الٹا کرتے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۹۴۹)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَآئَهٗ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے طلب بارش کے

Marfat.com

لیے دعا کی اور اپنی چادر کو الٹا۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۹۵۴)

عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَآئَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جائے نماز یعنی جنگل کی طرف تشریف لے گئے اور بارش کے لیے دعا فرمائی اور آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا اور دو دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۹۵۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ حَوَّلَ رِدَآئَهٗ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مویشیوں کے ہلاک ہونے اور بال بچوں کے مشقت اٹھانے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور بارش برسانے کی دعا کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے یا اس سے نیچے کے راوی نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے اپنی چادر کو الٹا اور نہ یہ ذکر کیا کہ آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۹۶۱)

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَآئَهٗ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ

حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا نبی اکرم ﷺ اپنی چادر مبارکہ کو کھینچتے ہوئے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ مسجد میں داخل ہو گئے، آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے اور جس وقت تم ان کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک گرہن دور ہو جائے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۹۷۹)

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ وَّاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا

ھشام بن حسان نے کہا ہمیں حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے بیان کیا۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی انتقال فرما گئیں۔ تو آپ نے فرمایا اس کو بیری کے پتوں کے ساتھ تین یا پانچ یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو تو طاق غسل دو اور آخری بار غسل کے پانی میں کافور ملا لو یا فرمایا کافور کی مثل کوئی خوشبودار چیز ملا لو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ ام عطیہ کا کہنا ہے جب ہم غسل سے فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے اپنی چادر مبارک کو ہماری طرف پھینکا۔ ہم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بال گوندھ کر تین حصے کیے اور ہم نے ان بالوں کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی پشت پر ڈال دیا۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۱۸۴)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهٗ وَرِدَائَهٗ هُوَ وَاَصْحٰبُهٗ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ تُلْبَسُ اِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِى تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَاَصْبَحَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ هُوَ وَاَصْحٰبُهٗ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهٗ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنِهٖ لِاَنَّهٗ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَاَمَرَ اَصْحٰبَهٗ اَنْ يَّطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا مِنْ رُّءُوْسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهٗ امْرَاَتُهٗ فَهِىَ لَهٗ حَلَالٌ وَّالطِّيْبُ وَالثِّيَابُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کنگھی کرنے اور تیل لگانے کے بعد حجۃ الوداع میں مدینہ منورہ سے چلے حالانکہ آپ اور آپ کے اصحاب نے چادریں اور تہبند اوڑھے ہوئے تھے اور ان میں سے کسی چیز سے آپ نے منع نہیں فرمایا۔ ہاں ایسے کپڑے سے منع فرمایا جو زعفران کے رنگ سے رنگا ہوا ہو اور زعفران بدن سے جھڑ رہی ہو، صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ مقام بیداء پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے لبیک کہا یعنی احرام باندھا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا، ذوالعقدہ کی پچیس کو احرام باندھا اور چار ذوالحجہ کو آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی یعنی دوڑنا فرمائی اور حرم میں قربانی کا جانور بھیجنے کی وجہ سے آپ نے احرام نہیں کھولا۔ کیونکہ آپ نے جانور کی گردن میں قلادہ ڈال دیا تھا بطور نشان حرم میں قربانی بھیجنے کیلئے جانور کے گلے جو چیز ڈالتے ہیں اسے قلادہ کہتے ہیں پھر آپ مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ حجون کے پاس اترے

Marfat.com

حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا اور طواف کعبہ کے بعد کعبہ شریف کے پاس نہیں یہاں تک کہ عرفہ سے واپس تشریف لائے اور اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ کعبہ معظم کا طواف کریں۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں۔ پھر اپنے سروں کے بال چھوٹے کرائیں پھر احرام کھول دیں۔ یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جس کے ساتھ وہ جانور نہ ہو جس کے گردن میں قلادہ ڈالا گیا ہے۔ اور جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو وہ اس کے لئے حلال اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا جائز ہے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۴۵)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقْبَلَ عَلٰی فَرَسٍ مِّنْ مَسْكَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰی نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی عَآئِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّی بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ وَبَكٰی ثُمَّ قَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِیْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِیُّ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَاَبٰی عُمَرُ اَنْ يَّجْلِسَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) اِلٰی قَوْلِهٖ (الشّٰكِرِيْنَ) وَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰی تَلَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا اَسْمَعُ بَشَرًا مِّنَ النَّاسِ اِلَّا يَتْلُوْهَا فَاَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتّٰی مَا تُقِلُّنِیْ

Marfat.com

رِجْلَایَ وَحَتّٰی اَھْوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ حِیْنَ سَمِعْتُہٗ تَلَاھَا عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی مقام سنح کی رہائش گاہ سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے حتیٰ کہ نیچے اترے اور مسجد میں داخل ہو گئے اور لوگوں سے کلام نہیں کیا حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا آپ کو دھاری دار یمنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرۂ پرنور سے کپڑا ہٹایا پھر آپ منہ کے بل جھکے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا اور رو پڑے پھر کہا تم پر میرا باپ اور میری ماں قربان ہوں بخدا اللہ عزوجل آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا اور وہ موت جو آپ پر لکھی جا چکی تھی وہ تو آ چکی۔ زہری نے مجھے ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا "أَمَّا بَعْدُ" تم میں سے جو کوئی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما چکے اور تم میں سے جو کوئی اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً اللہ عزوجل ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کو موت نہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا۔ (سورۂ آل عمران آیت ۱۴۴) ابوسلمہ نے کہا بخدا گویا کہ لوگوں کو پہلے معلوم نہ تھا کہ اللہ

Marfat.com

عزوجل نے یہ آیہ مقدسہ نازل فرمائی ہے حتیٰ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس آیہ مبارکہ کی تلاوت کی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ آیہ مقدسہ سیکھی اور ہر شخص یہی آیہ مبارکہ تلاوت کر رہا تھا۔ زہری نے کہا مجھ سے سعید بن مسیّب نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا انہوں نے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس آیہ مقدسہ کی تلاوت کرتے سنا تو میں مدہوش ہو گیا حتیٰ کہ میرے قدم مجھے اٹھا نہیں رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں زمین پر گر گیا جب میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو جان گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما چکے ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۸۳)

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ: اسْتَكْسَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاَنَا اَكْسَى اَصْحَابِي

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لیے کچھ مانگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کتان کے دو کپڑے عطا کیے بعد میں میں نے خود کو دیکھا کہ میرا لباس اپنے تمام ساتھیوں سے بہتر تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۳۲)

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

حضرت ابوبردہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا، جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر دکھائی، جسے ملبدہ کہا جاتا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان کپڑوں میں ہوا تھا۔

Marfat.com

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۳۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى فِيْ خَمِيصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِيْ هٰذِهِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ آنِفًا فِيْ صَلَاتِيْ، وَأْتُونِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منقش چادر اوڑھ کر نماز ادا کی، نماز کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان نقش ونگار پر پڑی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ اس نے ابھی میرے نماز ادا کرنے کے دوران میری توجہ منتشر کی تھی اور اس کی انبجانی یعنی سادہ چادر میرے پاس لے آؤ۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۵۲)

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرَاَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ اَخْضَرَيْنِ

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۶۵)

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَنَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ، فَلَبِسَهَا، فَلَمَّا عَرَقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوْفِ، فَقَذَفَهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک چادر پر سیاہ رنگ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں پسینہ آیا، اور آپ کو اس میں سے روئی کی بو محسوس ہوئی، تو آپ نے اسے اتار دیا۔

Marfat.com

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۷۴)

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَیُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَعْجَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس کون سا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: دھاری دار یمنی چادریں۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۲۴)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنِ الَّتِيْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِیْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے موٹے کپڑے کا ایک تہبند نکالا جو یمن کا بنا ہوا تھا اور ایک چادر نکالی جسے ''ملبدہ'' کہا جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک انہی دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۲۶)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَآئِشَةُ اِزَارًا وَّكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِیْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ اِزَارًا غَلِيْظًا _

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک تہبند اور ایک ''ملبد'' چادر نکال کر دکھائی اور بتایا انہی کپڑوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا' ایک روایت میں ''موٹے تہبند'' کا لفظ مذکور ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۲۷)

Marfat.com

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس دھاری دار یمنی چادر تھی۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۳۳۰)

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی' آپ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی دھاری دار چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لیے مدد طلب نہیں کریں گے؟ کیا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے؟

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۳۳۵)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوْا نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا لِاِزَارُهُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا یک مرتبہ ایک خاتون ''بردہ'' لے کر آئی' حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ''بردہ'' سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ چادر ہوتی ہے' جس کے کنارے پر کڑھائی ہوتی ہے۔ تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا: اس خاتون نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے بُنی ہے' تاکہ میں یہ آپ کو پہننے کے لیے

Marfat.com

دوں۔تو نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول کرلیا' آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی' پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے' تو آپ نے تہبند کے طور پر اسے باندھا ہوا تھا۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۳۳۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے موٹے حاشیے والی نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۵۳)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ امْرَاَةً جَائَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ قَالَ وَمَا الْبُرْدَةُ قَالَ الشَّمْلَةُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي لِاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيْهَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُهُ فَجَآءَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ اكْسُنِيْهَا قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اَحْسَنْتَ كَسِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهُ اِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهُ اِيَّاهَا لِاَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ سَاَلْتُهُ اِيَّاهَا لِتَكُوْنَ كَفَنِي فَقَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لے کر آئی۔ راوی نے پوچھا: بردہ سے مراد کیا ہے؟' تو انہوں نے جواب دیا: وہ چادر جو پورے جسم کو ڈھانپ لیتی ہے پھر انہوں نے بیان کیا اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے بنی ہے' تاکہ میں اسے آپ ﷺ کو پہننے کے لیے پیش کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے

Marfat.com

وصول کرلیا آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ ﷺ وہ پہن کر ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے اسے تہہ بند کے طور پر پہنا تھا اسی دن فلاں بن فلاں شخص آیا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس کا نام بھی بیان کیا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ چادر کتنی اچھی ہے آپ ﷺ یہ مجھے پہننے کے لیے دے دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم ﷺ گھر میں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس چادر کو لپیٹا اور اس شخص کو بھجوا دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا اللہ کی قسم! تم نے یہ اچھا کام نہیں کیا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کو پہننے کے لیے دی گئی تھی اور آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر بھی تم نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مانگ لی۔ تمہیں پتہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کسی مانگنے والے کو واپس نہیں کرتے تو وہ بولا اللہ کی قسم! میں نے یہ نبی اکرم ﷺ سے اس لیے نہیں مانگی کہ میں اسے پہن لوں میں نے یہ اس لیے مانگی ہے تاکہ یہ میرا کفن بنے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن ان صاحب کا انتقال ہوا تو وہ چادر ان کا کفن بنی تھی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۵۵)

کمبل

کمبل کا استعمال بھی اسلامی نقطہ نظر سے درست ہے کیونکہ حضور ﷺ نے کبھی کبھی کمبل استعمال فرمایا ہے یعنی موسم کے لحاظ سے سردی میں کمبل لیا کرتے تھے۔ یہ کمبل اون کا بنا ہوتا تھا اس لئے کمبل اوڑھنا بھی حضور ﷺ سنت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک منقش کمبل میں نماز ادا فرمائی۔ نماز کے دوران اعلام و نقوش پر نظر پڑی تو آپ ﷺ نے نماز کے فوراً بعد فرمایا یہ کمبل ابوجہم رضی اللہ عنہ کو دے آؤ اور ان کا سادہ کمبل میرے پاس لے آؤ کیونکہ یہ کمبل نماز میں اپنی طرف متوجہ کرسکتا ہے اور خشوع و خضوع میں رکاوٹ کا باعث بن

Marfat.com

سکتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے وہ کمبل ابوجہم رضی اللہ عنہ کو دے کر سادہ کمبل اوڑھ لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ محبوب خدا ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اون سے بنا ہوا کمبل زیب تن فرما رکھا تھا۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَآئِشَةُ کِسَآءً مُتَلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیوندوں والا کمبل اور ایک موٹا تہبند ہمارے سامنے نکالا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ان دونوں کپڑوں میں وصال ہوا تھا۔ (بخاری شریف)

کمبل اوڑھتے وقت یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کے کنارے زمین پر گھسٹتے نہ رہیں اور کمبل ریشم کا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جب ریشم کا کپڑا پہننا ناجائز ہے تو کمبل بھی جائز نہیں۔ البتہ اونی کمبل خواہ وہ ملائمت میں ریشم کی طرح ہو اس کا استعمال جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْیِ فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَآئَنِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجَئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ) اِلٰی (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِیَ الْاَوْثَانُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا درآنحالیکہ آپ وحی کے رک جانے کی حدیث بیان فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنی حدیث میں فرمایا ایک دفعہ میں جا رہا تھا اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں وہ فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا

Marfat.com

آسمان اورزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس کے رعب سے خوفزدہ ہوگیا تو میں واپس آ گیا اور کہا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ تو انہوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ سے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ تک نازل فرمائی اور کپڑوں کے پاک رکھنے کا حکم فرضیت نماز سے قبل تھا اور رجز سے مراد بت ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۴۲)

اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَائَنِیْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰی كُرْسِیٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجَئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰی هَوَيْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِیْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ) اِلٰی قَوْلِهٖ (فَاهْجُرْ) قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَالرُّجْزَ الْاَوْثَانَ ثُمَّ حَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے رک جانے کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ میں چل رہا تھا اچانک آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں ایک فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں گھبرا گیا حتیٰ کہ میں زمین پر گر پڑا۔ میں اپنی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو تو اللہ عزوجل نے یہ آیہ مقدسہ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اللہ کے فرمان فَاهْجُرْ تک نازل فرمائی۔ ابوسلمہ نے کہا والرجز سے مراد بت ہیں پھر وحی بکثرت اور لگاتار آنے لگی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۴۳)

اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ

Marfat.com

بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَۃً لَّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فَاِذَا اغْتَمَّ کَشَفَھَا عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ وَھُوَ کَذٰلِکَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان دونوں بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض موت نازل ہوئی تو بخار کی وجہ سے اپنے چہرہ پر نور پر کمبل ڈال لیتے جب دم گھٹنے لگتا تو اپنے چہرہ انور سے کمبل ہٹا دیتے آپ نے اسی حال میں فرمایا یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو مساجد بنالیا یہود و نصاریٰ نے جو کیا آپ اس سے ان کو ڈراتے تھے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۹)

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَۃِ الْوَحْیِ قَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَائَنِیْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْہُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَدَثَّرُوْہُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی (یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ) قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَھِیَ الْاَوْثَانُ الَّتِیْ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یَعْبُدُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْیُ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ آپ وحی کے رک جانے کے متعلق بیان فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنے بیان اقدس میں فرمایا ایک دفعہ میں چل رہا تھا۔ آسمان سے ایک آواز سنی میں نے اپنی نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں ایک فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا اور واپس آ گیا۔ میں نے گھبرا کر کہا مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔ تو انہوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا تو اللہ

Marfat.com

عزوجل نے یہ آیات مقدسہ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ ۔نازل ہوئیں۔ابوسلمہ نے کہا"رجز" وہ بت ہیں جن کی جاہل لوگ عبادت کرتے تھے۔راوی نے کہا پھر متواتر وحی آنے لگی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۷۵)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِیْ يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِیْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

حضرت ابوبردہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو،اتو انہوں نے ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا، جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر دکھائی، جسے ملبدہ کہا جاتا تھا،سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان کپڑوں میں ہوا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۳۶)

جُبّہ مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبہ بھی استعمال فرمایا ہے اس لئے جبہ پہننا بھی سنت ہے۔جبہ کوٹ کی مانند ہوتا ہے جو قمیص کے اوپر پہنا جاتا ہے مگر بعض کا قول ہے یہ کرتے کی جگہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرَجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَفْسِلُهَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِهَا.

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک طیالسی کسروانیہ

Marfat.com

جبہ نکالا۔ جس کا گریبان ریشم کا تھا اور اس کے دونوں دامن ریشم سے سلے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ مبارک ہے اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ جب وہ فوت ہوگئیں تو میں نے لے لیا اور نبی کریم ﷺ اسے پہنا کرتے تھے اور ہم شفا حاصل کرنے کے لئے اسے دھو کر مریض کو پلاتے ہیں۔ (مسلم شریف)

طیالس سے مراد ایک کپڑا تھا جو حضور ﷺ کے زمانے میں اہل فارس میں استعمال ہوتا تھا جو بیش قیمت ہوتا تھا اس لئے کم لوگ اسے خریدتے تھے بلکہ اسے ایران کے بادشاہ استعمال کرتے تھے۔ اس کپڑے کا بنا ہوا ایک جبہ حضور ﷺ نے استعمال فرمایا ہے۔ اس جبے کے درمیانی کھلنے والے کناروں پر معمولی سا سنجاف یعنی ریشم لگا ہوا تھا جو خوبصورتی کے لئے تھا۔ حضور ﷺ کے جبے کو دھو کر مریضوں کو پلانے سے شفا حاصل ہو جاتی تھی۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے رومی جبہ پہنا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رومی جبہ پہنا جس کی آستین تنگ تھیں۔ (بخاری شریف)

عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَاَيْتُ بِلَالًا جَآءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ اَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَاءِ الْعَنَزَةِ

عمر بن ابی زائدہ نے کہا ہم کو عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پھل والا نیزہ لے کر آئے اور اسے گاڑ دیا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی میں نے رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حلہ شریف میں باہر تشریف لائے جو پنڈلیوں سے اوپر اٹھایا ہوا تھا آپ نے نیزہ کی طرف دو رکعتیں پڑھیں میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ نیزہ کے پیچھے سے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۳۰)

حَدَّثَنِی الْمُغِیرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّیْتُهٗ بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ شَامِیَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَذَهَبَ یُخْرِجُ یَدَیْهِ مِنْ کُمَّیْهِ فَکَانَا ضَیِّقَیْنِ فَاَخْرَجَ یَدَیْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَعَلٰی خُفَّیْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک میں اپنی قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر فارغ ہونے کے بعد واپس تشریف لائے میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا آپ نے وضو فرمایا جبکہ آپ نے جبہ شامیہ زیب تن کیا ہوا تھا آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرۂ اقدس کو دھویا اور آستینوں سے اپنے ہاتھ نکالنے لگے کیونکہ وہ تنگ تھیں تو آپ نے جبہ کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو نکالا اور ان کو دھویا اور اپنے سر مبارک اور موزوں پر مسح فرمایا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۴۳)

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِیرَةِ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ اَمَعَكَ مَآءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰی حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّیْ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ ثُمَّ جَآءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَیْهِ الْاِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّخْرِجَ ذِرَاعَیْهِ مِنْهَا حَتّٰی اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَیْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَهْوَیْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّیْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَیْنِ فَمَسَحَ عَلَیْهِمَا

Marfat.com

عامر شعبی نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے باپ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں ایک سفر یعنی غزوہ تبوک کے سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے فرمایا اے مغیرہ رضی اللہ عنہ کیا تمہارے پاس پانی ہے' میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی سواری سے نیچے اترے اور چل پڑے حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں آپ مجھ سے چھپ گئے' پھر آپ واپس تشریف لائے تو میں نے مشکیزہ سے آپ پر پانی ڈالا آپ نے اپنے چہرۂ پرنور اور دونوں ہاتھوں مبارکہ کو دھویا آپ پر اون کا جبہ تھا اور آپ اس سے اپنے ہاتھ مبارک باہر نہ نکال سکے حتی کہ جبہ کے نیچے سے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو باہر نکالا آپ نے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے پھر آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا پھر میں نے آپ کے موزے اتارنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ لمبے کئے تا کہ آپ کے موزے اتار دوں آپ نے فرمایا اے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ دو میں نے حالت طہارت میں ان کو موزوں میں داخل کیا ہے اور آپ نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۴۴)

عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا برتن اٹھا کر دے دو میں نے اسے اٹھا کر آپ کو دے دیا۔ اور آپ چل پڑے حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور قضائے حاجت کی اور اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ مغیرہ بن شعبہ فرماتے

Marfat.com

ہیں وہ آپ کے پاس گئے تا کہ جبہ کی آستین سے آپ کا ہاتھ نکالیں تو وہ تنگ تھا آپ نے اس کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکال لیا اور میں نے اس پر پانی ڈالا پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز ادا فرمائی۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۵۳)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَقِيْتُهٗ بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَعَلٰى خُفَّيْهِ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو میں پانی لے کر آپ کو ملا حالانکہ آپ پر شامی جبہ تھا آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے منہ کو دھویا آپ آستینوں سے اپنے دونوں ہاتھ نکالنے لگے اور وہ تنگ تھیں اور ان کو نیچے سے نکالا اور ان کو دھویا' اور اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

(بخاری جلد اول کتاب الجہاد حدیث ۱۷۸)

عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَاَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ

حضرت ہشام سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی رفتار کے متعلق دریافت کیا گیا۔ درآنحالیکہ میں بھی حاضر تھا کہ آپ نے حجۃ الوداع میں کس رفتار سے سواری چلائی تھی۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا رفتار درمیانی تھی۔ جب آپ کھلی جگہ پاتے تو سواری کو تیز چلاتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۴۹)

Marfat.com

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَصَلّٰى بِنَا فِيْهَا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بنا ہوا رومی جبہ زیب تن کیا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن کر نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۶۳)

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوْفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے اونی جبے کو الٹا کیا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا ہوا تھا اور پھر اس کے ذریعے اپنے چہرے کو صاف کیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۶۴)

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةً مُزَرَّرَةً بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ هٰذِهٖ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے ایک جبہ نکالا جس میں ریشم کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن کے مقابلے میں جاتے تھے' تو اسے زیب تن کیا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۹)

شلوار

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شلوار پہنی ہے یا نہیں، اس بارے میں محدثین کا

Marfat.com

اختلاف ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ یقیناً پہنی ہے علامہ شمنی نے شرح شفاء میں لکھا ہے کہ شلوار پہنی ہے۔

ابولیلی موصلی اپنی مسند میں بسندِ ضعیف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت لاتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دن بازار گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بزاز کی دکان میں تشریف فرما ہوئے۔ پھر ایک سراویل یعنی پائجامہ چار درہم میں خریدا۔ اور اہل بازار کا ایک وزان یعنی تولنے والا تھا۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وزن کر اور خوب اچھی طرح ٹھیک وزن کر۔ اس پر اس وزان نے کہا۔ میں نے یہ بات کسی سے نہیں سنی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وزان سے فرمایا۔ افسوس ہے تجھ پر تو نہیں جانتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں۔ پھر تو وہ ترازو چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درستِ مبارک کی طرف جھکا اور چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک کھینچ لیا۔ اور فرمایا اے فلاں! ایسا عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تمھیں میں سے ایک شخص ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سراویل لے لی۔ ابوہریرہؓ فرماتے یں کہ میں نے چاہا کہ میں اٹھالوں۔ فرمایا مال کا مالک زیادہ حقدار ہے کہ وہ خود اپنے مال کو اٹھائے مگر یہ کہ وہ کمزور یا مجبور ہو اور اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ایسے مسلمان بھائی کی مال کے لے جانے میں مدد کرنی چاہیئے۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا پہننے کے لئے سراویل خرید فرمائی ہے؟ فرمایا ہاں! میں اسے سفر و حضر او ردن رات میں پہنوں گا۔ اس لیے کہ مجھے خوب ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے بہتر ستر پوش دوسرا لباس نہیں دیکھا۔ اس حدیث کو بکثرت محدثین نے بسند ضعیف روایت کیا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو خریدنا صحت کے ساتھ ثابت ہے اور ہدایہ میں ہے کہ اس کا خریدنا پہننے کے لئے تھا۔ روایت کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی پہنا۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِعَرَفَاتَ فَقَالَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ وَعَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو میدان عرفات میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس شخص کو تہ بند نہ ملے وہ شلوار پہنے اور جس شخص کو چپل نہ ملے، وہ موزے پہن لے۔ (نسائی شریف)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص تہبند نہ پائے وہ شلوار پہنے اور جو شخص جوتے نہ پائے چاہیے کہ وہ موزے پہنے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۴۸)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِیْصَ وَالسَّرَاوِیْلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ لَیْسَ لَہٗ نَعْلَانِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَیْئًا مِّنَ الثِّیَابِ مَسَّہٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم احرام باندھیں تو آپ ہمیں کون سے کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں' آپ نے فرمایا قمیض' شلوار' عمامے' ٹوپیاں' اور موزے نہ پہنو ہاں اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو چاہیئے کہ وہ ٹخنوں کے نیچے موزے پہنے' اور کوئی کپڑا ایسا نہ پہنو جس کو زعفران اور ورس ایک قسم کی خوشبو لگا ہوا ہو۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۴۹)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ

Marfat.com

حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلًا لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحَدًا هُوَ اَجْمَلُ مِنْهُ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' آپ نے اس وقت سرخ حلّہ پہنا ہوا تھا اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی' میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت شخص کوئی نہیں دیکھا۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۳۲۹)

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک پاجامے کا سودا طے کیا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۷۹)

حلہ

سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا وَّقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد شریف درمیانہ تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ رنگ کے حلہ میں دیکھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الباس حدیث ۷۹۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ مَلِكَ ذِيْ يَزَنَ اَهْدَى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً اَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا، اَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذی یزن کے بادشاہ نے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر ایک حُلّہ بھیجا، جو اس نے ۳۳ اونٹوں

Marfat.com

۔راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں: ۱۳۳اونٹنیوں کے عوض میں خریدا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۳۴)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُهْدِيَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا، فَاَتَيْتُهُ فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ وَقَالَ: اِنِّي لَمْ اُرْسِلْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَاَمَرَنِيْ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک ریشمی حُلّہ تحفے کے طور پر دیا گیا، نبی اکرم ﷺ نے وہ مجھے بھجوادیا، میں نے اسے پہنا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو مجھے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار محسوس ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں تمہیں اس لیے نہیں بھیجا تھا، تاکہ تم اسے پہن لو، نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اسے خاندان کی خواتین میں تقسیم کردوں۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۴۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ "مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس شخص کو تہبند نہیں ملتا' وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کو جوتے نہیں ملتے' وہ موزے پہن لے"۔

(سنن نسائی جلد سوم کتاب الزینۃ حدیث ۵۳۴۰)

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَجْمَلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلًا فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ

Marfat.com

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے خوبصورت ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے بال سنوارے ہوئے ہوں اور اس نے سرخ حلہ پہنا ہوا ہو یعنی سرخ حلہ پہن کر اور بال سنوار کے نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت لگتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۹۹)

عمامہ شریف

عمامہ باندھنا سنت ہے کیونکہ حضور ﷺ خود عمامہ باندھا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین نے بھی حضور ﷺ کے اس عمل کی اتباع کی ہے۔ عمامہ ٹوپی پر باندھنا چاہئے۔ حضور ﷺ ٹوپی پر عمامہ باندھا کرتے تھے کیونکہ سر کا تیل وغیرہ اسے لگ جاتا ہے اور عمامہ صاف ستھرا رہتا ہے۔ عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ نورالابصار میں ہے کہ حضور ﷺ نے سفید، سیاہ اور سبز رنگ کا عمامہ استعمال فرمایا ہے بعض سیرت کی کتب میں سبز کی بجائے زرد لکھا ہے۔ مگر اکثر سفید عمامہ ہی پہنا۔ حضور ﷺ کے عمامے کی لمبائی کبھی چھ سات ہاتھ ہوتی اور کبھی بارہ ہاتھ ہوتی اس پر امام نووی نے کہا ہے کہ حضور ﷺ کے دو عمامے تھے ایک کی مقدار سات ہاتھ اور دوسرا بارہ ہاتھ لمبا تھا۔ عمامہ باندھنے کے متعلق شرعی احکام حسب ذیل ہیں۔

قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ وَّلَا الْخُفَّیْنِ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْهُمَا فَلْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ

سالمؒ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' حالت احرام والا شخص قمیص' عمامہ' شلوار' ٹوپی اور زعفران اور ورس لگا ہوا کپڑا' اور موزے نہ پہنے' البتہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ انہیں

Marfat.com

ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۰۷)

عَنْ عُمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت عمرو بن حریث کے والد سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا تو اس وقت آپ ﷺ نے سر پر سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔ (جامع ترمذی)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ معمر بن راشد نے اوزاعی کی مثل اس حدیث کو بطریق یحییٰ بن ابی کثیر آخر حدیث تک متناً روایت کیا ہے۔ یعنی عمرو بن امیہ ضمری فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری جلد اول کتاب الوضوء حدیث ۲۰۲)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ایک سفر میں ہمراہ تھا میں نے ہاتھ بڑھائے تا کہ آپ کے موزے اتاروں، آپ نے فرمایا چھوڑ دو میں نے موزوں کو پاک حالت میں پہنا ہے اور آپ نے دونوں پاؤں پر مسح فرمایا۔ (بخاری جلد اول کتاب الوضوء حدیث ۲۰۳)

حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخَی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ

حضرت جعفر بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: گویا کہ میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا جس کا شملہ آپ ﷺ نے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۲۸۲۱)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۲۸۲۲)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ

جعفر بن عمرو اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۸۴)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۸۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ

Marfat.com

وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۸۶)

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ

جعفر بن عمرو اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا جس کے دونوں کنارے آپ ﷺ نے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۸۷)

حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو عمامہ باندھنے کی تاکید بھی فرمائی کہ ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھا کرو کیونکہ مشرک بغیر ٹوپی کے عمامہ پہنتے تھے اس لئے تم ٹوپی پر پہنو اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہوتا ہے کہ ٹوپی پہننا بھی درست ہے۔

عَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان ٹوپیوں پر عمامے باندھنے کا فرق ہے۔ (جامع ترمذی)

حضور اقدس ﷺ کی عادت شریفہ شملہ کے بارہ میں مختلف رہی ہے۔ شملہ چھوڑنے کا معمول اکثر تھا حتیٰ کہ بعض علماء نے یہاں تک لکھ دیا کہ بغیر شملہ کے باندھنا ثابت ہی نہیں لیکن محققین کی رائے یہ ہے کہ گاہے بغیر شملہ چھوڑے بھی عمامہ لیتے تھے اور شملہ چھوڑنے میں بھی مختلف معمول رہا ہے اور کبھی آگے دائیں

Marfat.com

جانب کبھی پیچھے دونوں مونڈھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے تھے۔کبھی عمامہ کے دونوں سرے شملہ کے طریقہ پر چھوڑ لیتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو شملہ دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے۔(جامع ترمذی)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَ لَهَا بَيْنَ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا تو شملہ میرے آگے اور پیچھے رکھا۔(سنن ابوداؤد)

عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الباس حدیث ۴۰۷۶)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۷۷)

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

قَالَ رُكَانَةُ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ، الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

ابوجعفر بن محمد، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ہمارے اور مشرکین کے درمیان عمامہ باندھنے کے طریقے میں بنیادی فرق، ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۷۸)

قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، يَقُوْلُ: عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ باندھا، آپ نے اس کے کنارے کو میرے آگے کی طرف کر دیا اور کچھ کو پیچھے کی طرف رکھا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۷۹)

بندھے ہوئے عمامہ کو کھول کر دوبارہ باندھنا پڑے تو اسے کھول کر زمین پر نہ رکھیں بلکہ اسے احترام سے کھول کر رکھیں اور پیچ پیچ کر لیں۔ جب گھر میں آ کر یا کسی مقام پر عمامہ اتار کر رکھنا ہو تو بسم اللہ کہہ کر اسے اتار لو اور جب پہنا جائے تو بھی بسم اللہ شریف پڑھی جائے۔

رومال

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثِرُ الْقِنَاعَ كَانَ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیگا ہوا ہوتا (شمائل ترمذی

Marfat.com

باب ماجاء فی تقنع رسول اللہ ﷺ حدیث ۱۲۱)

پسینہ مبارک

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ مُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا عَلٰى ذٰلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَاِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهٖ وَشَعَرِهٖ فَجَمَعَتْهُ فِيْ قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِيْ سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بْنَ مَالِكِ الْوَفَاةُ اَوْصٰى اِلَيَّ اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ حَنُوْطِهٖ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِيْ حَنُوْطِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم نبی اکرم ﷺ کیلئے چمڑے کا فرش بچھایا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ اس چمڑے کے فرش پر ان کے ہاں قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب نبی اکرم ﷺ محو خواب ہوئے

ایک روایت میں ''قام'' ہے یعنی جب آپ اٹھے تو ام سلیم نے آپ کا پسینہ مبارک اور بال مبارک کنگھی کرنے کے وقت جھڑتے تھے لئے اور ان بالوں کو آپ کے پسینہ مبارک کے ساتھ ایک شیشی میں جمع کر دیا۔ پھر ان کو ایک مرکب خوشبو میں ملا دیا۔ ثمامہ بن عبداللہ نے کہا جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کے حنوط ایک خوشبو کا نام ہے جس میں کافور اور صندل ہوتا ہے جو کفن کو لگاتے ہیں میں اس خوشبو سے ڈال دینا۔ ثمامہ بن عبداللہ نے کہا ان کے حنوط میں وہ خوشبو جس میں آپ کا پسینہ مبارک تھا ملا دی گئی۔

(بخاری شریف جلد سوم حدیث ۱۲۱۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ

Marfat.com

كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رنگ چمکدار سفید تھا اور آپ کا پسینہ مبارک موتیوں کی مانند تھا۔ آپ تھوڑا جھک کر چلتے تھے۔ میں نے کسی ایسے "دباج" یا "حریر" کو مس نہیں کیا جو نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس سے زیادہ ملائم ہو اور میں نے کسی ایسے مشک یا عنبر کو نہیں سونگھا جو نبی اکرم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہو۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۳۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَائَتْ اُمِّي بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے ہمارے ہاں قیلولہ کیا۔ آپ کو پسینہ آ گیا۔ میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور وہ پسینہ اس میں ڈالنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور آپ نے دریافت کیا' اے اُم سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے عرض کی' یہ آپ کا پسینہ ہے۔ ہم اسے خوشبو میں ملا لیں گے' کیونکہ اس کی خوشبو سب سے اچھی ہے۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۳۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيْهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاُتِيَتْ فَقِيْلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِيْ بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَائَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهٗ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيْمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ

Marfat.com

فَتَعْصِرُهُ فِیْ قَوَارِیْرِهَا فَفَزِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِیْنَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُو بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جا کر ان کے بچھونے پر سو جایا کرتے تھے۔ جبکہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہاں نہیں ہوتی تھیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ وہاں بستر پر سو گئے۔ جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آئی تو انہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' آپ کے گھر میں' آپ کے بستر پر آرام فرما ہیں۔ جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آیا ہوا تھا اور کچھ پسینہ چمڑے کے بستر پر ایک جگہ اکٹھا ہوا تھا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک شیشی کھولی اور وہ پسینہ اس شیشی میں بھرنے لگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور دریافت کیا' اے اُم سلیم! کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس کے ذریعے اپنے بچوں کے لئے برکت کے حصول کے آرزو مند ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک سوچا ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۳۳)

عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْھَا فَیَقِیْلُ عِنْدَھَا فَتَبْسُطُ لَہٗ نِطَعًا فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ وَالْقَوَارِیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ھٰذَا قَالَتْ عَرَقُکَ اَدُوْفُ بِہٖ طِیْبِیْ

سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور ان کے ہاں قیلولہ کیا کرتے تھے۔ وہ ان کے لئے چمڑے کا ایک بچھونا بچھا دیتی تھیں۔ جس پر آپ قیلولہ کیا کرتے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہ پسینہ اکٹھا کر لیا کرتی تھیں اور اسے خوشبو میں ملا لیا کرتی تھیں اور شیشیوں میں ڈال لیا کرتی تھیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اے اُم سلیم! یہ کیا ہے

Marfat.com

توانہوں نے عرض کی' یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے۔اسے میں اپنی خوشبو میں ملالوں گی۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۳۴)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهٗ عَرَقًا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا گر سرد ترین صبح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ نکلنے لگتا۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۳۵)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْىُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِينِى فِى مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَىَّ وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِىَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِى فَاَعِى مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْىُ فِى الْيَوْمِ ذِى الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِينَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات وہ فرشتہ میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح وحی لے کر آتا ہے' اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔بعض اوقات وہ میرے سامنے انسانی شکل میں آجاتا ہے' اور میرے ساتھ بات چیت کرتا ہے' اور وہ جو کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ شدید سردی کا دن تھا۔آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی جب یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلا۔(جامع ترمذی حدیث ۳۵۶۷)

Marfat.com

سامان استعمال

حضور نبی اکرم ﷺ نے گھریلو طور پر جو سامان استعمال کیا ان کا ذکر احادیث اورر وایات میں آیا ہے ان میں آپ ﷺ کا بستر مبارک، تکیہ مبارک، چار پائی مبارک، پیالہ مبارک، چھری، دستر خوان، جائے نماز، چٹائی مبارک، منبر مبارک، مشکیزہ، انگوٹھی مبارک، کنگھی مبارک، نعلین مبارک، موزے مبارک، خوشبو، مہندی اور سرمہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک روز میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ ایک چار پائی پر تشریف فرما تھے جس کو کھردرے بان سے بنایا گیا تھا۔ حضور ﷺ کے سر مبارک کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جسے کھجور کے پتوں سے بھرا گیا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر اور چار پائی کے درمیان ایک کپڑا بچھا تھا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کاشانہ مبارک میں ایک چار پائی تھی جو بڑی گھاس کے پٹھے سے بُنی گئی تھی۔ اس پر ایک سیاہ رنگ کی چادر بچھی تھی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تبرکات رحمت عالم ﷺ سے ایک چار پائی آپ ﷺ کا عصا حضور ﷺ کا ایک تکیہ جس کو کھجور کے پتوں سے بھرا گیا تھا ایک چادر اور کجاوہ تھا۔ قریش کے کچھ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے ان چیزوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ''یہ اس عظیم المرتبت ہستی کی میراث ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے قریش کو مکرم و محترم کیا اور جس کے صدقے تمہیں ان عزتوں سے سرفراز کیا گیا۔ (الوفاء)

حضور ﷺ کے سامان زیست کا ذکر احادیث کی مشہور صحاح ستہ کتب کی جن

Marfat.com

رویات میں ہوا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

بستر مبارک

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِیْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطٰنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَّلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِیْ وَرَآئَهُ خَدِّیْ عَلٰی خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِیْ اَرْفِدَةَ حَتّٰی اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِیْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں حمامہ ام بلال اور زینب نامی عورت جنگ بعاث یعنی بعاث اوس کا ایک قلعہ ہے جہاں اوس و خزرج کے درمیان جنگ عظیم ہوئی تھی اور پھر ایک سو بیس سال قبل از اسلام جاری رہی کے بہادری وغیرہ کے گیت گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ مبارک ہم سے پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اچھا نہ جانا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو چھوڑ دو اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے ان دونوں کو آنکھ سے ہلکا سا اشارہ کیا وہ دونوں باہر چلی گئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ عید کا دن تھا بچے ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے یا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا انہوں نے خود کہا کیا تو بچوں کے کھیل کود دیکھنا چاہتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہاں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا

Marfat.com

اور میرا رخسار آپ کے رخسار مبارک سے مس کر رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے اے بنی ارفدہ یہ حبشہ کا لقب یا ان کے جد اکبر کا نام ہے کے بچو خوب اور اچھی طرح جنگی مشقیں کرتے رہو حتیٰ کہ میں جب تھک گئی تو آپ نے مجھے فرمایا بس اتنا ہی کافی ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اب چلی جاؤ۔ (بخاری جلد اول کتاب عید نحدیث ۹۰۰)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُّعْتَرِضَةً عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تو میں آپ کے بستر پر پڑی سوئی ہوئی ہوتی اور جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیا کرتی۔

(بخاری جلد اول کتاب عیدین حدیث ۹۴۱)

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَاِلَّا تَوَضَّاَ وَخَرَجَ

اسود بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول رات سوتے اور آخر رات اٹھتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے بستر پر تشریف لے جاتے اور جب موذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھتے اگر اپنی زوجہ سے حاجت ہوتی تو حاجت پوری کرتے اور غسل فرماتے اور اگر اپنی بیوی سے حاجت نہ ہوتی تو صرف وضو کرتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ (بخاری جلد اول کتاب التہجد حدیث ۱۰۷۶)

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ

Marfat.com

قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰی عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِیْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ اٰيَاتٍ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ وَاَخَذَ بِاُذُنِیْ الْيُمْنٰی يَفْتِلُهَا بِيَدِهٖ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَائَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ

کریب بن ابو مسلم ھاشمی آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہوں نے ایک رات ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اور یہ آپ کی خادم تھیں کے پاس گزاری، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی زوجہ حضرت میمونہ بستر کے طول میں آرام فرما ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ محو خواب ہو گئے۔ یہاں تک کہ آدھی رات یا اس سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد کا وقت ہوا پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اپنے ہاتھ سے اپنے چہرہ انور سے نیند کے اثر کو زائل کیا۔ پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات مقدسہ تلاوت فرمائیں۔ پھر دیوار سے لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف اٹھ کر گئے اور اس سے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں بھی کھڑا ہوا اور جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا اس طرح میں نے بھی کیا یعنی مشکیزہ سے وضو کیا پھر میں جا کر نبی اکرم ﷺ

Marfat.com

کے پہلو شریف میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ لیا اور اس کو اپنے ہاتھ سے مروڑا یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں پہلو کر لیا آپ نے دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس موذن آیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سے دو رکعتیں پڑھیں یعنی سنت فجر پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب التہجد حدیث ۱۱۲۰)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَۃٍ مَّسْقُوطَۃٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَکُوْنَ مِنْ صَدَقَۃٍ لَاَکَلْتُھَا وَقَالَ ھَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ تَمْرَۃً سَاقِطَۃً عَلٰی فِرَاشِیْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے اور فرمایا اگر مجھے اس کے بارے میں صدقہ ہونے کا شک نہ ہوتا تو اس کو کھا لیتا۔ ھمام بن منبہ بن کامل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میں نے گری ہوئی کھجور کو اپنے بستر پر پایا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب البیوع حدیث ۱۹۲۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَۃٍ فِی الطَّرِیْقِ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُھَا وَقَالَ یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ وَّقَالَ زَائِدَۃُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَۃَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَۃَ سَاقِطَۃً عَلٰی فِرَاشِیْ فَاَرْفَعُھَا لِاٰکُلَھَا

Marfat.com

ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی ہے تو میں اسے ضرور کھاتا۔ یحیٰی بن سعید قطان نے کہا مجھے سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے منصور بن معتمر نے خبر دی زائدہ بن قدامہ نے منصور بن معتمر سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی کہ ہم سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں تو بستر پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں تو اس کو کھانے کیلئے اٹھاتا ہوں پھر اس خوف کے پیش نظر یہ شاید صدقہ ہوگی اس کو پھینک دیتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب اللقطہ حدیث ۲۲۶۲)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَی الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ فَانْتَهَرَنِیْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّیْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَکَانَ یَوْمُ عِیْدٍ یَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِیْنَ تَنْظُرِیْنَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَقَامَنِیْ وَرَآئَهٗ خَدِّیْ عَلٰی خَدِّهٖ وَیَقُوْلُ دُوْنَکُمْ بَنِیْ اَرْفِدَةَ حَتّٰی اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُکِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِیْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

Marfat.com

تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے گانے گا رہی تھیں رسول اللہ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا اچانک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے اچھا نہ جانا تو نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو چھوڑ دو اور جب آپ کی توجہ کسی اور طرف مبذول ہوئی تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کیا کہ نکل جاؤ) وہ باہر نکل گئیں ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا یہ دن عید کا تھا اور حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ ام المومنین فرماتی ہیں یا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا تم یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہو میں نے عرض کیا ہاں' تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرما رہے تھے اے بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب کھیلتے رہو' حتیٰ میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کافی ہے' میں نے عرض کیا جی ہاں' آپ نے فرمایا تو اب چلی جاؤ۔ احمد بن ابی صالح مصری نے ابن وہب سے ''فَلَمَّا عَمِلَ'' کی جگہ فَلَمَّا غَفَلَ روایت کی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۶۷)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْھِمَا فَقَرَاَ فِیْھِمَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَاُ بِھِمَا عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رات کو آپ اپنے بستر مبارک پر آرام فرماتے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرماتے پھر جب دم کر کے پھونکنے کا ارادہ فرماتے تو ان ہتھیلیوں پر ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھ کر دم فرماتے اور جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسد

Marfat.com

مبارک پر ہاتھ پھیرتے۔ دونوں ہاتھوں کے ساتھ اپنے سر اور منہ مبارک سے ابتداء فرماتے اور پھر اپنے سامنے والے جسم پر ہاتھ پھیرتے پھر اپنے دست مبارک اپنے پیچھے والے جسم کی طرف لے جاتے اور اس طرح تین بار کرتے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التفسیر حدیث ۹)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَفَثَ فِیْ کَفَّیْہِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّبِالْمُعَوِّذَتَیْنِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا وَجْھَہٗ وَمَا بَلَغَتْ یَدَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَلَمَّا اشْتَکٰی کَانَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِکَ بِہٖ قَالَ یُوْنُسُ کُنْتُ اَرَی ابْنَ شِھَابٍ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ اِذَا اَتٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام کرنے کے لئے اپنے بستر مبارک پر تشریف فرما ہوتے تو آپ ''قل ھواللہ احد'' اور ''معوذتین'' یعنی فلق اور ناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے پھر ان دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرہ مبارک اور جسم اقدس کے جس حصے تک ہاتھ پہنچتا مسح فرماتے' ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے آپ مجھے یہ اس طرح کرنے کا حکم فرماتے' یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے ابن شہاب محمد بن مسلم زہری کو دیکھا جب وہ سونے کے لئے اپنے بستر پر جاتے تو یہی کرتے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے (بخاری جلد سوم کتاب الطب حدیث ۶۹۷)

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا وَاِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو فرماتے جب تک میں زندہ ہوں تیرے نام کے ساتھ جیوں گا اور اس

Marfat.com

پر میں مروں گا یا مراد یہ ہے تیرے نام محی کی وجہ سے جیوں گا اور تیرے نام ممیت کے سبب مروں گا اور جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے ہم کو موت دینے کے بعد زندہ کیا اور قبر سے اٹھ کر اس کی طرف جانا ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الدعوات حدیث ۱۲۳۷)

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو آرام کرنے کیلئے بستر پر تشریف لاتے اپنا دایاں دست مبارک رخسارِ انور کے نیچے رکھتے۔ پھر فرماتے' اے اللہ جب تک میں زندہ ہوں تیرے نام کے ساتھ زندہ رہوں اور اس پر میری موت آئے اور خواب سے بیدار ہوتے ہوئے فرماتے۔ حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے ہم کو موت دینے کے بعد زندہ کیا اور قبر سے اُٹھ کر اسی کی طرف جانا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم حدیث ۱۲۳۹)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ (اسْتَرْهَبُوْهُمْ) مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوْتٌ مُلْكٌ مِثْلُ رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِّنْ رَحَمُوْتٍ تَقُوْلُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَرْحَمَ

Marfat.com

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دائیں کروٹ محو خواب ہوتے۔ پھر فرماتے اے اللہ میں نے اپنی جان کو تیرا مطیع و فرمانبردار کیا اور میری ذات تیری طرف متوجہ ہوئی اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور میں نے اپنے امور میں تجھ پر اعتماد کیا۔ تیری عطاء اور ثواب کی حرص کرتے ہوئے میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تیرے عقاب و عتاب سے ڈرتے ہوئے میں نے اپنے امور میں تجھ پر اعتماد کیا کیونکہ تیرے سوا جائے پناہ اور نجات کی اور کوئی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا ہے جس نے یہ کلمات کہے پھر وہ اسی رات مر گیا۔ وہ فطرت اسلامیہ پر فوت ہوگا۔ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ (اعراف ۱۱۶) یہ رہبۃ سے ماخوذ ہے یعنی ڈرنا اور ملکوت کی تفسیر ملک سے کی جیسے کہا جاتا ہے "رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّحَمُوْتٌ" یعنی ڈرانے سے بہتر رحم کرنا ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الدعوات حدیث ۱۲۴۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى حَاجَتَهٗ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْئًا بَيْنَ وُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّرٰى اَنِّيْ كُنْتُ اَتَّقِيْهِ فَتَوَضَّاْتُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهٗ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ وَّسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ

Marfat.com

فَحَدَّثَنِیْ بِهِنَّ فَذَکَرَ عَصَبِیْ وَلَحْمِی وَدَمِی وَشَعَرِیْ وَبَشَرِیْ وَذَکَرَ خَصْلَتَیْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ اُم المومنین میمونہ بنت حارث ہلالیہ کے پاس رات بسر کی۔ رات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اپنی حاجت پوری کی۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ مبارک دھوئے پھر محو خواب ہو گئے پھر آپ اٹھے اور مشکیزہ کے پاس تشریف لائے اور مشکیزہ کا بندھن کھولا۔ پھر آپ نے وضو فرمایا جو دو وضو کے درمیان تھا یعنی جیسا کہ اس کی تفسیر اس قول سے کی۔ آپ نے پانی زیادہ استعمال نہیں فرمایا (بلکہ دھونے میں تین بار کے کم پر اکتفاء فرمایا) اور اچھا وضو فرمایا۔ جیسا کہ مسلم کی روایت ہے ''وضوء حسناً'' یعنی جن اعضا پر پانی پہنچانا واجب تھا پانی پہنچایا۔ اور نماز ادا فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں اٹھا اور اٹھنے میں کچھ تاخیر کی اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ آپ خیال فرمائیں گے میں ان کی نگہبانی کر رہا ہوں' دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے اور میں بھی نماز پڑھنے کیلئے آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑا اور مجھے اپنی دائیں جانب پھیر دیا۔ آپ کی نماز تیرہ رکعتیں پوری ہوئیں۔ پھر آپ بستر پر لیٹے اور محو خواب ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ کہ جب سوتے تو خراٹے لیتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ نے نماز فجر ادا فرمائی اور وضو نہیں فرمایا کیونکہ آپ کی آنکھیں محو خواب ہوتی تھیں اور دل محو خواب نہیں ہوتا تھا اور آپ اپنی دعا میں یہ فرماتے تھے۔ اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے۔ میری آنکھوں میں نور کر دے۔ میرے کانوں میں نور کر دے۔ اور میرے دائیں' بائیں' اوپر' نیچے' آگے اور پیچھے نور کر دے مجھ کو نور کر دے۔ کریب نے کہا سات کلمات میرے دل میں تھے میں ان کو بھول گیا ہوں۔ کریب نے کہا میں نے حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک شخص علی بن

Marfat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے ان کلمات کی خبر دی۔ یعنی اے اللہ میرے پٹھوں، گوشت، خون، بال اور ظاہر جلد شریف میں نور کر دے اور دو چیزیں اور ذکر کیں یعنی ہڈی اور بھیجا بعض کے نزدیک چربی اور ہڈی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الدعوات حدیث ۱۲۴۱)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ نَفَثَ فِیْ یَدَیْہِ وَقَرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِھِمَا جَسَدَہٗ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر شریف پر تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر دم فرماتے اور معوذات چار قل شریف پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے جسم اطہر کا مسح فرماتے۔ دم قرأت کے بعد ہے اور صرف واؤ ترتیب کا متقاضی نہیں۔

(بخاری شریف جلد سوم حدیث ۱۲۴۴)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا فَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

حضرت ابوذر جندب غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو سونے کیلئے اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ میں جب تک زندہ ہوں تیرے نام کے ساتھ جیؤں گا۔ اور اسی پر مروں گا۔ اور جب آپ خواب سے بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے حمد کا تو ہی لائق مستحق ہے جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ فرمایا اور قبر سے اٹھ کر اسی کی طرف جانا ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الدعوات حدیث ۱۲۵۰)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اَلَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْہِ اَدَمًا حَشْوُہٗ لِیْفٌ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بچھونے پر سوتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۳۱)

اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَآئِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاہُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ اسْتَاْذَنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ لَابِسٌ مِرْطَ عَآئِشَۃَ فَاَذِنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّھُوَ کَذٰلِکَ فَقَضٰی اِلَیْہِ حَاجَتَہٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ فَقَضٰی اِلَیْہِ حَاجَتَہٗ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَاْذَنْتُ عَلَیْہِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَآئِشَۃَ اجْمَعِیْ عَلَیْکِ ثِیَابَکِ فَقَضَیْتُ اِلَیْہِ حَاجَتِیْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَآئِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ لَمْ اَرَکَ فَزِعْتَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَّاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِہٖ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھ کر بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت عطا کی اور اسی حالت میں رہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ضرورت پوری کی یعنی بات چیت کی اور وہ چلے گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی۔ آپ نے انہیں اجازت عطا کی اور اسی حالت میں رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ضرورت پوری کی یعنی بات چیت کی اور تشریف لے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر میں نے آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو

Marfat.com

ہدایت کی۔اپنی چادر سنبھالو پھر آپ نے اپنے کپڑے درست کیے میں نے آپ سے جو بات کرنا تھی وہ کی اور واپس آ گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اس طرح اہتمام ظاہر نہیں کیا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیلئے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔عثمان شرمیلے مزاج کے آدمی ہیں۔ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ اگر میں اسی حالت میں انہیں اندر آنے کی اجازت دیدیتا تو وہ مجھ سے اپنی وہ بات نہ کر پاتے جس کیلئے وہ آئے تھے۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۶۰۳۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيْهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِيْ بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَائَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهٗ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيْمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهٗ فِيْ قَوَارِيْرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِيْنَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جا کر ان کے بچھونے پر سو جایا کرتے تھے۔جبکہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہاں نہیں ہوتی تھیں ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ وہاں بستر پر سو گئے۔جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آئی تو انہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ آپ کے گھر میں آپ کے بستر پر آرام فرما ہیں۔جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آئیں تو نبی اکرم ﷺ کو پسینہ آیا ہوا تھا اور کچھ پسینہ چمڑے کے بستر پر ایک جگہ اکٹھا ہوا تھا۔سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک شیشی کھولی اور وہ پسینہ اس شیشی میں بھرنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور دریافت کیا' اے اُم سلیم! کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم

Marfat.com

اس کے ذریعے اپنے بچوں کے لئے برکت کے حصول کے آرزو مند ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک سوچا ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۳۳)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا بستر چمڑے کا بنا ہوا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۴۷)

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ بَعْضِ، آلِ اُمِّ سَلَمَةَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ الْاِنْسَانُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهٖ

ابوقلابہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں سے کسی شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا بستر تقریباً اتنا ہوتا تھا، جتنا کسی شخص کے لیے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور آپ ﷺ کی جائے نماز آپ ﷺ کے سرہانے ہوتی تھی۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۴۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پروردگار! اے ہر چیز

Marfat.com

کے پروردگار! اے دانے اور گٹھلی کو چیر دینے والے! اے تورات انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں ہر اس چوپائے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جس کی پیشانی تو نے پکڑی ہوئی ہے یعنی ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے تو ہی سب سے پہلا ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا' تو ہی سب سے بعد میں ہے' تیرے بعد کچھ نہیں ہوگا' تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں ہے' تو ہی باطن ہے تجھ سے نیچے کچھ نہیں ہے' تو میرا قرض ادا کروا دے اور میری تنگدستی ختم کر کے مجھے غنی کر دے۔" (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الادب حدیث ۳۸۷۳)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ نَفَثَ فِیْ یَدَیْهِ وَقَرَاَ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تھے' تو اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر "معوذتین" پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے پورے جسم پر پھیرا کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الادب حدیث ۳۸۷۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ وَضَعَ یَدَهٗ یَعْنِی الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک یعنی دایاں دست مبارک اپنے رُخسار کے نیچے رکھتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے: "اے اللہ! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔" "یا تو اپنے بندوں کو دوبارہ جمع کرے گا"۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الادب حدیث ۳۸۷۷)

Marfat.com

تکیہ مبارک

عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْاَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَسْاَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اَاللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَاللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَاللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَاللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمُهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اونٹ سوار آدمی آیا مسجد کی ایک سمت اونٹ کو بٹھایا اور وہیں باندھ دیا۔ پھر اس نے کہا تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ ہم نے کہا تکیہ لگائے سیمیں بدن شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا، بوساطت صحابہ میں نے سن لیا جو کہنا ہے کہو، اس نے کہا مسئلہ پوچھنے میں ذرا سختی کروں گا آپ اس کو محسوس نہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جو تمہارے دل میں آئے کہو۔ اس نے کہا تمہارے اور تم

Marfat.com

سے جولوگ پہلے گزرے ان کے ربّ کی قسم کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ فرمایا ہاں میرے اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا پھر اس نے کہا تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دن اور رات میں ہمیں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا ہاں میرے اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ سال میں ماہ رمضان کے ہم روزے رکھیں۔ فرمایا ہاں میرے اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تجھے اللہ کی قسم کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم اغنیاء سے صدقہ لیکر محتاجوں میں تقسیم کریں۔ فرمایا ہاں اس نے کہا جو آپ لیکر آئے میں اس پر ایمان لایا، ہیں میں اپنی قوم کا بھیجا ہوا ہوں جو میرے پیچھے ہے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۶۲)

اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِیْ حَجْرِیْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حالت حیض میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگا لیتے۔ پھر آپ قرآن کی تلاوت فرماتے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العلم حدیث ۲۹۰)

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيصًا عَلٰی اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا (اِنْ تَتُوبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) فَحَجَجْتُ مَعَه فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتّٰی جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰی يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا (اِنْ تَتُوبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) فَقَالَ وَا عَجَبِیْ لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ

Marfat.com

عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ وَجَارٌ لِّیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَنِیْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَّهِیَ مِنْ عَوَالِیْ الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْاَمْرِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلٰى امْرَاَتِیْ فَرَاجَعَتْنِیْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِیْ فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتّٰى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِیْ فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيْمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَیَّ ثِيَابِیْ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَیْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتّٰى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْنَ لَا تَسْتَكْثِرِیْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِیْ شَیْءٍ وَّلَا تَهْجُرِيْهِ وَاسْاَلِيْنِیْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِیَ اَوْضَاُ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِیْ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِیْ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَّقَالَ اَنَائِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هُوَ اَجَآئَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ اَعْظَمُ مِنْهُ وَاَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآئَهٗ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذَا يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَیَّ ثِيَابِیْ فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهٗ فَاعْتَزَلَ فِيْهَا فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِیَ تَبْكِیْ قُلْتُ مَا

Marfat.com

يُبْكِيْكِ اَوَلَمْ اَكُنْ حَذَّرْتُكِ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِىْ هُوَ ذَا فِى الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَاِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَّبْكِىْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِىْ هُوَ فِيْهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَّهٗ اَسْوَدَ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِىْ قَالَ اَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَّيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَآئَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهٗ اِلَىَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ اَسْتَاْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِىْ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهٗ فَتَبَسَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَاَيْتَنِىْ وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِىَ اَوْضَاَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَاَيْتُهٗ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِىْ فِىْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَّرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهَبَةِ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَفِىْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِىْ فَاعْتَزَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ

Marfat.com

ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَآئِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَ بِيْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا وَّلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ اَعْلَمُ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ) اِلٰى قَوْلِهٖ (عَظِيْمًا) قُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَآئَهٗ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَآئِشَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری یہ خواہش رہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے دو ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نبی کی دونوں بیویوں! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں (سورۂ تحریم آیت ۴) میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج پر گیا وہ راستے سے ایک طرف مائل ہوئے اور میں بھی مشکیزہ لے کر ان کے ساتھ مڑا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کیلئے گئے حتیٰ کہ واپس آئے تو ان کے دونوں ہاتھوں پر مشکیزہ سے پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کیا۔ تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے دو بیویاں کون تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ آخر تک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما تم پر تعجب ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پورا

Marfat.com

واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا میں اور میرا ہمسایہ عتبان بن مالک بن عمرو عجلانی انصاری بنی امیہ کے محلّہ میں رہتے تھے جو مدینہ کے قریب ایک گاؤں ''عوالی'' تھا اور ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں باری باری آیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آیا اور ایک دن میں آیا کرتا تھا۔ اور جب میں آتا تو اس دن میں وحی اور دیگر احکام کے متعلق اس کو بتاتا اور جب وہ آتا تو وہ بھی اس طرح کرتا اور ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے اور جب ہم انصار میں آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان پر ان کی عورتیں غالب رہتی ہیں تو ہماری عورتیں انصار عورتوں کی عادات سیکھنے لگیں۔ میں نے ایک بار اپنی بیوی کے ساتھ با آواز بلند بات کی تو اس نے بھی بلند آواز سے جواب دیا اور اس کا جواب مجھے ناپسندیدہ لگا۔ اس نے کہا میرا آپ کو جواب دینا کیوں پسند نہیں کرتے ہو۔ اللہ کی قسم نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو رات تک سارا دن آپ سے علیحدہ رہتی ہیں۔ یہ بات سن کر میں گھبرایا اور میں نے کہا ان میں سے جس نے یہ کیا وہ عظیم خسارہ میں ہے پھر میں کپڑے پہن کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا اے حفصہ رضی اللہ عنہا کیا تم میں سے کوئی رات تک سارا دن نبی کریم ﷺ کو ناراض رکھتی ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں میں نے کہا وہ گھاٹے میں پڑ گئی کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کے باعث اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہو جائے اور تم تباہ و برباد ہو جاؤ۔ نبی کریم ﷺ سے زیادہ باتیں مت کرو اور نہ آپ کو جواب دو اور نہ ہی آپ سے علیحدہ رہو۔ اور جو ضرورت ہو مجھ سے لو۔ اور تمہیں یہ گمان بھی نہیں ہونا چاہئے کہ تمہاری ہمسائی تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور رسول اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ اس سے ان کی مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں اس وقت ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ غسانی ہمارے ساتھ جنگ کرنے کیلئے گھوڑوں کی نعل بندی میں مصروف ہیں۔ میرا ساتھی اپنی باری کے دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عشاء کے وقت واپس لوٹا تو میرے

Marfat.com

دروازے کو زور سے کھٹکھٹایا اور کہا اے عمر رضی اللہ عنہ سو رہے ہو۔ میں گھبرایا اور اس کی طرف باہر نکلا اور اس نے کہا ایک بہت بڑا حادثہ ہوا ہے۔ میں نے کہا وہ حادثہ کیا ہے۔ کیا غسانی آ گئے۔ اس نے کہا نہیں بلکہ اس سے بھی عظیم حادثہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا تو نقصان میں پڑ گئی۔ مجھے پہلے سے خدشہ تھا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نماز فجر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانہ میں تشریف لے گئے اور اس میں تنہائی اختیار کر لی۔ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رو رہی ہیں، میں نے کہا اے حفصہ رضی اللہ عنہا تمہیں کس نے رلایا۔ کیا میں نے تم کو ڈرایا نہ تھا، کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ آپ اس بالا خانہ میں تشریف فرما ہیں، میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ منبر کے ارد گرد بیٹھے ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض رو رہے ہیں کچھ دیر کیلئے میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر میرا خیال غالب آیا تو میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے حبشی غلام رباح سے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اجازت طلب کرو۔ وہ اندر گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کیا پھر باہر نکل آیا اور کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا ذکر کیا ہے آپ خاموش ہو گئے اور میں باہر نکل آیا اور میں واپس لوٹا حتیٰ کہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر شریف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر میرا خیال مجھ پر غالب آیا تو میں اس غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اجازت حاصل کرو۔ اس نے وہی کیا اور کہا میں پھر ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا جو منبر کے پاس بیٹھے تھے پھر مجھ پر ذہنی اذیت غالب آ گئی تو میں اس غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اجازت طلب کرو پھر اس نے پہلے کی طرح کہا۔ جب میں گھر آنے کیلئے واپس پلٹا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

Marfat.com

میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا جبکہ آپ رسیوں کی بنی ہوئی باریک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے جسم شریف اور چٹائی کے درمیان کوئی بستر وغیرہ نہیں تھا۔ رسیوں کے نشان آپ کے جسم مبارک پر ظاہر تھے۔ آپ ایک تکیہ جو چمڑے کا بنا ہوا تھا ٹیک لگائے ہوئے تھے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو سلام کیا پھر عرض کیا حالانکہ میں کھڑا ہوا تھا۔ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا نہیں، پھر میں نے کھڑے کھڑے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں دل بہلائی کر رہا ہوں دیکھئے ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے اور جب ہم ان لوگوں کے پاس آئے ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں اور پورا واقعہ بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا پھر میں نے عرض کیا کاش آپ مجھے دیکھ لیتے جس وقت میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تمہیں یہ چیز دھوکہ میں نہ رکھے کہ تمہاری ہمسائی تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو محبوب ترین ہے۔ مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں آپ ﷺ نے دوبارہ تبسم فرمایا جب میں نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں بیٹھ گیا پھر میں نے آپ کے اس بالاخانہ میں نظر اٹھائی اللہ کی قسم میں نے اس میں سوائے تین کچی کھالوں کے کوئی چیز نہ دیکھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی امت پر وسعت فرمائے کیونکہ فارس، روم کے لوگ نہایت خوشحال ہیں اور ان کو دنیا دی گئی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اور تم شک میں ہو اے خطاب کے بیٹے یہ وہ لوگ ہیں جن کے نیک عملوں کی جزا دنیاوی زندگی میں دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ میرے لیے استغفار فرمائیں۔ یہی وہ بات تھی جس کے باعث نبی کریم ﷺ نے گزشتہ تنہائی اختیار فرمائی جس وقت اس بات کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راز ظاہر کر دیا تھا اور آپ

Marfat.com

نے فرمایا تھا کہ میں ان کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا کیونکہ آپ کو ان پر سخت غم وغصہ آیا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عتاب فرمایا (وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحریم:۱) اور ۲۹ دن گزر گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے ابتدا فرمائی۔ اُم المؤمنین سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا آپ نے تو ہمارے پاس نہ تشریف لانے کی ایک مہینہ قسم کھائی تھی۔ ابھی تو ہم پر ۲۹ راتیں گزری ہیں۔ میں ان کو گنتی رہی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے اور وہ مہینہ ۲۹ دن کا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تخییر کی آیت مبارکہ نازل ہوئی تو آپ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تجھ سے ایک بات ذکر کروں تم پر ضروری نہیں کہ ابھی جواب دو تا آنکہ اپنے والدین سے مشورہ کرلو۔ اُم المؤمنین نے عرض کیا میں جانتی ہوں کہ میرے والدین آپ کے فراق میں کبھی مشورہ نہ دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اے غیب بتانے والے نبی اپنی بیویوں سے فرما اور تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری نیکیوں والیوں کیلئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ (سورۂ احزاب آیت ۲۹-۲۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا میں اس میں اپنے والدین سے مشورہ کروں میں تو اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کے گھر کو ہی پسند کرتی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج کو اختیار دیا اور انہوں نے بھی وہی کہا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب المظالم حدیث ۲۲۹۸)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ

Marfat.com

اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ یہ کلمہ آپ نے تین بار فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بتایئے آپ نے فرمایا اللہ کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ بیٹھ گئے حالانکہ آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا خبردار اور جھوٹی گواہی دینا، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ کہتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جائیں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الشہادات حدیث ۲۴۷۱)

عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا فَرَاَيْتُ شَيْخًا مُّقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ كَيْفَ قَرَاَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ (وَاللَّيْلِ) فَقَرَاْتُ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى) وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْوٰى اِلٰى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنِيْ

حضرت علقمہ بن قیس نخعی سے روایت ہے کہ میں شام گیا اور مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے اپنے دل میں کہا اے اللہ مجھے اچھا ساتھی میسر فرما۔ میں نے ایک بزرگ کو آتے ہوئے دیکھا اور جب وہ قریب ہوا تو میں نے دل میں کہا مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول فرمالی ہے۔ اس بزرگ نے کہا تم کہاں سے آئے ہو۔ میں نے کہا کوفہ سے آیا ہوں۔ اس بزرگ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا تم میں وہ

Marfat.com

شخص نہیں جو رسول اللہ ﷺ کا جوڑا مبارک اور تکیہ اور چھاگل اٹھانے والا ہے۔ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیا تم میں وہ شخص نہیں جسے شیطان مردود سے پناہ دی گئی ہے۔ یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کیا تم میں وہ شخص نہیں جو نبی اکرم ﷺ کے راز دان ہیں یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو ان اسرار کے جاننے والے ہیں جنہیں دوسرے نہیں جانتے۔ اُم عبد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ آیت "وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی" کیسے پڑھتے ہیں۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے پڑھا "وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ○ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی" حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے بھی نبی اکرم ﷺ نے اس طرح پڑھایا ہے۔ درآنحالیکہ کا آپ کا منہ مبارک میرے منہ کی طرف تھا۔ یہ لوگ میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ مجھے (قرأت وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی سے قرأت وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی) کی طرف لوٹا دیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۹۵۵)

سَمِعْتُ خَبَّابًا يَّقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَّهُوَ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَّجْهُهٗ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَّا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَّالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ

خباب بن ارت کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ کعبہ مشرفہ کے سایہ میں چادر اوڑھے تکیہ لگائے ہوئے تھے اور ہمیں مشرکین کے ہاتھوں سخت تکالیف اٹھانا پڑ رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ اللہ عزوجل سے دعا نہیں فرماتے۔ آپ یہ سن کر بیٹھ گئے درآنحالیکہ

Marfat.com

آپ کا چہرۂ پرنور غضب کی وجہ سے سرخ ہوگیا۔آپ نے فرمایا تم سے پہلے کچھ ایسے لوگ تھے کہ ان کی ہڈیوں پر گوشت یا پٹھوں کے نیچے لوہے کی کنگیاں کی جاتیں۔یہ ان کو اپنے دین سے منحرف نہ کرتی تھیں۔اور ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے کہ ان کے سروں کے درمیان آرا رکھ کر چلایا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے یہ بھی ان کو اپنے دین سے نہ ہٹاتا تھا۔اللہ عزوجل اس دین کو ضرور مکمل کرے گا۔حتیٰ کہ سوار مقام صفاء سے حضرموت تک تنہا سفر کرے گا اور وہ سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرے گا اور اسے اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف نہ ہوگا۔اور یہ وَالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ بیان بن بشر احمس نے اضافہ کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۳۹)

عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَيَّ ظَهْرَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے قبل سنا اور انہوں نے آپ سے کان لگائے ہوئے اور آپ ان سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔آپ فرمارہے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق الاعلیٰ سے لاحق کر۔(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۴)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس تکیے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۳۰)

Marfat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ، فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ، زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ: عَلَى يَسَارِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔ ابن جراح نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بائیں پہلو کے بل ٹیک لگائے ہوئے دیکھا (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۴۳)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: الَّتِي يَنَامُ عَلَيْهَا بِاللَّيْلِ، ثُمَّ اتَّفَقَا مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيفٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تکیہ تھا یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں چمڑے کا بنا ہوا تکیہ تھا، جس پر آپ رات کے وقت سوتے تھے اس کے بعد دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں: وہ چمڑے سے بنا ہوا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۴۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بائیں جانب تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

(جامع ترمذی جلد سوم حدیث ۲۶۹۴)

چارپائی مبارک

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَّهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهٗ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَبَعَثَنِيْ مَعَ اَبِيْ عَامِرٍ فَرُمِيَ اَبُوْ عَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهٗ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِيَ الَّذِيْ رَمَانِيْ فَقَصَدْتُّ لَهٗ فَلَحِقْتُهٗ فَلَمَّا رَاٰنِيْ وَلّٰى فَاتَّبَعْتُهٗ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اَلَا تَسْتَحْيِيْ اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهٗ ثُمَّ قُلْتُ لِاَبِيْ عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَا مِنْهُ الْمَآءُ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَقْرِءِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهٗ اسْتَغْفِرْ لِيْ وَاسْتَخْلَفَنِيْ اَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكُثَ يَسِيْرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى سَرِيْرٍ مُرَمَّلٍ وَّعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظَهْرِهٖ وَجَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِيْ عَامِرٍ وَّقَالَ قُلْ لَهٗ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ وَّرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِيْ عَامِرٍ وَّالْاُخْرٰى لِاَبِيْ مُوْسٰى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا۔ ان کا درید بن اصمہ سے مقابلہ ہوا اور وہ مارا گیا اور اللہ عزوجل نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا۔ حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگ گیا۔ ان کو ایک جشمی یعنی ابن اسحاق کے نزدیک اس کا نام سلمہ بن درید ہے

Marfat.com

ابن ہشام کے نزدیک وہ بنی جشم کے دو بھائی اوفیٰ اور علاء بن حارث ہیں اور طبرانی فی الاوسط کی روایت ابن اسحاق کی مؤید ہے نے تیر مارا تھا جو ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ میں حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا اے میرے چچا تم کو کس نے تیر مارا ہے۔ حضرت ابو عامر نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میرا قاتل وہ ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے۔ میں نے اس کا ارادہ کیا اور اس سے جا ملا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ بھاگا میں بھی اس کے پیچھے بھاگا اور میں اس سے کہتا تھا تو شرم نہیں کرتا کیا ٹھہرتا نہیں تو وہ رک گیا تو ہم میں تلوار کا دوبارہ تبادلہ ہوا اور میں نے اس کو قتل کر دیا پھر میں نے حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ عزوجل نے تیرے قاتل کو ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا اس تیر کو نکالو تو میں نے اس تیر کو نکالا۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے بھتیجے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کہنا اور آپ سے عرض کرنا کہ میرے لئے استغفار فرمائیں اور ابو عامر نے لوگوں پر مجھے اپنا جانشین بنایا پھر تھوڑی دیر کے بعد انتقال کر گئے۔ غزوۂ اوطاس سے لوٹنے کے بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ درآنحالیکہ آپ اپنے گھر میں کھجور کی چھال کی رسیوں سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بچھونا نہیں تھا (حرف مَا یہاں ساقط ہے) چارپائی کی رسیوں کے نشان آپ کی پشت اور دونوں پہلو میں پڑ گئے تھے تو میں نے آپ کو اپنی اور ابو عامر کی خبر سنائی اور بتایا کہ ابو عامر نے یہ درخواست پیش کی ہے کہ حضور میرے لئے استغفار فرمائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارکہ دعا کے لئے بلند کئے اور فرمایا اے اللہ اپنے بندے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو بخش دے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا اے اللہ اس کو قیامت کے دن اپنی کثیر مخلوق پر سربلندی عطا فرما۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے بھی بخشش کی دعا فرمائیں تو آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کے گناہ

Marfat.com

بخش دے اور قیامت کے دن ان کو اچھی جگہ عطا فرما۔ ابو بردہ نے کہا ان میں سے ایک دعا ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کے لئے تھی اور دوسری دعا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لئے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۴)

پیالہ مبارک

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِیْہِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَوَجْھَہٗ فِیْہِ وَمَجَّ فِیْہِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ جس میں پانی تھا منگوایا پھر آپ نے اس میں ہاتھوں اور اپنے منہ کو دھویا اور اس میں کلی کی۔ (بخاری جلد اول کتاب الوضوء حدیث ۱۹۳)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَۃِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ فَقَالَ لَہٗ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَکْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ کَھَیْئَۃِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِیْہِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَوَجْھَہٗ فِیْہِ وَمَجَّ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْہُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْھِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ مِنْ وَّرَآءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّکُمَا فَاَفْضَلَا لَھَا مِنْہُ طَائِفَۃً

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ درآنحالیکہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام جعرانہ میں نزول اجلال فرمائے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور کہا کیا آپ نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اسے پورا نہیں کرتے۔ یا تو یہ

Marfat.com

وعدہ اعرابی کے ساتھ خاص تھا یا طائف سے رجوع کے بعد غنیمت تقسیم کرنے کا وعدہ تھا آپ نے اس اعرابی سے فرمایا تمہیں بشارت ہو تقسیم کے قرب کی یا صبر پر ثواب عظیم کی اس اعرابی نے کہا آپ مجھے بکثرت فرما چکے ہیں کہ تمہیں بشارت ہو۔ آپ نے غصہ کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اعرابی نے تو بشارت رد کر دی ہے تو تم دونوں بشارت کو قبول کر لو۔ ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے بشارت قبول کی۔ پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اس میں اپنے دست اقدس اور چہرۂ پرنور کو دھویا اور اس میں لعاب مبارک ڈالا۔ پھر آپ نے ان دونوں سے فرمایا اس سے پانی پیو اور اپنے مونہوں اور سینوں پر بہاؤ اور بشارت قبول کرو۔ ان دونوں نے پیالہ لیا اور جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی تعمیل کی تو پردہ کے پیچھے سے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنی والدہ کے لئے بھی بچاؤ تو ان دونوں نے اس پانی سے کچھ اپنی ماں کے لئے بھی بچا لیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۹)

سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ یَقُوْلُ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے زیر پرورش لڑکا تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میرا کھانے کا طریقہ یہی ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ ۳۴۱)

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں، سے روایت ہے کہ ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ میرا ہاتھ پیالے کے تمام کناروں میں گردش کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اپنے آگے سے کھاؤ۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ ۳۴۲)

اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَّوْمَئِذٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی اکرم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گیا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں میں ''کدو'' تلاش کر رہے ہیں' اس دن کے بعد میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ ۳۴۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُلَامٍ لَّهٗ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ قَصْعَةً فِيْهَا ثَرِيْدٌ قَالَ وَاَقْبَلَ عَلٰى عَمَلِهٖ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غلام کے ہاں گیا جو درزی تھا۔ اس نے آپ کے سامنے ایک پیالہ رکھا جس میں ثرید موجود تھا

Marfat.com

اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس میں کدو تلاش کرنا شروع کئے تو میں نے بھی کدو تلاش کرنا شروع کئے اور انہیں آپ کے آگے رکھنا شروع کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن کے بعد میں کدوؤں کو بہت پسند کرتا ہوں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ ۳۸۳)

سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کئے گئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا پھر دودھ کا پیالہ پکڑ کر نوش فرمایا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے آپ کو فطرت اسلام و استقامت کی ہدایت دی' اور اگر آپ شراب کا پیالہ پکڑ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۳۵)

سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهٖ فَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّهِيَ الْعَرُوْسُ فَقَالَتْ مَا تَدْرُوْنَ مَا اَنْقَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعْتُ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ

حضرت سہل بن ساعدی انصاری سے سنا کہ ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی شادی کی دعوت دی اس دن ان کی بیوی سلامہ بنت وہب مدعو لوگوں کی خادمہ تھی حالانکہ وہ دلہن تھی سلامہ بنت وہب نے کہا تمہیں معلوم نہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے کیا بھگویا تھا' میں نے رات کو پتھر کے پیالہ میں نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ کے لئے کھجوریں بھگوئی تھیں' اوراس مدت میں تغیر واقع نہیں ہوتا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۵۶)

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّکَّۃَ وَاَبُوْ بَکْرٍ مَّعَہٗ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَّرَرْنَا بِرَاعٍ وَّقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَحَلَبْتُ کُثْبَۃً مِّنْ لَّبَنٍ فِیْ قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ وَاَتَانَا سُرَاقَۃُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰی فَرَسٍ فَدَعَا عَلَیْہِ فَطَلَبَ اِلَیْہِ سُرَاقَۃُ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْہِ وَاَنْ یَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا راستے میں ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی ہوئی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے دودھ نوش فرمایا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا اور ہمارے پاس گھوڑے پر سوار سراقہ بن جعشم آیا نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے بددعا فرمائی سراقہ نے آپ کے حضور بددعا نہ کرنے کی خواہش کی یہ کہ وہ واپس چلا جائے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا یعنی اس کے لئے بددعا نہیں فرمائی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۶۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا وَّقَالَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ طَھْمَانَ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلَی السِّدْرَۃِ فَاِذَا اَرْبَعَۃُ اَنْھَارٍ نَھَرَانِ ظَاھِرَانِ وَنَھَرَانِ

Marfat.com

بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَاُتِيتُ بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَّقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَّقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ قَالَ هِشَامٌ وَّسَعِيدٌ وَّهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْهَارِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ اَقْدَاحٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا اور کلی فرمائی اور فرمایا دودھ کی چکناہٹ ہوتی ہے۔ ابراہیم بن طہمان نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ بن دعامہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب کیا گیا کیا دیکھتا ہوں چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہر اور دو نہریں باطن' چنانچہ جو نہریں ظاہر ہیں وہ نیل اور فرات ہے اور جو نہریں باطنی ہیں وہ جنت میں دو نہریں ہیں (سلسبیل و کوثر) اور سدرۃ المنتھیٰ کے پاس مجھے تین پیالے پیش کئے گئے ایک پیالہ میں دودھ اور ایک پیالہ میں شہد اور ایک پیالہ میں شراب تھی آپ ﷺ نے فرمایا میں نے وہ پیالہ پکڑا جس میں دودھ تھا اور میں نے اسے نوش فرمایا اور مجھے کہا گیا آپ نے اور آپ کی امت نے اسلام و استقامت کی علامت کو پالیا ہشام دستوائی سعید بن ابی عروبہ اور ھمام بن یحییٰ ان سب نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہم سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نہروں کے بارے میں اسی طرح روایت کی اور انہوں نے تین پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

(بخاری شریف جلد سوم حدیث ۵۶۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ

Marfat.com

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۷۲)

عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَشَرِبَهٗ زَادَ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

عمیر بن عبداللہ ہلالی آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا درآنحالیکہ آپ بعد از دوپہر عرفہ میں کھڑے تھے آپ نے دودھ کا پیالہ اپنے دست اقدس سے پکڑا اور دودھ نوش فرمایا امام مالک نے اپنی روایت میں ابوالنضر سے "علیٰ بعیرہ" کا اضافہ کیا یعنی آپ نے دودھ اس حال میں نوش فرمایا کہ آپ اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۷۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهٗ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَّهُوَ يُحَوِّلُ فِيْ حَائِطٍ لَّهٗ يَعْنِي الْمَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَآءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَآءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ مَآءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَّآءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَّهٗ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَآءَ مَعَهٗ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص ابوالہیثم بن تیہان کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ آپ کے

Marfat.com

صاحب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحب نے اس شخص کو سلام کیا اور اس شخص نے سلام کا جواب دیا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین آپ پر قربان ہوں یہ سخت گرمی کا وقت ہے اور وہ شخص اپنے باغ میں کنواں سے پانی باہر منتقل کر رہا تھا تا کہ باغ کو سیراب کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے پاس مشکیزہ میں رات کا ٹھنڈا پانی ہے تو پلا دو ورنہ ہم جو تم پانی نکال رہے منہ لگا کر پی لیتے ہیں درآنحالیکہ وہ شخص کنویں سے پانی نکال کر باغ کو سیراب کر رہا تھا' اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مشکیزہ میں رات کا ٹھنڈا پانی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جھونپڑی میں تشریف لے گئے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے اس شخص نے مشکیزہ سے ٹھنڈا پانی پیالہ میں ڈالا پھر اس نے اس پر اپنی گھریلو بکری کا دودھ دوہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نوش فرمایا پھر وہ دوبارہ لایا اور جو شخص آپ کے ہمراہ تھا یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نے پیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۷۹)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَائَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَّاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بَعْدَ

Marfat.com

ذٰلِكَ فَوَهَبَهٗ لَهٗ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کا ذکر کیا گیا اس کا نام امیمہ ہے آپ نے حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ کو حکم کہ وہ اس عورت کے پاس کوئی آدمی بھیجے جو اس عورت کو لائے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف کسی کو بھیجا وہ اس عورت کو لے آیا' اور وہ بنی ساعدہ کے قلعوں میں ٹھہری' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے حتیٰ کہ قلعوں میں اس کے پاس تشریف لے گئے' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کلام فرمایا (کتاب الطلاق میں ہے تو مجھے اپنا نفس ھبہ کر دے) اس عورت نے کہا میں اللہ عزوجل کے ذریعہ سے آپ سے پناہ چاہتی ہوں' آپ نے فرمایا میں نے تجھے پناہ دیتم اپنے گھر چلی جاؤ لوگوں نے اس سے کہا کیا تو جانتی ہے یہ کون ہیں: اس عورت نے کہا نہیں لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ تیرے پاس نکاح کا پیغام لے کر آئے تھے۔ اس عورت نے کہا میں اس سے بدنصیب رہی' اس روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حتیٰ کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بیعت ہوئی تھی آپ اور آپ کے اصحاب تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے فرمایا اے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ پانی پلاؤ' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان کے لئے یہ پیالہ نکالا' اور اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پانی پلایا' ابوحازم نے کہا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ ہمارے لئے نکالا' اور ہم نے اس پیالہ میں پانی پیا' ابو حازم نے کہا پھر اس کے بعد وہ پیالہ عمر بن عبدالعزیز نے جب وہ مدینہ منورہ کے امیر تھے بطور ھبہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے طلب کیا تو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو ھبہ کر دیا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۹۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ

Marfat.com

فَوَارِیْرَ یَشْرَبُ فِیْہِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا شیشے کا بنا ہوا ایک پیالہ تھا جس میں آپ ﷺ پیا کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۴۲۵)

چھری

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ الضَّمْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْ کَتِفٍ یَحْتَزُّ مِنْھَا ثُمَّ دُعِیَ اِلَی الصَّلَاۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ

جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے باپ عمرو بن امیہ بن خویلد سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانہ کا گوشت چھری سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد والسیر حدیث ۱۸۳)

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ فَقَالَ لَھَا یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّی الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کی ٹانگیں، پشت اور آنکھیں سیاہ ہوں اسے پیش کیا گیا تا کہ آپ اس کی قربانی کریں نبی اکرم ﷺ نے اے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے عائشہ! چھری لاؤ! پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کر لو میں نے ایسا ہی کیا آپ نے چھری پکڑی۔ مینڈھے کو پکڑ

Marfat.com

کر اسے لٹایا اور پھر اسے ذبح کر دیا اور پڑھا بسم اللہ! پھر دعا کی اے اللہ! محمد ﷺ' آل محمد ﷺ' اور محمد ﷺ کی اُمت کی جانب سے اسے قبول کر! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر آپ نے اس کی قربانی کر دی۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الاضاحی حدیث ۴۹۷۶)

دسترخوان

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ خَیْبَرَ وَالْمَدِیْنَۃِ ثَلَاثًا یُبْنٰی عَلَیْہِ بِصَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِہٖ فَمَا کَانَ فِیْھَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِیَ فِیْھَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَکَانَتْ وَلِیْمَتَہٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ مِمَّا مَلَکَتْ یَمِیْنُہٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَھَا فَھِیَ مِنْ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ لَّمْ یَحْجُبْھَا فَھِیَ مِمَّا مَلَکَتْ یَمِیْنُہٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰی لَھَا خَلْفَہٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ النَّاسِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر سے واپسی پر خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان اس حال میں تین دن قیام فرمایا کہ صفیہ بنت حیی کی وجہ سے آپ پر خلوت کیلئے قبہ بنایا گیا اور میں نے مسلمانوں کو دعوت ولیمہ دی۔ اس دعوت ولیمہ میں روٹی اور گوشت نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے چمڑے کا چھوٹا دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا اور اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا۔ اور یہ آپ کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے باہم کہا کیا یہ امہات المومنین میں سے ہیں اور اگر اس کو پردہ میں نہ رکھا تو وہ آپ کی لونڈی ہیں۔ اور جب آپ نے وہاں سے کوچ کا ارادہ فرمایا تو آپ نے اونٹنی پر اپنے پیچھے ان کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ کر دیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۴۶)

Marfat.com

جائے نماز

عَنْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِیْ حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهٗ عَلَيَّ وَاَنَا عَلٰى فِرَاشِیْ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث زوجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ میرا بچھونا نبی اکرم ﷺ کی جائے نماز کے ایک جانب ہوتا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کا کپڑا مجھ پر گر جاتا اور میں اپنے بچھونے پر ہوتی۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۹۰)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُن کا بستر نبی اکرم ﷺ کی جائے نماز کے سامنے ہوتا تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۴۸)

چٹائی مبارک

عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَاَنَا حِذَائَهٗ وَاَنَا حَائِضٌ وَّرُبَّمَا اَصَابَنِیْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّیْ عَلَى الْخُمْرَةِ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں بحالت حیض آپ کے برابر لیٹی ہوتی اور جب سجدہ کرتے تو اکثر آپ کا کپڑا مجھ سے مس کرتا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی آپ کھجور کی ایک چھوٹی چٹائی پر جو کھجور کی شاخوں سے باریک دھاگہ کے ساتھ بنی ہوئی ہوتی تھی نماز پڑھتے تھے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۶۹)

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَہٗ حَصِیْرٌ یَبْسُطُہٗ بِالنَّھَارِ وَیَحْتَجِرُہٗ بِاللَّیْلِ فَثَابَ اِلَیْہِ نَاسٌ فَصَلُّوْا وَرَآءَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی دن کے وقت اس کو بچھاتے اور رات کے وقت اپنے اور غیر کے درمیان اس کو پردہ بنا لیتے اور کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہوئے اور آپ کے پیچھے انہوں نے نماز پڑھنا شروع کردی۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۶۹۱)

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَۃً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ حَصِیْرٍ فِی رَمَضَانَ فَصَلّٰی فِیْھَا لَیَالِیَ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِہٖ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَلَمَّا عَلِمَ بِھِمْ جَعَلَ یَقْعُدُ فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِی رَاَیْتُ مِنْ صَنِیْعِکُمْ فَصَلُّوْا اَیُّھَا النَّاسُ فِی بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰی سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان میں ایک حجرہ بنایا۔ بسر بن سعید کہتے ہیں میرے خیال میں وہ چٹائی کا تھا اور اس میں آپ نے چند راتیں نماز پڑھی اور آپ کے صحابہ میں سے بھی کچھ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کردی اور جب آپ کو ان کا علم ہوا تو آپ بیٹھ رہے اور ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے۔ اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۶۹۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِیْصًا عَلٰی اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِاِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَآءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) قَالَ وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَّهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ اَوْ غَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ فَرَاجَعَتْنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكِ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ اَفَتَاْمَنِيْنَ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْ لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَّلَا تَهْجُرِيْهِ وَسَلِيْنِيْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْضَاَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ

Marfat.com

فَرَجَعَ اِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَّقَالَ اَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هُوَ اَجَآءَ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهٗ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهٗ فَاعْتَزَلَ فِيْهَا وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ اَلَمْ اَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا اَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ فَاِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَّبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِيْ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَّهٗ اَسْوَدَ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ اِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ قَدْ اَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَّيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ فَرَفَعَ اِلَيَّ بَصَرَهٗ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ

Marfat.com

وَاَنَا قَائِمٌ اَسْتَانِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِیْ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِیْ وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْضَاَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً اُخْرٰى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَاَيْتُهٗ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فِیْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ فِیْ بَيْتِهٖ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَفِیْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِیْ فَاعْتَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَآئِشَةَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ قَالَ مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ كُنْتَ قَدْ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّمَا اَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَآئِشَةُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَ بِیْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ فَاخْتَرْتُهٗ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَائَهٗ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَآئِشَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ہمیشہ اس بات پر حریص رہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ان بیویوں کے متعلق دریافت کروں جن کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا "نبی کی دونوں

Marfat.com

بیبیو اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں'' سورہ تحریم آیت ۴۔ حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کیلئے راستہ سلوکہ سے دوسری راہ مائل ہوئے میں بھی پانی کا مشکیزہ لے کر ان کے ساتھ دوسری راہ میں حائل ہو گیا۔ انہوں نے قضائے حاجت کی پھر وہ واپس آئے تو میں نے اس مشکیزہ سے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ انہوں نے وضو کیا تو میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے امیر المومنین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں وہ دو بیویاں کون تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما تم پر تعجب ہو وہ دونوں بیویاں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث بیان فرمائی۔ انہوں نے کہا میں اور میرا ایک انصاری اوس بن خولی پڑوسی بنی امیہ بن زید کے محلّہ میں اوس کے گھروں میں رہتے تھے اور وہ مدینہ منورہ کے اوپر والے حصہ میں تھے۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جانے کی باری بنا رکھی تھی۔ ایک دن وہ آتا اور ایک دن میں آیا کرتا تھا۔ جب میں آتا تو اس دن جو احکام بذریعہ وحی یا وحی کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتے وہ اس کو بتاتا۔ اور جب میرا پڑوسی آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا۔ اور خاص کر ہم قریش لوگ عورتوں پر حاکم رہتے تھے اور وہ محکوم ہوتیں جب ہم انصار کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں ان کی عورتیں ان پر حاکم ہیں اور ان کے مرد محکوم ہیں ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کی سیرت وطریقہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک دن اپنی بآواز بلند کلام کی تو اس نے مجھے جواب دیا اور میں نے اس کے جواب دینے کو ناپسند سمجھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیوی زینت بنت مظعون نے کہا کس لئے تم میرے جواب دینے کو ناپسند کرتے ہو بخدا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی آپ کو جواب دیتی ہیں۔

Marfat.com

ان میں سے بعض تو سارا دن رات تک آپ سے علیحدہ رہتی تھیں۔ میں اس بات سے بہت گھبرایا اور اپنی بیوی سے کہا ازواج مطہرات میں سے جس نے بھی یہ کیا وہ خسارہ میں پڑ گئی۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے کہا اے حفصہ رضی اللہ عنہا کیا تم میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویاں آپ کو رات تک پورا دن ناراض رکھتی ہیں۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا جی ہاں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تم تو خسارے میں پڑ گئی۔ کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے باعث اللہ عزوجل ناراض ہو جائیں تو تم ہلاکت میں پڑ جاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر کا مطالبہ نہ کرو اور نہ ہی کسی چیز میں ان کو جواب دو۔ اور نہ ہی آپ سے علیحدگی اختیار کرو۔ جو چاہو مجھ سے لو اس دھوکہ میں نہ رہو کہ تمہاری ہمسائی تم سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہے۔ اس سے مراد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہم باہم باتیں کرتے تھے کہ قبیلہ غسان اور ان کا بادشاہ یعنی حارث بن ابی شمر ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لئے اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں۔ اپنی باری کے دن میرا پڑوسی انصاری بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عشاء کے وقت وہ لوٹ کر ہمارے پاس آیا اور میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور کہا کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر میں ہیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں گھبرا کر اس کی طرف گیا۔ اس نے کہا بہت بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا خبر کیا ہے غسان آ گیا ہے۔ میرے پڑوسی نے کہا نہیں بلکہ اس سے زیادہ ہولناک اور عظیم خبر ہے۔ وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا تباہ و برباد ہو گئی۔ اور میں گمان کرتا تھا کہ عنقریب اس طرح ہو جائے گا۔ میں نے کپڑے پہنے اور نماز فجر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ نماز پڑھنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانہ میں تشریف لے گئے اور اس میں تنہائی اختیار کر لی۔ میں

Marfat.com

اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رو رہی ہے۔ میں نے بیٹی سے کہا تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے کیا میں تجھے اس سے ڈراتا نہیں رہا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ آپ بالاخانہ میں علیحدہ ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے نکلا اور منبر شریف کے پاس آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ منبر شریف کے اردگرد کچھ لوگ رو رہے ہیں۔ میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا رہا۔ پھر مجھ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے علیحدگی کا خیال غالب ہوا تو میں اس بالاخانہ کے پاس آیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے غلام اسود رباح سے کہا جاؤ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیلئے اندر آنے کی اجازت طلب کرو۔ آپ کا غلام آپ کے پاس گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں بات چیت کی پھر وہ واپس لوٹ آیا اور کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کے معاملہ میں بات چیت کی اور آپ سے تمہارا ذکر کیا لیکن وہ خاموش ہو گئے۔ میں پھر واپس آ کر ان لوگوں کے ساتھ جو منبر شریف کے پاس بیٹھے تھے بیٹھ گیا۔ میں دوبارہ آیا اور غلام سے کہا جاؤ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیلئے اندر آنے کی اجازت طلب کرو۔ وہ اندر گیا پھر واپس آ کر کہا۔ میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا ہے اور آپ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں واپس لوٹا اور جو لوگ منبر شریف کے پاس بیٹھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ پھر میں غلام کے پاس گیا اور کہا جاؤ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے اجازت طلب کرو۔ وہ اندر گیا پھر میری طرف واپس آ کر کہا میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا اور آپ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں واپس لوٹنے والا تھا کہ اچانک غلام مجھے بلا رہا تھا۔ اس غلام نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اندر آنے کی اجازت دے دی ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کھجور کی بنی ہوئی چٹائی پر لیٹے تھے۔ آپ کے جسم اطہر اور اس چٹائی کے درمیان کوئی بچھونا نہیں تھا اور رسیوں نے آپ کے

Marfat.com

پہلو مبارک میں نشان لگا دیئے تھے اور آپ چمڑہ کے تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور اس تکیہ میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا پھر میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپ نے میری طرف نظر بلند کرتے ہوئے فرمایا میں نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا "اللہ اکبر" پھر میں نے کہا حالانکہ میں کھڑا ہوا تھا کہ میں آپ کو مانوس کروں۔ یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ مجھے دیکھیں کہ خاص کر ہم وہ قریشی لوگ ہیں کہ ہم عورتوں پر حاکم رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ کہ ان پر ان کی عورتیں حاکم ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا۔ پھر میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ مجھے اس حال میں دیکھتے کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے کہا تجھے یہ بات ہرگز دھوکہ میں نہ رکھے کہ تمہاری پڑوسن تجھ سے خوبصورت ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے حضور زیادہ محبوب ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ تبسم فرمایا۔ جب میں نے آپ کو تبسم فرماتے ہوئے دیکھا تو میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے آپ کے کاشانۂ اقدس میں نظر دوڑائی بخدا میں نے آپ کے کاشانۂ اقدس میں سوائے تین کچے چمڑوں کے کوئی چیز نہ دیکھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل سے دعا فرمایئے کہ وہ آپ کی امت پر وسعت فرمائے۔ کیونکہ فارس اور روم کے لوگوں پر بہت وسعت کی گئی ہے اور ان کو دنیا بھی دی گئی حالانکہ وہ اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کرتے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابن خطاب کیا تم بھی شک میں ہو کہ آخرت میں وسعت دنیاوی وسعت سے بہتر ہے یہ وہ لوگ ہیں دنیاوی زندگی میں نیک اعمال کی جزا ان کو دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (اپنے اس اعتقاد سے کہ تجملات دنیاوی مرغوب فیہا ہیں) میرے لئے بخشش کی دعا فرمائیں۔ اس بات کی وجہ سے

Marfat.com

جبکہ اس بات کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر افشاء کر دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن اپنی ازواج مطہرات سے علیحدہ رہے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ میں ان کے پاس ایک مہینہ نہیں جاؤں گا۔ یہ بات آپ نے اپنی بیویوں سے سخت غمگین ہونے کے باعث فرمائی تھی

جبکہ اللہ عزوجل نے آپ کو آپ کی شایان شان اپنے اس فرمان "لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ" (التحریم:۱) سے آپ کو عتاب فرمایا۔ جب انتیس دن گزر گئے تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات کے گھر جانے کی ابتداء ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے فرمائی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ہمارے گھروں میں ایک مہینہ نہ آنے کی قسم کھائی تھی آپ انتیس رات کی صبح کو میرے پاس تشریف لائے ہیں اور میں نے دنوں کو شمار کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انتیس دن کا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر اللہ عزوجل نے آیہ تخییر (یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا) (احزاب:۲۸) نازل فرمائی۔ آپ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے مجھ سے ابتداء فرمائی تو میں نے آپ کو اختیار کیا۔ پھر آپ نے سب بیویوں کو اختیار دیا اور انہوں نے وہی عرض کیا جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تھا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۷۶)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَحْتَجِرُ حَصِیْرًا بِاللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَیَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَیَجْلِسُ عَلَیْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ یَثُوْبُوْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ حَتّٰی كَثُرُوْا فَاَقْبَلَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ مَا دَامَ وَاِنْ قَلَّ

Marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چٹائی کو مثل حجرہ بنا لیتے اور نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کے وقت اس کو بچھا لیتے اور اس پر تشریف فرما ہوتے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا شروع ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے حتی کہ جب لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو اعمال میں سے وہ عمل اختیار کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو بلاشبہ اللہ عزوجل کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا حتی کہ تم اس سے سوال کرنا چھوڑ دیتے ہو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تمام اعمال میں سے وہ عمل محبوب ترین ہے جو ہمیشہ اور متواتر ہو اگرچہ وہ قلیل ہو۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۰۵)

حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے میں آپ کے برابر تھی میں حیض کی حالت میں تھی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تھے۔ بعض اوقات آپ کا کپڑا میرے جسم پر لگ جاتا تھا آپ چٹائی پر نماز ادا کر رہے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ ۶۵۶)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا، لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ، وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ، فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِيَ بِكَ، فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ كَانَ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ: لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک بھاری بھرکم شخص ہوں۔ راوی کہتے

Marfat.com

ہیں: وہ ایک بھاری بھر کم شخص تھا میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ کے لئے اس نے کھانا تیار کیا پھر اپنے گھر میں دعوت دی اور یہ گزارش کی آپ نماز ادا کریں میں آپ کو دیکھ لوں' پھر میں آپ کی اقتداء کروں۔ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے چٹائی کے کنارے پر پانی چھڑکا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ فلاں بن جارود نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: میں نے صرف اسی دن نبی اکرم ﷺ کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ ۶۵۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ اُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ اَحْيَانًا فَيُصَلِّيْ عَلٰى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيْرٌ نَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے ملنے جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ کو وہاں نماز کا وقت ہو جایا کرتا تھا۔ آپ ہماری چٹائی پر نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔ وہ ایک چٹائی تھی جس پر سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا پانی چھڑک دیا کرتی تھیں۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ ۶۵۸)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْحَصِيْرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوْغَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ چٹائی پر اور دباغت شدہ چمڑے پر نماز ادا کر لیتے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ ۶۵۹)

قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ اَخَا بَنِيْ فِهْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ

Marfat.com

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ جو بنی خیر سے تعلق رکھتے ہیں' سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر واپس آئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد ۴۱۰۸)

حَدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰی حَصِيْرٍ قَالَ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ وَّلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ وَإِذَا الْحَصِيْرُ قَدْ أَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِّنْ شَعِيْرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَقَرَظٍ فِیْ نَاحِيَةٍ فِی الْغُرْفَةِ وَإِذَا إِهَابٌ مُعَلَّقٌ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَایَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَالِیْ لَا أَبْكِیْ وَهٰذَا الْحَصِيْرُ قَدْ أَثَّرَ فِیْ جَنْبِكَ وَهٰذِهٖ خِزَانَتُكَ لَا أَرٰی فِيْهَا إِلَّا مَا أَرٰی وَذٰلِكَ كِسْرٰی وَقَيْصَرُ فِی الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهٗ وَهٰذِهٖ خِزَانَتُكَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضٰی أَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلٰی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب میں بیٹھ گیا تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہبند باندھا ہوا تھا اس تہبند کے علاوہ آپ کے جسم پر کوئی اور لباس نہیں تھا۔ چٹائی کا نشان آپ کے پہلو پر لگا ہوا تھا۔ وہاں مٹھی بھر ''جو'' موجود تھے جو ایک صاع کے قریب تھے اور کمرے کے کنارے میں چمڑے سکھانے والا مصالحہ رکھا ہوا تھا کچھ چمڑے لٹکے ہوئے تھے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' ابن خطاب! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں۔ یہ چٹائی اس نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیا ہے اور یہ ساز و سامان ہے جو مجھے نظر آ رہا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور وہاں قیصر اور کسریٰ ہیں جو پھلوں اور نہروں کے اندر رہ رہے ہیں۔

Marfat.com

جبکہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور آپ کا سامان اتنا سا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ ہمیں آخرت مل جائے اور ان لوگوں کو دنیا مل جائے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں راضی ہوں۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد ۴۱۵۳)

منبر مبارک

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِّنْ اَیِّ شَیْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِیَ بِالنَّاسِ اَعْلَمُ مِنِّیْ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَّوْلٰی فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ کَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَاَ وَرَکَعَ وَرَکَعَ النَّاسُ خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی فَسَجَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی حَتّٰی سَجَدَ بِالْاَرْضِ فَهٰذَا شَاْنُهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ سَاَلَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَاِنَّمَا اَرَدْتُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَعْلٰی مِنَ النَّاسِ فَلَا بَاْسَ

ابو حازم مسلمہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا منبر نبوی کس لکڑی سے بنا ہوا تھا۔ سہل بن سعد نے فرمایا لوگوں میں مجھ سے زیادہ اس کا علم رکھنے والا کوئی اور باقی نہیں رہا۔ فرمایا منبر غابہ ایک جگہ کا نام جو مدینہ شریف سے ۹ میل دور ہے کے درخت جھاؤ کا بنا ہوا تھا بعض کے نزدیک غابہ بانس کی جھاڑی کا نام ہے یعنی اثل بانس کی طرح کا ایک درخت ہے جو سیدھا آسمان کی طرف جاتا ہے جس کے نہ پتے اور نہ کانٹے ہوں منبر کو ایک فلانہ علاشہ کے آزاد کردہ غلام قبیعہ محتروی یا میمونے رسول اللہ ﷺ کے لئے بنایا تھا اور جب منبر

Marfat.com

بنایا گیا اور مسجد نبوی میں رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ قبلہ کی طرف منہ کر کے اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے قرأت فرمائی اور پھر رکوع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا پھر اُلٹے پاؤں لوٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر واپس لوٹے پھر قرأت کے بعد رکوع پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر اُلٹے پاؤں لوٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر واپس لوٹے پھر قرأت کے بعد رکوع پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر اُلٹے پاؤں لوٹے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا یہ آپ کی نماز کا ایک طریقہ ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں علی بن المدین فرماتے ہیں مجھ سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے متعلق سوال کیا اور کہا میرا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں سے اونچے تھے اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اگر امام لوگوں سے بلند ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔(

مشکیزہ

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ الْاٰیَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ قَالَتْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتّٰی تَجَلَّانِیْ الْغَشْیُ وَاِلٰی جَنْبِیْ قِرْبَةٌ فِیْهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ اَصُبُّ مِنْهَا عَلٰی رَاْسِیْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْکَفَاْتُ اِلَیْهِنَّ لِاُسَکِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ

Marfat.com

فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّال یُؤْتٰی اَحَدُکُمْ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَائَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی فَاٰمَنَّا وَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَیُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوْ قَالَ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِی سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا کیا لوگوں کے عذاب کی یہ کوئی علامت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہاں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو بہت لمبا کیا یہاں تک کہ مجھے غشی نے اپنی آغوش میں لے لیا اور میرے ایک جانب مشکیزہ پڑا ہوا تھا جس میں پانی تھا میں نے اسے کھولا اور اس مشکیزہ سے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور تحقیق سورج گرہن سے صاف ہو چکا تھا اور آپ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ عزاسمہ کی حمد بیان کی جس کے وہ لائق ہے۔ پھر فرمایا "امابعد" حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ انصاری عورتوں نے مختلف قسم کی باتیں کرنا شروع کر دیں اور میں ان کے پاس گئی تا کہ ان کو چپ کراؤں حضرت اسماء کہتی ہیں پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ آپ نے کیا فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آپؐ نے فرمایا کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو میں نے اپنے اس مقام یعنی جہاں کھڑا ہوں میں نہ دیکھ لیا ہو۔ یہاں تک کہ میں نے جنت اور جہنم کو بھی دیکھا اور بلاشبہ تحقیق میری طرف وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائش کیے جاؤ گے یعنی تمہارا امتحان ہوگا جو فتنہ مسیح دجال کی مثل یا اس کے قریب قریب ہوگا۔ تم میں سے ہر ایک

Marfat.com

کے پاس ایک شخص لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا۔ اس شخص کے متعلق تو کیا علم رکھتا ہے۔ جو مومن یا موقن ھشام بن عروہ حدیث کے ایک راوی کا شک ہے ہوگا تو کہے گا وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ وہ محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس معجزت اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی دعوت قبول کی اور صدق نیت سے آپ کی اتباع اور تصدیق کی۔ پھر اس کو کہا جائے گا تو آرام سے سو جا ہم کو پہلے ہی معلوم تھا کہ صالح اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان رکھنے والا ہے لیکن منافق یا شک کرنے والا ھشام بن عروہ نے شک سے بیان کیا ہے اس کو کہا جائیگا اس شخص کے متعلق تو کیا علم رکھتا ہے۔ وہ کہے گا میں اس کو نہیں جانتا لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا۔ میں نے کچھ کہہ دیا۔ (بخاری شریف جلد اول حدیث ۸۷۳)

عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ وَّاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَصَنَعْتُ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْ

حضرت کریب بن ابو مسلم ہاشمی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو ان کی خالہ ہیں کے گھر رات بسر کی اور میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی زوجہ محترمہ بستر کے طول میں آرام فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ آدھی رات یا آدھی رات کے قریب وقت ہوا۔ آپ ﷺ اپنے چہرۂ مبارک سے نیند پونچھتے ہوئے بیدار ہوئے۔ پھر آپ نے

Marfat.com

سورہ آل عمران سے دس آیات مقدسہ تلاوت فرمائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ دیوار سے لٹکے ہوئے مشکیزہ کے پاس تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہو گئے حضرت ابن عباس کہتے ہیں میں نے بھی آپ کی مثل کیا اور آپ کے ایک پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے اور اس کے بعد محو خواب ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس موذن آیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ باہر نکلے اور مسجد میں تشریف لائے تو صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب العیدین حدیث ۹۳۶)

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْطَلَقْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ غَنَمٍ یَّسُوْقُ غَنَمَہٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَسَمَّاہُ فَعَرَفْتُہٗ فَقُلْتُ ھَلْ فِیْ غَنَمِکَ مِنْ لَّبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ ھَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِّیْ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُہٗ فَاعْتَقَلَ شَاۃً مِّنْ غَنَمِہٖ ثُمَّ اَمَرْتُہٗ اَنْ یَّنْفُضَ ضَرْعَھَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُہٗ اَنْ یَّنْفُضَ کَفَّیْہِ فَقَالَ ھٰکَذَا ضَرَبَ اِحْدٰی کَفَّیْہِ بِالْاُخْرٰی فَحَلَبَ کُثْبَۃً مِّنْ لَّبَنٍ وَّقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدَاوَۃً عَلٰی فَمِھَا خِرْقَۃٌ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُہٗ فَانْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں چلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بکریوں کا چرواہا بکریاں ہانک رہا ہے۔ میں نے کہا تم کس کے چرواہے ہو۔ اس نے کہا کہ میں ایک قریشی آدمی کا چرواہا ہوں اور اس نے اس کا نام لیا تو میں نے اس کو پہچان لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس چرواہے نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا کیا تم میرے لئے دودھ دوہو گے۔ اس نے

Marfat.com

کہا جی ہاں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس کو دوہنے کیلئے کہا تو اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو روکا پھر میں نے ان سے کہا اس کے تھن غبار سے صاف کرلو۔ پھر میں نے کہا اپنے ہاتھ صاف کرلو تو اس نے ایسا ہی کیا اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور ایک پیالہ دودھ دوہا۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک مشکیزہ رکھا ہوا تھا جس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ اس سے میں نے پانی دودھ میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا یعنی پورا دودھ ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرمایئے۔ آپ نے وہ دودھ نوش فرمایا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب المظالم حدیث ۲۲۶۸)

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یُّھَاجِرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِہٖ وَلَا لِسِقَائِہٖ مَا نَرْبِطُھُمَا بِہٖ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّاللّٰہِ مَا اَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُ بِہٖ اِلَّا نِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّیْہِ بِاثْنَیْنِ فَارْبِطِیْہِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْاٰخَرِ السُّفْرَۃَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ

حضرت اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں سفر کا کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے توشہ دان جو چمڑے کا بنا ہوا تھا اور مشکیزہ کے لئے کوئی چیز نہ پائی جس سے ہم اس کو باندھیں میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا بخدا میرے کمر بند کے سوا میرے پاس کچھ نہیں جس سے میں اس کو باندھوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کمر بند کے دو حصے کرلو ایک کے ساتھ مشکیزہ کو اور دوسرے کے ساتھ توشہ دان کو باندھ لو تو میں نے اس طرح کیا اس لئے میں ''ذات النطاقین'' سے موسوم ہوئی۔ یعنی دو کمر بند والی۔

Marfat.com

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۳۳۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ یَحْمِلُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً لِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَبَیْنَمَا هُوَ یَتْبَعُهٗ بِهَا فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اِبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ فَاَتَیْتُهٗ بِاَحْجَارٍ اَحْمِلُهَا فِیْ طَرَفِ ثَوْبِیْ حَتّٰی وَضَعْتُهَا اِلٰی جَنْبِهٖ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مَشَیْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِیْبِیْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَنْ لَّا یَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْهَا طَعَامًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے وضو اور حاجت کیلئے مشکیزہ اٹھایا کرتے تھے ایک دفعہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پانی کا برتن لے کر جا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے عرض کیا میں ابوہریرہ ہوں آپ نے فرمایا میرے لیے چند ڈھیلے لاؤ جس سے میں طہارت حاصل کروں۔ ہڈی اور گوبر نہ لانا میں آپ کیلئے چند ڈھیلے لایا جن کو میں نے اپنے کپڑے کے ایک کونے میں اٹھایا ہوا تھا حتیٰ کہ میں نے ان ڈھیلوں کو آپ کے ایک پہلو میں رکھ دیا پھر واپس آ گیا۔ یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہڈی اور گوبر کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا وہ دونوں جنوں کا طعام ہے۔ میری خدمت میں نصیبین یعنی شرق میں جزیرہ ابن عمر میں ایک شہر کا نام ہے کے جنوں کا ایک وفد آیا اور وہ بہت اچھے جن تھے انہوں نے مجھ سے طعام کے متعلق دریافت کیا تو میں نے اللہ عزوجل سے ان کیلئے دعا کی کہ وہ جس ہڈی اور گوبر پر گزریں تو اس پر کھانا پائیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۰۴۸)

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ فَسَاَلَهٗ عَازِبٌ عَنْ مَّسِیْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُخِذَ عَلَیْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَیْلًا فَاَحْثَثْنَا لَیْلَتَنَا وَیَوْمَنَا حَتّٰی

Marfat.com

قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَاَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِّنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ قَدْ اَقْبَلَ فِيْ غُنَيْمَةٍ يُرِيْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُهٗ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ اَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهٗ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ اُنْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِيْ اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّآءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّاتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِيْ اِثْرِنَا قَالَ الْبَرَآءُ فَدَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى اَهْلِهٖ فَاِذَا عَآئِشَةُ ابْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَاَيْتُ اَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ

حضرت براء سے روایت ہے کہ میرے والد عازب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم پر نگہبان مقرر کیے گئے تھے۔ اور ہم رات کے وقت غار ثور سے نکلے اور ایک رات دن برابر تیز چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا پھر ہمارے سامنے ایک اونچی پتھر ظاہر ہوا ہم اس کے پاس آئے اس کا تھوڑا سا سایہ تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا کمبل جو میرے پاس تھا بچھا دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر لیٹ گئے۔ میں آپ کے اردگرد کی دیکھ بھال کیلئے نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چرواہا بکریاں لا رہا ہے۔ اور ہماری طرح وہ بھی چٹان کے سایہ کا طالب تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس سے دریافت کیا اے

Marfat.com

نوجوان تو کس کا غلام ہے اس نے کہا میں فلاں کا غلام ہوں۔ میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے کہا جی ہاں اس نے بکریوں میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا ذرا تھن صاف کرلو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے ایک برتن میں دودھ دوہا' میرے پاس پانی کا مشکیزہ تھا اس پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سفر میں پانی پینے کے لئے رکھا ہوا تھا میں نے دودھ پر پانی ڈالا حتیٰ کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں دودھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نوش فرمایا حتیٰ کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا۔ درآنحالیکہ متلاشی ہمارے پیچھے آ رہے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی ہیں انہیں بخار چڑھا ہوا تھا میں نے ان کے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ان کے رخسارے پر بوسہ دیا اور فرمایا اے میری بیٹی حال کیسا ہے۔ حضرت براء کا آپ کے گھر جانا نزول حجاب سے قبل تھا اور اس وقت حضرت براء اور عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں نابالغ تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۱۰۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِسَادَۃٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طُوْلِھَا فَجَعَلَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْھِہٖ ثُمَّ قَرَاَ الْاٰیَاتِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰی خَتَمَ ثُمَّ اَتٰی شَنًّا مُعَلَّقًا فَاَخَذَہٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِیْ ثُمَّ اَخَذَ بِاُذُنِیْ فَجَعَلَ یَفْتِلُھَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ

Marfat.com

صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری اور دل میں کہا میں آج ضرور نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز دیکھوں گا۔ رسول اللہ ﷺ کیلئے سرہانہ بچھا دیا گیا تو نبی کریم ﷺ اس کے طول میں سو گئے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کے عرض میں پھر جب آپ بیدار ہوئے تو آپ اپنے چہرہ مبارک سے نیند کے اثر کو زائل کرنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات مبارکہ تلاوت فرمائیں۔ حتیٰ کہ ان کو ختم کیا پھر آپ ایک لٹکے ہوئے پرانے مشکیزہ کی طرف تشریف لائے اور وضو فرمایا پھر نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے اور میں بھی اٹھا جیسے آپ نے کیا تھا میں نے بھی کیا پھر میں آ کر آپ کے ایک پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا پھر آپ نے میرا کان پکڑا اور اس کو ملا پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھی۔ پھر دو رکعتیں۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نیا یک رکعت کے ساتھ اس کو وتر بنایا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۶۹۱)

عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ خَالَتُہٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَۃِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ فِیْ طُوْلِھَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَہٗ بِقَلِیْلٍ اَوْ بَعْدَہٗ بِقَلِیْلٍ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْھِہٖ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقَۃٍ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا

Marfat.com

فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَائَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے آزاد کردہ غلام کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات بسر کی اور وہ ان کی خالہ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں سرہانے کے ارض میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ محترمہ اس کے طول کی جانب آرام فرما ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ حتیٰ کہ جب آدھی رات یا اس سے تھوڑا پہلے یا اس سے تھوڑا بعد کا وقت ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنے دست مبارک سے اپنے چہرۂ پرنور سے نیند کے اثر کو پونچھا پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات مبارکہ تلاوت فرمائیں پھر اٹھے اور ایک پرانے لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے اچھی طرح وضو فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں اٹھا اور میں نے جیسے آپ نے کیا اس طرح کیا پھر میں آ کر آپ کے ایک پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست اقدس میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں نماز ادا فرمائی پھر آپ نے آخری دو رکعت کو وتر بنایا پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس موذن آیا آپ اٹھے اور ہلکی سی دو رکعتیں نماز پڑھی۔ پھر باہر تشریف لائے اور نماز فجر پڑھی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۶۹۳)

Marfat.com

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ اَمَعَکَ مَآءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِہٖ فَمَشٰی حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّیْ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ ثُمَّ جَآءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَیْہِ الْاِدَاوَۃَ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّخْرِجَ ذِرَاعَیْہِ مِنْھَا حَتّٰی اَخْرَجَھُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّۃِ فَغَسَلَ ذِرَاعَیْہِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ اَھْوَیْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّیْہِ فَقَالَ دَعْھُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ فَمَسَحَ عَلَیْھِمَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر غزوہ تبوک کے سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے فرمایا اے مغیرہ رضی اللہ عنہ کیا تمہارے پاس پانی ہے' میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی سواری سے نیچے اترے اور چل پڑے حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں آپ مجھ سے چھپ گئے' پھر آپ واپس تشریف لائے تو میں نے مشکیزہ سے آپ پر پانی ڈالا آپ نے اپنے چہرۂ پرنور اور دونوں ہاتھوں مبارکہ کو دھویا آپ پر اون کا جبہ تھا اور آپ اس سے اپنے ہاتھ مبارک باہر نہ نکال سکے حتی کہ جبہ کے نیچے سے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو باہر نکالا آپ نے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے پھر آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا پھر میں نے آپ کے موزے اتارنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ لمبے کئے تا کہ آپ کے موزے اتار دوں آپ نے فرمایا اے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ دو میں نے حالت طہارت میں ان کو موزوں میں داخل کیا ہے اور آپ نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۴۴)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَغْطِیَۃِ الْاِنَاءِ وَاِیْکَاءِ السِّقَاءِ وَاِکْفَاءِ الْاِنَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں برتن ڈھانپنے،

Marfat.com

مشکیزے کا منہ بند کرنے اور برتنوں کو الٹا کر کے رکھنے کا حکم دیا تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۴۱۱)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پینے سے منع کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۴۲۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مشکیزے کے منہ سے پیا جائے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۴۲۱)

انگوٹھی مبارک

عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَیْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰی فَقَالَ صَلَّی النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِی صَلٰوةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِهٖ

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی۔ آپ نے فرمایا ہاں ایک رات آپ نے نماز عشاء میں نصف رات تک کی تاخیر کی، پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی اور وہ سو گئے اور تم ہمیشہ نماز میں ہو اس وقت سے کہ تم نماز کی انتظار میں ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ گویا کہ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک

Marfat.com

اب بھی دیکھ رہا ہوں۔(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۶۲۶)

سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ قِیْلَ لَہٗ اِنَّھُمْ لَا یَقْرَءُوْنَ کِتَابًا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ یَدِہٖ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے کہا گیا وہ ایسے خط نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ آپ کے دست اقدس میں اس کی سفیدی کو میں اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اس میں یہ لفظ ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۹۸)

عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ یَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِیْمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّلَبِسُوْھَا فَطَرَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَہٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی شریف کو اتار کر پھینک دیا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۱۲)

اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ ھَلِ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اَخَّرَ لَیْلَۃً صَلَاۃَ الْعِشَاءِ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِہٖ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّکُمْ لَمْ

Marfat.com

تَزَالُوْا فِیْ صَلَاۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْھَا

حمید الطویل نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوا کر پہنی ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کو نصف رات تک موخر فرمایا پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ میں اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی شریف کی چمک دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم جب تک نماز کے انتظار میں ہو نماز میں ہی ہو۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۱۳)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ خَاتَمُہٗ مِنْ فِضَّۃٍ وَّکَانَ فَصُّہٗ مِنْہُ وَقَالَ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی شریف چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا یحییٰ بن ایوب نے کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۱۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی رَھْطٍ اَوْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَعَاجِمِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّھُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا عَلَیْہِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَکَاَنِّیْ بِوَبِیْصِ اَوْ بِبَصِیْصِ الْخَاتَمِ فِیْ اِصْبَعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ فِیْ کَفِّہٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا آپ سے کہا گیا ابن سعد کے نزدیک قریش نے کہا وہ صرف اس خط کو ہی قبول کرتے ہیں جس پر مہر ہو تو نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس کا نقش محمد رسول اللہ ﷺ تھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا گویا کہ میں اب بھی نبی اکرم ﷺ کی انگشت مبارک راوی کا شک ہے یا ہتھیلی میں اس کی چمک دمک دیکھ رہا ہوں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۱۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّکَانَ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ عُمَرَ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ حَتّٰی وَقَعَ بَعْدُ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسَ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور وہ انگوٹھی آپ کے دست اقدس میں رہی' پھر نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ اس کے بعد وہ انگوٹھی مدینہ منورہ کے اریس کنواں میں گر گئی جس انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ (ﷺ) تھا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۱۷)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا فِیْہِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشَنَّ عَلَیْہِ اَحَدٌ قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرٰی بَرِیْقَہٗ فِیْ خِنْصَرِہٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ہم نے محمد رسول اللہ نقش کر دیا ہے کوئی بھی اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں اب بھی آپ کی خنصر انگشت مبارکہ میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

Marfat.com

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۱۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّكْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ قِیْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَنْ یَّقْرَئُوْا كِتَابَكَ اِذَا لَمْ یَكُنْ مَّخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِهٖ فِیْ یَدِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل روم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے کہا گیا قریش نے کہا جب تک خط مہر شدہ نہ ہوگا وہ ہرگز آپ کے خط کو نہیں پڑھیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا گویا کہ میں اب بھی آپ کے دست اقدس میں اسکی چمک دیکھ رہا ہوں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۱۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقَشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ اِنِّی اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّنَقَشْتُ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا یَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش کندہ کرایا اور فرمایا میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کندہ کروایا ہے کوئی بھی شخص یہ نقش کندہ نہ کروائے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۲۱)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهٗ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَنِیْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ

Marfat.com

اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ وَفِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَفِيْ يَدِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسَ قَالَ فَاَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهٖ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مَّعَ عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کا لکھا اور انگوٹھی کا نقش تین سطریں تھیں محمد سطر اور رسول سطر اور اللہ سطر (اور اسماعیل کی روایت میں ہے ''محمد'' پہلی سطر اور سطر ثانی ''رسول'' اور سطر ثالث ''اللہ'') انصاری محمد بن عبداللہ نے کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ بن مثنیٰ نے ثمامہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں رہی اور آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور ان کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے چھ سال تک وہ انگوٹھی ان کے ہاتھ میں رہی اور خلافت کے ساتویں سال وہ اُریس کے کنویں پر بیٹھے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی نکالی اور اس سے کھیلنا شروع کر دیا یعنی کبھی اتارتے کبھی پہنتے اور ان کے ہاتھ سے وہ انگوٹھی کنویں میں گر گئی' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تین دن مسلسل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آتے جاتے (اور کنویں میں اترتے اور باہر آتے) رہے حتیٰ کہ ہم نے کنویں کا سارا پانی نکالا اور ہم کو وہ انگوٹھی نہ ملی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۲۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتّٰى وَقَعَ فِيْ بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ وہ آپ کے دست اقدس میں رہی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' یہاں تک کہ ان سے وہ ''اریس'' کے کنوئیں میں گر گئی۔ اس پر محمد رسول اللہ ﷺ نقش تھا۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں یہاں تک کہ وہ ایک کنوئیں میں گر گئی۔ اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گری تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۶۰)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَّنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا وَكَانَ اِذَا لَبِسَهٗ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهٖ وَهُوَ الَّذِيْ سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيْبٍ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سونے انگوٹھی بنوائی۔ پھر اسے رکھ دیا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ ﷺ نقش کروایا اور یہ حکم دیا کوئی بھی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش جیسا نقش نہ بنوائے۔ نبی اکرم ﷺ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔ یہ انگوٹھی معیقیب سے ''اریس'' کے کنوئیں میں گر گئی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۶۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَّنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَّنَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ ﷺ نقش کروایا۔ آپ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی

Marfat.com

میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں محمد رسول اللہ ﷺ نقش کروایا ہے۔ کوئی شخص اس جیسا نقش نہ بنوائے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۶۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قَالَ قَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے روم کے حکمران کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے عرض کی: وہ لوگ صرف وہی خط پڑھتے ہیں۔ جس پر انگوٹھی کے ذریعے مہر لگی ہو تو نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس میں اس کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ اس انگوٹھی پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۶۴)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عجمی حکمرانوں کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ کو بتایا گیا' عجمی حکمران صرف وہی خط قبول کرتے ہیں۔ جن پر مہر لگی ہوئی ہو تو نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' آپ کے دست اقدس میں اس کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۶۵)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى

Marfat.com

وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهٗ فِضَّةً وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ' قیصر اور نجاشی کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ صرف وہی خط قبول کرتے ہیں' جس پر مہر لگی ہوئی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جو چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقش تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۶۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا یک دن انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۶۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاَى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اصْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی' لوگوں نے بھی چاندی کی

Marfat.com

انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگوٹھی اتار دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۶۸)

حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَّكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشہ کا تھا۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۷۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِیْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِیْ كَفَّهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی پہنی جس کا نگینہ حبشہ کا تھا۔آپ وہ نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۷۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى بَعْضِ الْاَعَاجِمِ، فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عجمی حکمرانوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا،تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: وہ لوگ صرف اس خط کو پڑھتے ہیں، جس پر مہر لگی ہوئی ہو،تو نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی اور اس میں لفظ محمد رسول اللہ نقش کروایا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب خاتم حدیث ۴۲۱۴)

حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهٗ حَبَشِیٌّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی،

Marfat.com

جس کا نگینہ حبشی تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب خاتم حدیث ۴۲۱۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَصُّهُ مِنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری انگوٹھی چاندی کی تھی، اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب خاتم حدیث ۴۲۱۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ، وَقَالَ: لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَهُ عُثْمَانُ، حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرِ اَرِيسٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا، آپ نے اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کروائے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ ان لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار دی اور ارشاد فرمایا: میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا، پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا، آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی پہنی، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پہنی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ پہنی، یہاں تک کہ وہ اریس نامی کنویں میں گر گئی۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب خاتم حدیث ۴۲۱۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَقَالَ: لَا يَنْقُشُ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي

Marfat.com

هٰذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا، آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح کا، نقش کندہ نہ کروائے'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب خاتم حدیث ۴۲۱۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَسَارِہٖ، وَکَانَ فَصُّہٗ فِیْ بَاطِنِ کَفِّہٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے، آپ ﷺ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب خاتم حدیث ۴۲۲۷)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّکَانَ فَصُّہٗ حَبَشِیًّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۶۱)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ فَصُّہٗ مِنْہُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی سے بنا ہوا تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۶۲)

عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَلَا اِخَالُہٗ اِلَّا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْہِ اَحْسِبُہٗ

Marfat.com

صلت بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی میرا خیال ہے: انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۶۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ نے اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نقش تم اپنی انگوٹھی پر نہ بنوانا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۶۷)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۶۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین لائنوں میں یہ نقش تھا ''محمد'' ایک لائن میں لفظ ''رسول'' ایک لائن میں اور لفظ ''اللہ'' ایک لائن میں۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۶۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی

Marfat.com

سمت رکھتے تھے۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب حدیث ۳۶۴۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِيْ بَطْنِ كَفِّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں حبشی نگ لگا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نگ کو ہتھیلی کی سمت رکھتے تھے۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب حدیث ۳۶۴۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب حدیث ۳۶۴۷)

کنگھی مبارک

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں بحالت حیض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کنگھا کیا کرتی تھی۔(بخاری جلد اول کتاب الحیض حدیث ۲۸۸)

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ اَوْ تَدْنُوْ مِنِّي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّكُلُّ ذٰلِكَ يَخْدِمُنِيْ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ مُّجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِيْ لَهَا رَاْسَهٗ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهٗ وَهِيَ حَائِضٌ

Marfat.com

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کیا حیض والی عورت میری خدمت کرسکتی ہے یا بحالت جنابت میرے قریب آسکتی ہے تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ دونوں باتیں یعنی خدمت کرنا اور قریب ہونا میرے لئے آسان ہیں۔ اور یہ دونوں یعنی حائضہ عورت اور جنبی میری خدمت کرتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں۔ فرماتے ہیں مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ بحالت حیض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معتکف تھے۔ آپ اپنا سر مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب کرتے اور وہ اپنے حجرہ میں ہوتیں اور حالت حیض میں آپ کے سر پر کنگھی کردیتی تھیں۔

(بخاری جلد اول کتاب الحیض حدیث ۲۸۹)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ہوسکے اپنے ہر کام میں دائیں طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے۔ خواہ طہارت کرنا ہو کنگھا کرنا ہو یا جوتے پہننے ہوں۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۱۱)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِيْ اِلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکاتے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کنگھی کرتی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الاعتکاف حدیث ۱۸۹۶)

اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ فِي

Marfat.com

الْمَسْجِدِ فَيُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا

زوجہ نبی کریم ﷺ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مبارک میری طرف جھکاتے اور میں آپ کو کنگھی کرتی جب آپ معتکف ہوتے تو حاجت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوتے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الاعتکاف حدیث ۱۸۹۷)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو وضو کرنے میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

(بخاری جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۴۵)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی حالانکہ میں حائضہ تھی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۶۳)

عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهٖ وَوُضُوْئِهٖ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جہاں تک ہو سکے کنگھی کرنے اور وضو کرنے میں دائیں جانب سے ابتداء بہت پسند تھی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۶۵)

Marfat.com

نعلین مبارک

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ہو سکے اپنے ہر کام میں دائیں طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے۔ خواہ طہارت کرنا ہو کنگھا کرنا ہو یا جوتے پہننے ہوں۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۱۱)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنے میں، کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

(بخاری جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۴۵)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَءَ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلُهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرُهُمَا تُنْزَعُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے تا کہ داہنا پاؤں میں پہلے پہنا جائے اور آخر میں اُتارا جائے۔

(بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۹۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی

Marfat.com

ایک جوتا میں نہ چلے یا تو دونوں پاؤں ننگے کرے یا دونوں میں جوتے پہن لے۔

(بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۰۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَھَا قِبَا لَانِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین پاک میں دو تسمے تھے۔ (بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۰۱)

عِیسَی بْنُ طَھْمَانَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ بِنَعْلَیْنِ لَھُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ ھٰذِہٖ نَعْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عیسیٰ بن طہمان نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جوتے پہنے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے جن کے دو تسمے تھے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارکہ تھی۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۰۲)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَا ھَایَقُوْلُ اسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غزوے میں جس غزوے میں خود شرکت فرمائی فرماتے سنا کہ زیادہ استعمال کرو جوتیوں کو، کیونکہ مرد جب جوتے پہنتا ہے سوار کی مثل رہتا ہے۔

(مسلم جلد سوم کتاب اللباس وزینت حدیث ۵۳۷۸)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑے کھڑے جوتا پہنے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۳۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ یَّخْلَعَ نَعْلَیْہِ

Marfat.com

فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهٖ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا یہ بات سنت سے ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنے جوتا اتارے انہیں اپنے برابر رکھ لے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۳۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتا شریف کے دو تسمے تھے۔ جو دو تسموں سے بٹے ہوئے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۶۹۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کے دو تسمے تھے۔ (ابن ماجہ جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۳۶۱۴)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے۔ (ابن ماجہ جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۳۶۱۵)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُسْرٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دایاں پاؤں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے''۔ (ابن ماجہ جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۳۶۱۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ

Marfat.com

الْنِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْهَا شَعْرٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ وہ جوتے جس میں بال نہ تھے۔ (مشکوۃ جلد دوم کتاب اللباس ۴۲۰۹)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِیْ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا میں نہ چلے حتیٰ کہ اس کا تسمہ درست کرلے اور نہ ایک موزے میں چلے اور نہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ سخت طریقہ سے کپڑے لپیٹے۔ (مشکوۃ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۴۲۱۴)

موزے مبارک

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے تو مغیرہ پانی کا ایک ڈول لیکر آپ کے پیچھے چل پڑے، جب آپ رفع حاجت سے فارغ ہوئے تو حضرت مغیرہ نے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔ (بخاری جلد اول کتاب الوضو حدیث ۲۰۰)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

Marfat.com

عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری جلد اول کتاب الوضو حدیث ۲۰۱)

عَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ہمراہ تھا میں نے ہاتھ بڑھائے تا کہ آپ کے موزے اتاروں، آپ نے فرمایا چھوڑ دو میں نے موزوں کو پاک حالت میں پہنا ہے اور آپ نے دونوں پاؤں پر مسح فرمایا۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الوضوء حدیث ۲۰۳)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَصَلّٰى

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا۔ آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۷۸)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَمَعَكَ مَآءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَآءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْاِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر غزوہ تبوک کے سفر

Marfat.com

میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا آپ نے فرمایا اے مغیرہ رضی اللہ عنہ کیا تمہارے پاس پانی ہے' میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ اپنی سواری سے نیچے اترے اور چل پڑے حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں آپ مجھ سے چھپ گئے' پھر آپ واپس تشریف لائے تو میں نے مشکیزہ سے آپ پر پانی ڈالا آپ نے اپنے چہرۂ پرنور اور دونوں ہاتھوں مبارکہ کو دھویا آپ پر اون کا جبہ تھا اور آپ اس سے اپنے ہاتھ مبارک باہر نہ نکال سکے حتی کہ جبہ کے نیچے سے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو باہر نکالا آپ نے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے پھر آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا پھر میں نے آپ کے موزے اتارنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ لمبے کئے تا کہ آپ کے موزے اتار دوں آپ نے فرمایا اے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ دو میں نے حالت طہارت میں ان کو موزوں میں داخل کیا ہے اور آپ نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۴۴)

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ اَسْوَدَيْنِ فَلَبِسَهُمَا

ابن بریدہ اپنے والد سے روایت ہے کہ نجاشی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دو سیاہ سادے موزے بھیجے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پہن لیا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس ۳۶۲۰)

خوشبو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بہترین خوشبو سے جو میں پاتی رسول اللہ ﷺ کو وہ خوشبو لگاتی حتیٰ کہ میں آپ کے سر اور داڑھی شریف میں خوشبو کی

Marfat.com

چمک پاتی۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۶۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّىْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّىْ قَالَ فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سب سے پہلی نماز ادا کی پھر آپ اپنے گھر کی طرف چل پڑے تو میں بھی آپ کے ہمراہ چل دیا سامنے سے کچھ بچے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک کے دونوں گالوں پر ایک ایک کر کے ہاتھ پھیرا مجھے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس ہوئی جیسے آپ نے اسے کسی "عطار" کے ڈبے میں سے نکالا ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۲۹)

قَالَ اَنَسٌ مَّا شَمَمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَّلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو جتنی پاکیزہ خوشبو نہ عنبر کی تھی نہ مشک کی اور نہ ہی کسی اور چیز کی تھی اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد سے زیادہ ملائم کسی "دیباج" یا "حریر" یعنی یہ ریشم کی قسمیں ہیں کو کبھی نہیں مس کیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۳۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رنگ چمکدار سفید تھا اور آپ کا پسینہ مبارک موتیوں کی مانند تھا۔ آپ تھوڑا جھک کر چلتے تھے۔ میں نے کسی ایسے ''دباج'' یا ''حریر'' کو مس نہیں کیا جو نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس سے زیادہ ملائم ہو اور میں نے کسی ایسے مشک یا عنبر کو نہیں سونگھا جو نبی اکرم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہو۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۳۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرُشَ، فَقَالَ: فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ، وَفِرَاشٌ لِلْمَرْاَةِ، وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بستروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ایک بستر آدمی کے لیے اور ایک اس کی بیوی کے لیے اور ایک مہمان کے لیے ہونا چاہیے، جبکہ چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۴۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک شیشی تھی، جس سے آپ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم حدیث ۴۱۶۲)

مہندی

اُمُّ رَافِعٍ مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَا يُصِيْبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَّلَا شَوْكَةٌ اِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ

سیّدہ اُم رافع سلمہ رضی اللہ عنہا، جو نبی اکرم ﷺ کی کنیز ہیں سے روایت ہے کہ

Marfat.com

اکرم ﷺ کو جب کوئی زخم لگ جاتا یا کانٹا چبھ جاتا تو آپ ﷺ اُس پر مہندی لگا لیا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب ۳۵۰۲)

سرمہ

قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم پر اثمد استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ یہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب ۳۴۹۵)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، تم پر لازم ہے تم سوتے وقت اثمد استعمال کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب ۳۴۹۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جو سرمہ استعمال کرتے ہو اُس میں سب سے بہتر اِثمد ہے جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب ۳۴۹۷)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص

Marfat.com

نے سرمہ لگانا ہو وہ طاق تعداد میں لگائے، جو شخص ایسا کرے گا' تو وہ اچھا کرے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا' تو اس پر کوئی حرج بھی نہیں ہے''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب ۳۴۹۸)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سُرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ہر آنکھ میں تین مرتبہ سُرمہ لگاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الطب ۳۴۹۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اثمد نامی سرمہ لگایا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔

راوی یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس کے ذریعے آپ روزانہ رات کے وقت تین مرتبہ اس آنکھ میں اور تین مرتبہ اس آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد سوم حدیث ۱۶۷۹)

Marfat.com

سامان حرب

حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس اس دور کے مطابق سامان جنگ تھا آپ ﷺ کے پاس کچھ سامان جنگ وہ تھا جو آپ ﷺ کو ورثہ میں ملا تھا اور کچھ غزوات سے حاصل ہوا تھا اس زمانے میں سامان جنگ میں تیر کمان ہوتے تھے اس کے علاوہ جنگ کرنے کے لئے تلوار بھی ہوتی تھی اور جنگی سامان میں زرہ اور خود کو بھی بڑی اہمیت حاصل تھی۔ ایسے ہی جنگ میں دشمن کے وار سے بچنے کے ڈھالیں بھی استعمال ہوتی تھی۔ اور بعض اوقات لاٹھی کا بھی استعمال ہوتا تھا۔

جن احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ کے جنگی سامان کا تذکرہ ہوا ہے یعنی جھنڈا، تلوار، زِرّہ، کمان، تیر، خود، ڈھال، نیزہ، چھڑی اور خیمہ یعنی قبہ وہ حسب ذیل ہیں۔

جھنڈا

حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک جھنڈا سفید رنگ کا تھا جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا ایک جھنڈا سیاہ تھا جو صوف کے کپڑے سے بنایا گیا تھا جسے عقاب کہا جاتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک جھنڈا زرد رنگ کا بھی تھا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِیْ مَالِكٍ الْقُرَظِیُّ اَنَّ قَیْسَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے بیان کیا کہ حضرت قیس بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا اُٹھایا کرتے تھے قیس بن

Marfat.com

سعد نے حج کا ارادہ کیا تو سر میں کنگھا کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۲۲۷)

عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِیٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِیْ فَتَحَهَا فِیْ صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ قَالَ لَيَاْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِیٍّ وَّمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے اس لئے کہ ان کی آنکھوں میں درد تھا انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہوں گا پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نکلے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آملے اور جب وہ رات تھی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل اس آدمی کو جھنڈا دوں گا یا فرمایا جھنڈا پکڑے گا' جس کو اللہ اور اس کا رسول محبوب سمجھتے ہیں یا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ ہیں حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی امید نہ تھی تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر میں فتح عطا فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۲۲۸)

عَنْ نَّافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هَا هُنَا اَمَرَكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ

Marfat.com

نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا کہ اس جگہ یعنی حجون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۲۲۹)

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ وَّحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَّبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ مَا هٰذِهِ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰذِهِ غِفَارُ قَالَ مَا لِيْ وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ لَّمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا اَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَائَتْ كَتِيْبَةٌ وَّهِيَ اَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدٌ

Marfat.com

بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَّلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُّعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيْهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهٗ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ وَاَخْبَرَنِىْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ هَا هُنَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَآءٍ وَّدَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدَا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْاَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِىُّ

ہشام نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو قریش کو یہ خبر پہنچی۔ ابوسفیان صخر بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر لینے کی تلاش میں نکلے۔ وہ چلتے رہے حتیٰ کہ مرالظہران مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام اس کے اور مکہ کے درمیان ۱۶ میل کا فاصلہ ہے وہ کیا دیکھتے ہیں بہت زیادہ آگ روشن ہے گویا کہ وہ عرفہ کی روشن آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا اللہ کی قسم یہ تو عرفہ کی روشن آگ ہے۔ یعنی یہ روشن آگ وہ ہے جو عرفہ میں آگ روشن کی جاتی ہے کیونکہ ان کی عادت تھی کہ وہ عرفہ کے دن بہت زیادہ آگ روشن کرتے تھے بدیل بن ورقاء نے کہا یہ بنی عمرو خزاعہ کی آگ ہے ابوسفیان نے کہا بنی عمرو کی آگ اس سے بہت کم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے محافظوں نے اور محافظوں کے امیر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے ان کو دیکھ لیا اور ان کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ابوسفیان مشرف بہ سلام ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوسفیان کو پہاڑ کے باہر نکلے ہوئے تنگ گوشہ پر روکے رکھو (قابس اور نسفی ابن اسحاق اور دیگر اہل مغازی کی

Marfat.com

روایت میں خَطْمِ الْجَبَل" ہے) تاکہ وہ مسلمانوں کو دیکھ لے۔ مختلف قبائل کے لشکروں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گزرنا شروع کیا اور لشکر کا ایک ایک دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرتا رہا۔ ایک دستہ گزرا ابوسفیان نے کہا یہ دستہ کون ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ غفار کا دستہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا میرا غفار سے کیا کام یعنی میرے اور اس کے درمیان لڑائی نہیں پھر جہینہ کا دستہ گزرا۔ ابوسفیان نے اس طرح کہا۔ پھر سعد بن ھذیم کا دستہ گزرا۔ ابوسفیان نے اسی طرح کہا۔ سلیم کا دستہ گزرا ابو سفیان نے اسی طرح کہا حتیٰ کہ ایک دستہ گذرا ابوسفیان نے اس جیسا دستہ نہیں دیکھا کہا یہ دستہ کون ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ انصار ہیں جن کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ امیر ہیں۔ اس کے پاس جھنڈا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں لڑائی بھی حلال ہو جائے گی۔ ابوسفیان نے کہا آج ہلاکت کا دن کیا خوب ہے۔ کاش اسے طاقت ہوتی وہ اپنی قوم کی حمایت کرتا اور اس کا دفاع کرتا پھر ایک دستہ آیا اور یہ تمام دستوں سے چھوٹا تھا (جامع حمیدی میں أقَلّ کی جگہ أجَلّ بمعنی عظیم المرتبہ اگرچہ تعداد کے اعتبار سے کم ہے) اس دستہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اور نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ابوسفیان نے آپ سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ نے فرمایا اس نے کیا کہا۔ ابوسفیان نے کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غلط اور خلاف واقع بات کی ہے لیکن آج کا دن وہ ہے جس دن کعبہ مشرفہ کی تعظیم کی جائے گی اسلام کا اظہار ہوگا کعبہ کی چھت پر حضرت بلال کی اذان ہوگی وغیرہ وغیرہ) اور اس میں کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ بن زبیر نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مقام حجون میں اپنا جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا۔ عروہ بن زبیر نے کہا مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے کہا میں

Marfat.com

نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت زبیر بن عوام سے کہتے ہوئے سنا۔ اے ابوعبداللہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا تھا کہ وہ اعلیٰ مکہ کی طرف سے یعنی کدآء کی طرف سے مکہ میں داخل ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کدا یعنی اسفل مکہ کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن حضرت خالد بن ولید کے گروہ سے دو آدمی حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔

معاویہ بن قرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا درآنحالیکہ وہ اپنی اونٹنی پر ترجیع سے سورۂ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ترجیع سے تلاوت کی) معاویہ بن قرہ نے کہا اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے اردگرد جمع ہو جائیں گے تو میں ترجیع سے پڑھتا جیسا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے پڑھا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۹)

مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهِيَ؟ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ

محمد بن قاسم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے غلام عبید کو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، تا کہ وہ یہ دریافت کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کیسا تھا؟ تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا: وہ اونی کپڑے سے بنا ہوا تھا، اور سیاہ رنگ کا تھا، وہ مربعہ یعنی چوکور تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۹۱)

عَنْ جَابِرٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ لِوَاؤُهُ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أَبْيَضَ

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ تک محفوظ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تھے، تو اس دن آپ ﷺ کا مخصوص جھنڈا سفید تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۹۲)

عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، عَنْ آخَرَ مِنْهُمْ قَالَ: رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ

سماک اپنی قوم کے حوالے سے ایک فرد کے حوالے سے، ایک اور شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کا زرد رنگ کا جھنڈا دیکھا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۹۳)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا مخصوص جھنڈا سفید تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۰۲)

يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَّمِرَةٍ

یونس بن عبید بیان کرتے ہیں: محمد بن قاسم نے مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے بتایا: وہ سیاہ رنگ کا تھا اور چوکور تھا اور اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۰۳)

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ لَاحِقَ بْنَ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضَ

حضرت ابومجلز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ کا بڑا جھنڈہ سیاہ رنگ کا تھا اور چھوٹے جھنڈے سفید تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۰۴)

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ وَبِلَالٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَقَلِّدٌ سَيْفًا وَّاِذَا رَايَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ

حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ آیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر کھڑے ہوئے دیکھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے تلوار گردن میں لٹکا کر کھڑے تھے' اسی دوران ایک سیاہ جھنڈا نظر آیا' تو میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں جو جنگی مہم سے واپس آئے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَلِوَاؤُهٗ اَبْيَضُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ ﷺ کا مخصوص جھنڈا سفید تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهٗ اَبْيَضُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ' نبی اکرم ﷺ کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۸)

Marfat.com

تلوار

حضور ﷺ کی تلواروں کی دو قسمیں تھیں ایک وہ جن کے دستوں اور پھلوں پر چاندی کے جڑاؤ کا کام کیا گیا تھا۔ فتح مکہ کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جو تلوار تھی اس پر سونے اور چاندی کا کام کیا گیا تھا۔ حضور ﷺ کے پاس گیارہ تلواریں تھیں ان تلواروں کے نام یہ ہیں۔ الماثوریہ تلوار آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی تھی۔ ذوالفقار یہ تلوار حضور ﷺ کو جنگ بدر میں بطور تحفہ ملی تھی اور اس کا دستہ چاندی کا تھا۔ قلعیہ' البطار' اللحیف' عضب' قضیب' صمصامۃ' التخفیف' مخذام رسوب ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسْتَقْبَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَرَسٍ عُرْیٍ مَا عَلَیْہِ سَرْجٌ فِیْ عُنُقِہٖ سَیْفٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب مدینہ منورہ پر خطرہ محسوس ہونے کا سنا تو ان سے پہلے آپ وہاں پہنچے اور آپ ایسے گھوڑے مندوب پر سوار تھے جس پر زین نہ تھی اور آپ کی گردن میں تلوار تھی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۳۰)

اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَخْبَرَ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہٗ فَاَدْرَکَتْھُمُ الْقَائِلَۃُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ وَّعَلَّقَ بِھَا سَیْفَہٗ وَنِمْنَا نَوْمَۃً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ

Marfat.com

يَّمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بغرض جہاد نجد کی جانب سفر کیا یہ سفر غزوہ عطفان جس کو غزوہ ذی امر اور غزوہ انمار بھی کہا جاتا ہے جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے' انہوں نے ایک گھاٹی میں قیلولہ کیا جہاں جھاؤ کے درخت بہت زیاد تھے' رسول اللہ ﷺ وہاں اتر گئے اور باقی لوگ درخت کے سایہ کے طلب میں ادھر ادھر بکھر گئے رسول اللہ ﷺ کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے' اور اپنی تلوار کو اس کے ساتھ لٹکا دیا' ہم محو خواب ہو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو بلا رہے ہیں جبکہ آپ کے پاس ایک اعرابی غورث بن حارث کھڑا ہے آپ نے فرمایا اس نے مجھ پر میری تلوار سونتی جبکہ میں محو خواب تھا اور جب میں بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی' تو اس نے کہا مجھ سے آپ کو کون منع کرے گا یعنی مجھے کوئی روکنے والا نہیں میں نے تین بار کہا "اللہ" اور آپ نے اس سے انتقام نہ لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۷۰)

حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ اَبِیْ سِنَانٍ وَّاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهٗ ح و حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِیْ سِنَانٍ الدُّؤَلِیِّ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِیْ وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِیْ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ

سنان بن ابی سنان اور ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر

Marfat.com

دی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جہاد کیا اور ایک وادی میں قیلولہ کا وقت آ گیا جس میں بہت کانٹے دار درخت تھے اور لوگ سایہ کی تلاش میں اس کانٹے دار درختوں میں پھیل گئے اور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے' اور اس کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی پھر محو خواب ہو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ کے پاس ایک شخص غورث بن حارث کھڑا تھا آپ کی توجہ اس طرف نہ ہوئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے میری تلوار کھینچ لی تھی اور اس شخص نے کہا مجھ سے آپ کو کون روکے گا میں نے کہا ''اللہ'' اس نے تلوار کو نیام میں کر دیا اس وقت وہ یہ بیٹھا ہوا ہے پھر آپ نے اس کا کوئی مواخذہ نہ فرمایا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۷۳)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ لَیْلَۃً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ عُرْیٍ وَّھُوَ مُتَقَلِّدٌ سَیْفَہٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُّہٗ بَحْرًا یَعْنِی الْفَرَسَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں میں سے حسین اور زیادہ سخی اور بہت زیادہ بہادر تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک رات اہل مدینہ خوفزدہ ہو گئے درآنحالیکہ انہوں نے کوئی آواز سنی تو نبی اکرم ﷺ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ننگے گھوڑے پر سوار ہوئے درآنحالیکہ گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی اور آپ لوگوں کو آگے آ کر ملے اور فرمایا مت گھبراؤ مت گھبراؤ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اس گھوڑے کو سبک رفتار تیز دریا کی طرح پایا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۸)

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: کَانَتْ قَبِیْعَۃُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ فِضَّةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۸۳)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةً قَالَ قَتَادَةُ: وَمَا عَلِمْتُ اَحَدًا تَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ

حضرت سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔ قتادہ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کسی نے اس کی متابعت کی ہو۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۸۴)

عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تلوار کو میان کے بغیر (لے کر چلا جائے)

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحدود حدیث ۲۵۸۸)

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ يَوْمَ اُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ، اَوْ لَبِسَ دِرْعَيْنِ

سائب بن یزید ایک شخص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا وہ صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر، اوپر نیچے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں یہاں ایک راوی نے الفاظ مختلف نقل کیے ہیں۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۹۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاَجْوَدِ النَّاسِ وَاَشْجَعِ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ

Marfat.com

عُرْیٰ وَّھُوَ مُتَقَلِّدٌ سَیْفَہٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُّہٗ بَحْرًا یَّعْنِی الْفَرَسَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت تھے سب سے زیادہ سخی تھے سب سے زیادہ بہادر تھے ایک مرتبہ رات کے وقت اہل مدینہ نے ایک آواز سنی اور اس کی وجہ سے گھبراہٹ کا شکار ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اس طرف گئے۔ اس گھوڑے کی پشت پر کچھ نہیں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار لٹکائی ہوئی تھی واپس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ گھبراؤ نہیں، تم لوگ گھبراؤ نہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے سمندر پایا ہے۔ یعنی گھوڑے کو۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۱۰)

عَنْ مَزِیْدَۃَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی سَیْفِہٖ ذَھَبٌ وَّفِضَّۃٌ

حضرت مزیدہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۱۳)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ قَبِیْعَۃُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔ (جامع ترمذی جلد دوم حدیث ۱۶۱۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَیْفَہٗ ذَا الْفَقَارِ یَوْمَ بَدْرٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار

Marfat.com

''ذوالفقار'' غزوہ بدر کے موقع پر مال انفال یعنی مالِ غنیمت میں سے لی تھی۔
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۰۸)

زِرہ

حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں جنگ کے دوران زرہ بھی پہنی جاتی تھی اور آپ نے بھی غزوات میں زرہ کا استعمال کیا ہے جن کا ذکر درج ذیل احادیث میں ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ یَهُوْدِیٍّ بِثَلَاثِیْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ وَّقَالَ یَعْلٰی حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ دِرْعٌ مِّنْ حَدِیْدٍ وَّقَالَ مُعَلَّی حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِیْدٍ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا حالانکہ آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع کے عوض رہن تھی، یعلی بن عبید بن ابوعمی نے کہا ہم کو اعمش نے بیان کیا کہ وہ زرہ لوہے کی تھی معلیٰ بن اسد نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے لوہے کی زرہ یہودی کے پاس رہن رکھی تھی۔
(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۷۶)

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ یَوْمَ اُحُدٍ بَیْنَ دِرْعَیْنِ، اَوْ لَبِسَ دِرْعَیْنِ

حضرت سائب بن یزید ایک شخص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا وہ صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر، اوپر نیچے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں یہاں ایک راوی نے الفاظ مختلف نقل

Marfat.com

کیے ہیں۔(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۹۰)

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَیْفِیْ عَلٰی سَیْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَیْفَهٗ عَلٰی سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ حَنَفِیًّا

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ کی تلوار کی مانند بنوائی تھی اور حضرت سمرہ نے یہ بات بیان کی تھی کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی اکرم ﷺ کی تلوار کی طرح بنوائی ہے جو بنو حنیف کی مخصوص تلواروں کی مانند تھی۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۰۷)

عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ یَوْمَ اُحُدٍ فَنَهَضَ اِلَی الصَّخْرَةِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ' نبی اکرم ﷺ کی دو زرہیں تھیں یہ غزوہ احد کے دن کی بات ہے آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن آپ چڑھ نہیں سکے تو آپ نے حضرت طلحہ کو نیچے بٹھایا پھر نبی اکرم ﷺ اس پر چڑھ گئے جب آپ چٹان پر پہنچ گئے تو راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے اپنے لئے جنت واجب کر لی ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۱۵)

کمان

کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے پاس چھ کمانیں تھیں جن کے نام الروحاء' شوحط' الصفراء' السداء' الزوراء اور القتوم تھے۔

Marfat.com

حَدَّثَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ رُزَیْقِ الطَّائِفِیُّ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰی رَجُلٍ لَهٗ صُحْبَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یُقَالُ لَهٗ: اَلْحَکَمُ بْنُ حَزْنٍ الْکُلَفِیُّ، فَاَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا، قَالَ: وَفَدْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ اَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَیْهِ، فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، زُرْنَاکَ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَیْرٍ، فَاَمَرَ بِنَا، اَوْ اَمَرَ لَنَا بِشَیْءٍ مِنَ التَّمْرِ، وَالشَّاْنُ اِذْ ذَاکَ دُوْنٌ، فَاَقَمْنَا بِهَا اَیَّامًا شَهِدْنَا فِیْهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ مُتَوَکِّئًا عَلٰی عَصًا، اَوْ قَوْسٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، کَلِمَاتٍ خَفِیْفَاتٍ طَیِّبَاتٍ مُبَارَکَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَیُّهَا النَّاسُ، اِنَّکُمْ لَنْ تُطِیْقُوْا اَوْ لَنْ تَفْعَلُوْا کُلَّ مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ، وَلٰکِنْ سَدِّدُوْا، وَاَبْشِرُوْا

شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا جو حضرت محمد ﷺ کے صحابی تھے ان کا نام حکم بن حزن کلفی تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بات چیت کرنا شروع کی۔ انہوں نے بتایا: میں ایک وفد میں شامل ہو کر ان سات میں سے ساتویں فرد کے طور پر یا نو میں سے نویں فرد کے طور پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کی زیارت کی ہے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا خیر کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم دیا۔ اس وقت ہماری حالت کمزور تھی ہم نے کچھ دن آپ ﷺ کے ہاں قیام کیا۔ اس دوران ہم لوگ جمعہ کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں شریک ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے لاٹھی سے راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جو مختصر کلمات میں تھی اور مبارک کلمات میں تھی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم اس چیز کی طاقت نہیں رکھتے راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: تم وہ نہیں کر سکو گے جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے، البتہ تم میانہ روی اختیار کرو اور

Marfat.com

خوشخبری حاصل کرو"۔(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۰۹۶)

عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا، فَخَطَبَ عَلَيْهِ

حضرت براذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو کمان پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۱۴۵)

عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ وَجَهْدٌ، وَاَصَابُوْا غَنَمًا فَانْتَهَبُوْهَا، فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِيْ اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ عَلٰى قَوْسِهٖ، فَاَكْفَاَ قُدُوْرَنَا بِقَوْسِهٖ، ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِاَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ اَوْ اِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِاَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ الشَّكُّ مِنْ هَنَّادٍ

عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے ایک انصاری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر پر روانہ ہوئے تو لوگوں کو شدید بھوک اور مشقت لاحق ہوئی انہیں کچھ بکریاں ملیں، جوانہوں نے پکڑیں اور تقسیم کرنے سے پہلے ہی پکانا شروع کر دیں، ہنڈیاؤں میں ان کا گوشت پک رہا تھا کہ اس دوران نبی اکرم ﷺ اپنی قوس کے ساتھ ٹیک لگا کر چلتے ہوئے تشریف لائے آپ ﷺ نے اپنی قوس یعنی کمان کے ذریعے ان دیگچیوں کو الٹ دیا اور اس گوشت کو مٹی میں ملانے لگے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لوٹ مار کیا ہوا مال، مردار سے زیادہ حلال نہیں ہوتا

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۷۰۵)

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: خَطَّ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْسٍ، وَقَالَ: اَزِيْدُكَ اَزِيْدُكَ

Marfat.com

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے مدینہ منورہ میں کمان کے ذریعے ایک گھر کی پیائش کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں مزید بھی دوں گا، میں تمہیں مزید بھی دوں گا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامارۃ والفیٔ حدیث ۳۰۶۰)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ فَقَالَ مَا هٰذِهِ اَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهُمَا يَزِيْدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهِمَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک عربی کمان تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایرانی کمان تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا چیز ہے تم اسے رکھ دو۔ تم یہ اور اس جیسی دیگر کمانیں استعمال کروں اور نیزے استعمال کرو۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ذریعے تمہارے دین کو بڑھائے گا اور تمہیں مختلف علاقوں کی حکومت عطا کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۰)

تیر

جنگ کے دوران استعمال کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تیر اور ترکش بھی مناسبت کے لحاظ موجود ہوتے تھے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلَاثَةَ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَالْمُمِدَّ بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا وَارْكَبُوا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوا وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ

Marfat.com

الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهٖ وَتَاْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَاَتَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت مین داخل کرے گا اسے بنانے والا شخص' جو اسے بنانے میں بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے، اسے پھینکنے والا شخص اور اسے سیدھا کرنے والا شخص یا پکڑانے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا تم لوگ تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سواری کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ مسلمان بندہ لہو ولعب کے طور پر جو بھی کھیل کھیلتا ہے وہ فضول ہوتا ہے' سوائے اس کھیل کے' جس میں وہ اپنی کمان کے ذریعے تیر اندازی کرے یا اپنے گھوڑے کی تربیت کرے یا اپنی بیوی کے ساتھ خوش مزاجی کرے ایسا کرنا حق ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۱)

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ فَبَلَغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ اَصَابَ اَوْ اَخْطَاَ فَعَدْلُ رَقَبَةٍ

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص دشمن کو کوئی ایک تیر مارتا ہے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچ جاتا ہے' تو خواہ وہ اسے لگے یا نہ لگے یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتا ہے''۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۲)

اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) اَلَا وَاِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر

Marfat.com

پر یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔ ''اور تم ان کے لیے جہاں تک ہو سکے تیاری مکمل کرو۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہاں قوت سے مراد تیر اندازی کرنا ہے یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۳)

اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَقَدْ عَصَانِيْ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے ترک کر دے اس نے میری نافرمانی کی''۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفَرٍ يَرْمُوْنَ فَقَالَ رَمْيًا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد! تیر اندازی جاری رکھو! تمہارے جد امجد بھی تیر انداز تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۵)

خُود

حضور نبی کریم ﷺ غزوات کے دوران سر پر خُود بھی پہنا کرتے تھے جس کا ذکر درج ذیل احادیث میں ہے۔

عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَاُدْمِيَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً

Marfat.com

عَمَدَتْ اِلٰی حَصِیْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا عَلٰی جُرْحِهٖ فَرَقَاَ الدَّمُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کا خود ٹوٹ گیا اور آپ کا چہرہ پرنور خون آلود ہو گیا اور آپ کے سامنے والے دانت مبارک شہید کر دیئے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی بھر کر لاتے جاتے تھے اور حضرت فاطمہ بنت رسول ﷺ آپ کے زخم دھوتی جاتی تھیں' اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ دھونے سے خون اور زیادہ بہنے لگا ہے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چٹائی کو جلایا اور اس سے زخم کو بھر دیا تو خون رُک گیا۔"

(بخاری شریف کتاب الجہاد جلد دوم حدیث ۱۶۴)

عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکُسِرَتْ رَبَاعِیَتُهٗ وَهُشِمَتِ الْبَیْضَةُ عَلٰی رَاْسِهٖ فَکَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِیٌّ یُّمْسِكُ فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّ الدَّمَ لَا یَزِیْدُ اِلَّا کَثْرَةً اَخَذَتْ حَصِیْرًا فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰی صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے غزوہ احد میں نبی اکرم ﷺ کے مجروح ہونے سے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا غزوۂ احد میں نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور مجروح ہوا اور آپ کے سامنے والے دانت شہید ہوئے اور آپ کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا اور حضرت سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ خون کو دھوتی تھیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے تھے اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون اور زیادہ بہتا جا رہا ہے تو انہوں نے ایک چٹائی کا ٹکڑا لیا اور اس کو جلایا حتیٰ کہ وہ راکھ ہو گئی پھر اس سے زخم بھر دیا تو خون بہنے سے رک گیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۷۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے خود کو اتارا تو ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ ابن خطل (اس کا نام عبدالعزیٰ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور وہ بعد میں مرتد ہو گیا) کعبہ مشرفہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۹۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ مَالِكٌ وَّلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے اپنے سر مبارک سے خود اتارا تو آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا یہ غالباً حضرت ابوہریرہ اسلمی تھے اور عرض کیا عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ مالک نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ہمارا خیال ہے اور اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ اس دن احرام باندھے ہوئے نہیں تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهٗ ابْنُ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا آپ کی

Marfat.com

خدمت میں عرض کی: گئی ابن خطل خانہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کردو۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۱۶)

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَّهُوَ يُسْاَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَاوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُووِیَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهٗ وَعَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةً مِّنْ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَئِذٍ وَّجُرِحَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ

ابوحازم سلمہ بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس حال میں سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کے متعلق دریافت کئے گئے تو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں پہچانتا ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ کا زخم مبارک دھوتا تھا اور کون پانی ڈالتا تھا اور کس چیز سے دوائی کی گئی۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت فاطمۃ الزہرہ بنت رسول ﷺ آپ کے زخم کو دھوتی تھیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ڈھال کے ساتھ پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہہ رہا ہے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کو جلایا اور اس سے زخم بھر دیا تو خون رک گیا۔ غزوہ احد کے دن آپ ﷺ کے سامنے والے چار دانتوں کو شہید کر دیا گیا اور آپ کے چہرۂ پرنور کو زخمی کر دیا گیا اور آپ کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۵۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ

Marfat.com

عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے درآنحالیکہ آپ کے سر مبارک پر ''خود'' تھا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر ''خود'' تھا، جب آپ نے اسے ہٹایا، تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: ابن خطل، کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کردو۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم حدیث ۲۶۸۵)

ڈھال

کہا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو ڈھالیں تھیں ان میں ایک کا نام اَلزَّلُوْق الفتق' مینڈھے اور عقاب تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بچاؤ کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال استعمال کرتے تھے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک اچھے تیر انداز تھے اور جب وہ تیر چلاتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک بلند کر کے اس

Marfat.com

کے تیر کے گرنے کی جگہ دیکھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۶۳)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَی الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْھَہٗ فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ فَانْتَھَرَنِیْ وَقَالَ مِزْمَارَۃُ الشَّیْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْھُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُھُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَکَانَ یَوْمُ عِیْدٍ یَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَھِیْنَ تَنْظُرِیْنَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَقَامَنِیْ وَرَآئَہٗ خَدِّیْ عَلٰی خَدِّہٖ وَیَقُوْلُ دُوْنَکُمْ بَنِیْ اَرْفِدَۃَ حَتّٰی اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُکِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْھَبِیْ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے گانے گا رہی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا اچانک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے اس بات کو ناپسند فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو چھوڑ دو اور جب آپ کی توجہ کسی اور طرف مبذول ہوئی تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کیا کہ نکل جاؤ وہ باہر نکل گئیں ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا یہ دن عید کا تھا اور حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں یا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا تم یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہو میں نے عرض کیا ہاں، تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرما رہے تھے اے بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب کھیلتے رہو، حتیٰ میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا

Marfat.com

کافی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو اب چلی جاؤ۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۶۷)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا، ثُمَّ بَالَ، فَقُلْنَا: انْظُرُوا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ، كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا اَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ، فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ،

حضرت عبدالرحمان بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چمڑے کی ڈھال تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پردہ کیا اور پیشاب کرنے لگے، ہم نے کہا: انہیں دیکھو یہ یوں پردہ کر کے پیشاب کر رہے ہیں، جیسے عورت پیشاب کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ نہیں جانتے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو کس چیز کا سامنا کرنا پڑا تھا؟ جب ان کے کپڑے پر کسی جگہ پیشاب لگ جاتا تھا تو وہ اس جگہ کو کاٹ دیتے تھے، اس شخص نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا، تو اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الطہارۃ حدیث ۲۲)

نیزہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیزہ کا بیان درج ذیل احادیث میں ہوا ہے۔

عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَّرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَالِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ

حضرت عون بن ابو جحیفہ اپنے باپ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ رنگ سے رنگے ہوئے چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی پکڑا ہوا ہے اور میں نے لوگوں کو دیکھا آپ کے اس وضو کے پانی کے یعنی غسالہ کے لئے بطور حصول تبرک ایک دوسرے پر جلدی یا ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں اور جس شخص کو آپ کے غسالہ سے کچھ پانی مل گیا اس نے اس کو اپنے اوپر مل لیا اور جس کو اس غسالہ سے کچھ نہیں ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے لیکر اپنے منہ پر مل لیا۔ پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے آپ کا نیزہ لیا اور اس کو زمین میں گاڑ دیا اور نبی اکرم ﷺ سرخ رنگ کے حلے یعنی چادر اور تہبند میں ملبوس اپنے تہبند کو پنڈلیوں سے اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ نے نیزہ کی طرف منہ کر کے لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز یعنی نماز ظہر ادا کی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ اس نیزے کے آگے سے گزرتے جا رہے تھے۔ اور آپ بدستور نماز پڑھتے رہے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۶۶)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآئَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن

Marfat.com

نماز عید کے لئے نکلتے تو اپنے خادم کو نیزہ اٹھا لینے کا حکم دیتے اور وہ نیزہ آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپ اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ یہ نماز عید کے لئے مخصوص نہیں تھا بلکہ سفر میں بھی یہ کرتے۔ نافع آزاد کردہ غلام حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اسی وجہ سے امراء نے بھی نیزہ وغیرہ پکڑ لیا عید وغیرہ میں اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر نکلتے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۶۷)

عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ تَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ ابو جحیفہ وھب بن عبداللہ سوائی کو یہ کہتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء مکہ میں لوگوں کو دو رکعت نماز ظہر اور دو رکعت نماز عصر پڑھائی اور آپ کے سامنے نیزہ تھا اور آپ کے سامنے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۶۸)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُرْکَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نیزہ گاڑ دیا جاتا اور آپ اس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۷۱)

عَنْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَصَلّٰی بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ وَّالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ یَمُرُّوْنَ مِنْ وَّرَائِهَا

عون اپنے باپ ابو جحیفہ وھب بن عبداللہ سوائی سے روایت ہے کہ نبی اکرم

Marfat.com

ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے لئے وضو کا پانی لایا گیا اور آپ نے وضو فرمایا پھر آپ نے ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی اور آپ کے آگے نیزہ گاڑ دیا گیا عورتیں اور گدھے نیزہ کے پیچھے سے گزر رہے تھے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۷۲)

عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا عُكَّازَةٌ اَوْ عَصًا اَوْ عَنَزَةٌ وَّمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک غلام آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے پاس چھڑی یا لاٹھی یا چھوٹا نیزہ ہوتا اور پانی کا ایک برتن بھی اور جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم وہ پانی کا برتن آپ کو دے دیتے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۷۳)

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلّٰى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَّتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے بطحاء مکہ میں ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا فرمائی اور آپ نے یعنی ابو جحیفہ نے آپ کے آگے نیزہ گاڑ دیا اور حال یہ تھا کہ آپ نے وضو فرمایا تو لوگوں نے اس کا غسالہ لیکر جسم پر تبرکاً ملنا شروع کر دیا۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۷۴)

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ

Marfat.com

مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضٌ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ جب وہ مکہ کے بعض راستہ میں تھے تو وہ ابوقتادہ مع اپنے اصحاب جو احرام باندھے ہوئے تھے پیچھے رہ گئے حالانکہ وہ ابوقتادہ احرام میں نہ تھے تو انہوں نے جنگلی گدھا گاؤخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور انہوں نے ابوقتادہ نے اپنے احرام باندھے ہوئے ساتھیوں سے کوڑا مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا ان سے نیزہ مانگا تو انہوں نے نیزہ دینے سے بھی انکار کر دیا تو خود ابوقتادہ نے نیزہ پکڑا اور گاؤخر پر حملہ کر دیا اور اس کو قتل کر دیا' تو اس کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا اور جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے انہوں نے اس کے متعلق دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے زید بن اسلم سے روایت ہے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے گاؤخر کے متعلق ابوالنضر کی حدیث کی مثل حدیث روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ گوشت ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۷۴)

عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَاَيْتُ بِلَالًا جَآءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ اَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ

Marfat.com

وَرَاءِ الْعَنَزَةِ

ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پھل والا نیزہ لے کر آئے اور اسے گاڑ دیا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حلہ شریف میں باہر تشریف لائے جو پنڈلیوں سے اوپر اٹھایا ہوا تھا آپ نے نیزہ کی طرف دو رکعتیں پڑھیں میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ نیزہ کے پیچھے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۳۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِيْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِيْ فَنَخَسَ بَعِيْرِيْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِيْ كَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِعُرُسٍ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ غزوہ تبوک سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس لوٹے۔ تو میں نے اپنے اونٹ پر چلنے میں جلدی کی جو سست رفتار تھا۔ مجھے میرے پیچھے سے کوئی سوار آملا اس نے میرے اونٹ کے پہلو میں ایک چھوٹا نیزہ چبھویا جو اس کے پاس تھا۔ تو میرا اونٹ اونٹوں میں سے جو بہترین اونٹ تصور کرتا ہے کی طرح چل پڑا۔ میں نے اچانک دیکھا کہ وہ سوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے فرمایا تمہارا جلدی چلنے میں کیا سبب ہے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا پہلے سے شادی شدہ سے۔ میں نے عرض کیا یہ شوہر

Marfat.com

دیدہ ہے یہ سہیلہ بنت مسعود بن اوس بن مالک تھی آپ نے فرمایا تم نے باکرہ سے شادی کیوں نہیں کی تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے دل لگی کرتی۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا جب ہم جانے لگے تا کہ مدینہ منورہ میں داخل ہوں آپ نے فرمایا ٹھہرو حتیٰ کہ تم رات کو گھروں میں جاؤ۔ یعنی عشاء کے وقت تا کہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت کنگھی کرے اور جس کا شوہر اس سے غائب ہے وہ زیر ناف بال صاف کرے تا کہ وہ بدن کو صاف ستھرا اور بالوں کو کنگھی کر کے اپنے فائدہ کیلئے تیاری کرے (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۷)

چھڑی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح کی چھڑی استعمال کی اس کے متعلق احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَیْتِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ یَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِیْ یَدِهٖ وَیَقُوْلُ (جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) (جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے درآنحالیکہ بیت اللہ شریف کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ کی چھڑی سے انہیں مارنا شروع کیا اور فرماتے جاتے حق آ گیا باطل مٹ گیا حق آ گیا اب باطل ظاہر نہیں ہوگا اور نہ ہی واپس آئے گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۳۵)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ وَحَوْلَ الْبَیْتِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ یَطْعُنُهَا

Marfat.com

بِعُوْدٍ فِیْ یَدِہٖ وَیَقُوْلُ (جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا) (جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِءُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے۔ درآنحالیکہ کہ بیت اللہ شریف کے اردگرد ۳۶۰ بت تھے۔ آپ نے جو آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی اس سے ان کو مارنا شروع کیا اور فرماتے جاتے "جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا" (بنی اسرائیل:۸۱) حق آیا اور باطل کبھی ظاہر نہیں ہوگا اور نہ ہی واپس آئے گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۸۴۰)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَا اَنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ وَّھُوَ مُتَّکِئٌ عَلٰی عَسِیْبٍ اِذْ مَرَّ الْیَھُوْدُ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْہُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ مَا رَاَیْکُمْ اِلَیْہِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا یَسْتَقْبِلُکُمْ بِشَیْءٍ تَکْرَھُوْنَہٗ فَقَالُوْا سَلُوْہُ فَسَاَلُوْہُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمْسَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْھِمْ شَیْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ یُوْحٰی اِلَیْہِ فَقُمْتُ مَقَامِیْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْیُ قَالَ (وَیَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا) (بنی اسرائیل:۸۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں انصار کی کھیتی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ایک چھڑی یعنی عصاء سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ یہودی جا رہے ہیں بعض نے بعض سے کہا: آپ سے روح کے متعلق پوچھو (بعض نے کہا نہ پوچھو) بعض نے کہا تمہیں آپ کی طرف سے کیا تردد ہے۔ (خطابی کی روایت جس کو امام بخاری نے صحیح اور اس روایت کی مطابقت سے واضح المعنی کیا اور یہ ہے تمہیں آپ سے کیا حاجت ہے) بعض نے کہا آپ تمہارے سامنے وہ چیز ذکر نہ کر دیں جس کو تم ناپسند سمجھو۔ یعنی اگر آپ نے روم

Marfat.com

کے متعلق کچھ نہ کہا تو وہ تمہارے لئے ناپسند ہے کیونکہ یہ آپ کی نبوت پر دلیل ہے۔ انہوں نے کہا آپ سے دریافت کرو۔ تو انہوں نے آپ سے روم کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے اور ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جان لیا آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: یہ تم سے روح کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ فرماؤ روح کی معرفت اللہ کی شان ہے کسی دوسرے کی یہ شان نہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۸۴۱)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَّنْكُتُ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى) الْاٰيَةَ

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں شریک تھے آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کو زمین پر مارنا شروع کر دیا یہ کسی غمناک کرنے والی چیز میں تفکر کا فعل ہے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اس کی رہنے کی جگہ دوزخ یا جنت لکھی ہوئی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لکھے ہوئے پر اعتماد کر لیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو عمل کرو جس کیلئے انسان پیدا کیا گیا۔ ہر عمل اس کیلئے آسان ہے پھر آپ نے یہ آیہ مقدسہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى (اللیل: ۵۔۶) تلاوت فرمائی۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۶۷)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ وَّمَا مِنْ نَفْسٍ

Marfat.com

مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى) الْاٰيَةَ (فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع العرقد میں ایک جنازہ میں شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم آپ کے اردگرد گرد بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ٹیک لگانے کی چیز چھڑی تھی۔ آپ نے اپنا سر مبارک جھکایا اور اس چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اور پیدا کیا گیا نفس نہیں مگر اس کی جگہ جنت یا دوزخ لکھی ہوئی ہے اور کوئی نفس مخلوق نہیں مگر اس کا شقی وسعید ہونا لکھا ہوا ہے۔ ایک شخص سراقہ بن جعشم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر توکل وبھروسہ نہ کرلیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں جو شخص ہم میں سے اہل سعادت سے ہوگا۔ وہ نیک بختوں کے عمل کرے گا اور ہم میں سے جو اہل شقاوت میں سے ہے وہ بدبختوں کے عمل کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل سعادت تو اہل سعادت کیلئے نیک بختوں کے عمل آسان کردیئے جائیں گے اور اہل شقاوت کیلئے بدبختوں کے عمل آسان کردیئے جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى (اللیل:۵۔۶) تلاوت فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۶۹)

Marfat.com

خیمہ یعنی قبہ

احادیث میں خیمہ اور قبہ کا ذکر بھی موجود ہے جو مختلف اوقات میں آپ نے استعمال کئے۔ وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَّرَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذَالِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْهُ شَیْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَیْنِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ مِنْ بَیْنِ یَدَیِ الْعَنَزَةِ

حضرت عون بن ابو جحیفہ اپنے باپ ابو جحیفہ وھب بن عبداللہ سوائی سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ رنگ سے رنگے ہوئے چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی پکڑا ہوا ہے اور میں نے لوگوں کو دیکھا آپ کے اس وضو کے پانی کے غسالہ کے لئے بطور حصول تبرک ایک دوسرے پر جلدی یا ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں اور جس شخص کو آپ کے غسالہ سے کچھ پانی مل گیا اس نے اس کو اپنے اوپر مل لیا اور جس کو اس غسالہ سے کچھ نہیں ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے لیکر اپنے منہ پر مل لیا۔ پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے آپ کا نیزہ لیا اور اس کو زمین میں گاڑ دیا اور نبی اکرم ﷺ سرخ رنگ کے حلے یعنی چادر اور تہبند میں ملبوس اپنے تہبند کو پنڈلیوں سے اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ نے نیزہ کی طرف منہ کر کے لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز یعنی نماز ظہر ادا کی اور میں نے

Marfat.com

لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ اس نیزے کے آگے سے گزرتے جارہے تھے۔ اور آپ بدستور نماز پڑھتے رہے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۶۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِیَ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحٰبِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْیُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحٰبِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحٰبِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْیُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحٰبِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّیْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِیْ فِیْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِیْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ مَعَهٗ فِی النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ فَدَعَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هَا هُنَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِیْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِیْ اَصْحٰبِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کی راتوں اور حج کے موسم میں نکلے، اور ہم مسرف یعنی مکہ کے قریب ایک جگہ اور مکہ کی پہلی حد میں نازل ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ اپنے خیمہ جو آپ کیلئے لگایا گیا تھا سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم میں سے جس کے پاس قربانی نہیں اور وہ حج کو عمرہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ اور جس کے ساتھ ہدی ہے وہ اس طرح نہ کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کچھ لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بعض نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بہر حال رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب میں سے چند لوگ وہ اس کی استطاعت رکھتے تھے اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے اور وہ لوگ عمرہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا اے بھولی بھالی کیوں رو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کی بات چیت جو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمائی سنی اور میں عمرہ نہیں کر سکتی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں نے عرض کیا میں نے نماز نہیں پڑھی یعنی مجھے حیض آ گیا ہے آپ نے فرمایا تجھے اس کا کوئی ضرر نہیں تم بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک عورت ہو تمہارے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے وہی لکھا ہے جو آدم کی دوسری بیٹیوں پر لکھا ہے۔ تم اپنے حج میں رہو عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو عمرہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم حج کیلئے نکلے یہاں تک کہ ہم منیٰ میں آئے تو میں حیض سے پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی اور غسل کرنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا یعنی طواف زیارت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر میں آپ کے ساتھ آخری قافلہ جو دس سے بارہ مردوں پر مشتمل ہوتا ہے میں نکلی (نفر الآخر تیرہویں ذوالحجہ اور نفر اول بارہویں ذوالحجہ) یہاں تک کہ آپ نے مُحَصَّب یہ مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان کشادہ جگہ کا نام اسے اَبطح اور بطحا بھی کہتے ہیں میں قیام فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ وہاں قیام کیا۔ آپ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے عبدالرحمٰن اپنی بہن کو ساتھ لے کر حرم سے نکل جاؤ تا کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ سکے۔ پھر جب تم دونوں عمرہ سے فارغ ہو جاؤ تو اسی جگہ یعنی محصب میں آؤ میں

Marfat.com

تمہارے آنے تک تمہارا انتظار کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم دونوں حرم سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک کہ میں اور میرا بھائی طواف سے فارغ ہو گئے۔ پھر میں صبح صادق کے وقت آپ کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کیا تم عمرہ سے فارغ ہو گئے۔ کہا ہاں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کوچ کا اعلان فرمایا تو لوگ چل پڑے۔ اور آپ نے بھی مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر راہ سفر اختیار فرمایا۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۵۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتَی الرُّکْنَ اَشَارَ اِلَیْہِ بِشَیْءٍ کَانَ عِنْدَہٗ وَکَبَّرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا، جب بھی حجر اسود کے پاس آئے آپ کسی چیز سے جو آپ کے پاس تھی حجر اسود کی طرف اشارہ کیا اور تکبیر کہی۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۵۱۱)

عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِیْنَ اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ ھَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ رِجَالًا الْمِائَۃَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَّیَتْرُکُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِھِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِھِمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ فَجَمَعَھُمْ فِیْ قُبَّۃٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ یَدْعُ مَعَھُمْ غَیْرَھُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ فَقَالَ فُقَھَاءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا رُؤَسَاؤُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَّاَمَّا نَاسٌ مِّنَّا حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُھُمْ فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ

Marfat.com

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُعْطِي رِجَالًا حَدِيْثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُوْنَ اُثْرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوْا

زہری نے کہا مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے کہا جب اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن کا مال غنیمت عطا فرمایا تو نبی اکرم ﷺ نے بعض لوگوں کو سو سو اونٹ دینے شروع کیے تو انصار کے بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ ﷺ کو بخشے آپ قریش کو دیتے اور ہمیں نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ان کا یہ مقالہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپ نے انصار کو پیغام بھیجا اور ان کو چمڑے کے قبہ میں جمع فرمایا اور ان کے سوا کسی اور کو ان کے ساتھ نہ بلایا جب انصار جمع ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے۔ انصار کے علماء و شیوخ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے سرداروں نے کوئی بات نہیں کی اور ہم سے نوعمر نوجوانوں نے کہا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے رسول ﷺ کو بخشے کہ آپ قریش کو عطا فرماتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں اور ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کا زمانہ کفر کے قریب ہے۔ جو نئے نئے ایمان لائے ہیں میں ان کی تالیف قلوب کرتا ہوں تاکہ وہ اسلام پر قائم رہیں کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے نبی ﷺ کو اپنے ساتھ گھر لے کر جاؤ۔ اللہ کی قسم جو تم لے کر جاؤ گے اس سے بہتر ہے جو

Marfat.com

وہ لوگ لے کر جائیں گے۔ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم راضی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا عنقریب تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور صبر کرو، حتیٰ کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے ملاقات کرو۔ میں حوض پر ہوں گا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا انہوں نے صبر نہ کیا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ اِلْتَقٰی ھَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃُ اٰلَافٍ وَّالطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا قَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ لَبَّیْکَ نَحْنُ بَیْنَ یَدَیْکَ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ فَانْھَزَمَ الْمُشْرِکُوْنَ فَاَعْطَی الطُّلَقَاءَ وَالْمُھَاجِرِیْنَ وَلَمْ یُعْطِ الْاَنْصَارَ شَیْئًا فَقَالُوْا فَدَعَاھُمْ فَاَدْخَلَھُمْ فِیْ قُبَّۃٍ فَقَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْھَبَ النَّاسُ بِالشَّاۃِ وَالْبَعِیْرِ وَتَذْھَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّاَخْتَرْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ حنین تھا ہوازن مسلمانوں کے مقابلے میں آئے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دس ہزار مہاجرین وانصار تھے اور طلقاء بھی تھے۔ (طلقاء سے مراد وہ مکہ والے ہیں جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ) اور مشرکین پیٹھ دے کر بھاگ گئے۔ آپ نے فرمایا اے انصار کی جماعت انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم بار بار حاضر ہیں۔ ہم آپ کے سامنے حاضر وموجود ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سواری سے نیچے اترے اور فرمایا میں اللہ عزوجل کا بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہوں۔ مشرکین شکست کھا کر بھاگ گئے ہیں تو

Marfat.com

آپ نے طلقاء اور مہاجرین کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ تو انصار نے کہا یعنی انہوں نے ان کو نہ دینے کے متعلق کلام کیا تو آپ نے ان کو بلایا اور ان کو قبہ میں داخل کر کے فرمایا کیا تم راضی نہیں کہ لوگ بھیڑ، بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلنے کو اختیار کروں گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ اٰلَافٍ وَّمِنَ الطُّلَقَاءِ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهٗ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا اِلْتَفَتَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ اِلْتَفَتَ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتْ شَدِيْدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَيُعْطَى الْغَنِيْمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ هِشَامٌ قُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ وَاَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَاَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ حنین تھا ہوازن و

Marfat.com

غطفان اوران کے علاوہ دوسرے لوگ اپنے اونٹ، بکریوں اور اہل و اولاد سمیت آئے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دس ہزار مہاجرین وانصار اور طلقاء تھے۔ وہ آپ کو پیٹھ دے کر بھاگ گئے حتیٰ کہ آپ تنہا رہ گئے۔ اس وقت آپ نے دو مختلف ندائیں فرمائیں۔ اپنی دائیں جانب رخ انور کر کے فرمایا اے انصار کی جماعت انصار نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے اپنا چہرۂ پرنور بائیں طرف کر کے فرمایا اے انصار کی جماعت انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں خوش ہو جائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے۔ اس سے نیچے اترے اور فرمایا میں اللہ عزوجل کا بندہ اور اس کا رسول ہوں تو فوراً مشرکین شکست کھا کر بھاگ گئے۔ اس دن آپ نے بہت زیادہ مال غنیمت پایا۔ آپ نے وہ مال غنیمت مہاجرین اور طلقاء میں تقسیم فرما دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا تو انصار نے کہا مصیبت کے وقت ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو ایک قبہ میں جمع کیا اور فرمایا اے جماعت انصار کیا بات ہے جو تمہاری جانب سے مجھے پہنچی ہے تو انصار خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اے انصار کی جماعت کیا تمہیں پسند نہیں کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اکٹھے اپنے گھروں کو جاؤ۔ انصار نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی اختیار کروں گا۔ ہشام بن زید نے کہا اے ابوحمزہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت جو اس وقت حاضر تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں آپ سے غائب کب ہوا ہوں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۷۸)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ خَیْبَرَ وَالْمَدِیْنَۃِ ثَلَاثًا یُبْنٰی عَلَیْہِ بِصَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِہٖ فَمَا

Marfat.com

كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِيَ فِيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطّٰى لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر سے واپسی پر خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان اس حال میں تین دن قیام فرمایا کہ صفیہ بنت حیی کی وجہ سے آپ پر خلوت کیلئے قبہ بنایا گیا اور میں نے مسلمانوں کو دعوت ولیمہ دی۔ اس دعوت ولیمہ میں روٹی اور گوشت نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کا چھوٹا دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا اور اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا۔ اور یہ آپ کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے باہم کہا کیا یہ امہات المومنین میں سے ہیں اور اگر اس کو پردہ میں نہ رکھا تو وہ آپ کی لونڈی ہیں۔ اور جب آپ نے وہاں سے کوچ کا ارادہ فرمایا تو آپ نے اونٹنی پر اپنے پیچھے ان کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ کر دیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۴۶)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهِ، سَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ، فَقُلْتُ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَاْسِيْ فَنَزَعَ زِرِّيَ الْاَعْلٰى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّيَ الْاَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ، وَاَهْلًا يَا ابْنَ اَخِيْ سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَاَلْتُهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِيْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا يَعْنِيْ ثَوْبًا مُلَفَّقًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهٖ رَجَعَ طَرَفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، فَصَلّٰى بِنَا وَرِدَاؤُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ اُذِّنَ فِى النَّاسِ فِى الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ؟ فَقَالَ: اغْتَسِلِىْ وَاسْتَذْفِرِىْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِىْ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، قَالَ: جَابِرٌ نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِىْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّسَارِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ، وَهُوَ يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهُ فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَىْءٍ، عَمِلْنَا بِهِ فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِىْ يُهِلُّوْنَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْهُ، وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ، قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة:١٢٥) فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ: فَكَانَ اَبِىْ يَقُوْلُ قَالَ: ابْنُ نُفَيْلٍ، وَعُثْمَانُ وَلَا اَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ اِلَّا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ سُلَيْمَانُ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) (البقرة:158) نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَوَحَّدَهُ وَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي، حَتّٰى اِذَا صَعَدَ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ، فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَافِ عَلَى الْمَرْوَةِ، قَالَ: اِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ فِي الْاُخْرٰى، ثُمَّ قَالَ: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ، لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَاَنْكَرَ عَلِيٌّ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، وَقَالَ: مَنْ اَمَرَكِ بِهٰذَا، فَقَالَتْ: اَبِي، فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ: بِالْعِرَاقِ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ فِي الْاَمْرِ الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ

Marfat.com

فَاَخْبَرْتُهُ، اِنِّی اَنْکَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِیْ اَمَرَنِیْ بِهٰذَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ، صَدَقَتْ مَاذَا، قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ: قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاِنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ فَلَا تَحْلِلْ قَالَ: وَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِهٖ عَلِیٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ، وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَوَجَّهُوْا اِلٰی مِنًی اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ، فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِمِنًی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهٗ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ بِنَمِرَةَ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَرَكِبَ حَتّٰی اَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا اِنَّ كُلَّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُهٗ دِمَاؤُنَا: دَمُ قَالَ عُثْمَانُ: دَمُ ابْنُ رَبِيْعَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ: دَمُ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَقَالَ: بَعْضُ هٰؤُلَاءِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُهٗ رِبَانَا: رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ، فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ،

Marfat.com

وَاِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ، اَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَاِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ: كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي، فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ، وَاَدَّيْتَ، وَنَصَحْتَ، ثُمَّ قَالَ: بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حِينَ غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهُ، فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَهُوَ يَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ اَيُّهَا النَّاسُ، السَّكِينَةَ اَيُّهَا النَّاسُ كُلَّمَا اَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ اَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتّٰى تَصْعَدَ، حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ، قَالَ عُثْمَانُ: وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، قَالَ سُلَيْمَانُ: بِنِدَاءٍ وَاِقَامَةٍ، ثُمَّ اتَّفَقُوا، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ، قَالَ عُثْمَانُ وَسُلَيْمَانُ: فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ، زَادَ عُثْمَانُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، ثُمَّ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَسِيمًا، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِيْنَ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ، وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، وَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا، فَحَرَّكَ قَلِيْلًا، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّذِى يُخْرِجُكَ اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى، حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِى عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِى، ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهٖ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ، وَاَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ يَقُوْلُ: مَا بَقِىَ، وَاَشْرَكَهُ فِى هَدْيِهٖ، ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِى قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا، مِنْ مَرَقِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ: ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، ثُمَّ اَتٰى بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ: انْزِعُوا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ، فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس گئے' تو انہوں نے تمام حاضرین کا تعارف پوچھا جب میری باری آئی تو میں نے کہا: میں امام زین العابدین کا بیٹا محمد ہوں' تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر کی طرف بڑھایا وہ نابینا ہو چکے تھے انہوں نے میرا اوپر والا بٹن کھولا پھر نیچے والا بٹن کھولا پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر رکھی۔ میں ان دنوں نوجوان شخص تھا اور وہ عمر رسیدہ آدمی تھے انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! خوش آمدید۔ تم جو چاہو پوچھو۔ میں نے ان سے سوالات کئے وہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے' جب نماز کا وقت ہو گیا' تو وہ اپنے چھوٹے سے کپڑے کو

Marfat.com

لپیٹ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ ایک ایسا کپڑا تھا' جسے دوہرا کر کے سیا گیا تھا۔ وہ جب بھی اپنے کندھے پر اسے رکھتے تو اس کا کنارہ نیچے گر جاتا کیونکہ وہ کپڑا چھوٹا تھا۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی حالانکہ اس وقت ان کی بڑی چادر پاس کھونٹی پر موجود تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیے' تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ۹ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نو برس تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ آپ ﷺ نے اس دوران حج نہیں کیا۔ پھر دسویں سال لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ حج کے لیے تشریف لے جانے والے ہیں' تو مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ آ گئے وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کریں اور نبی اکرم ﷺ کے عمل کی مانند عمل کریں۔ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے ان کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے' تو سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا۔ اس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوایا کہ اب میں کیا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غسل کر کے کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو اور احرام باندھ لو۔ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز ادا کی پھر آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ میدان میں لے کر آپ ﷺ کو کھڑی ہوئی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جہاں تک میری نظر جاتی تھی میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے آگے پیدل اور سوار لوگ تھے آپ ﷺ کے دائیں طرف بھی اتنے ہی لوگ تھے۔ بائیں طرف بھی اتنے ہی لوگ تھے۔ پیچھے بھی اتنے ہی لوگ تھے۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا' اور آپ ﷺ کو اس کی تفسیر کا علم تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے جو عمل کیا ہم نے بھی وہی عمل کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے وحدانیت کا اعتراف کرتے ہوئے یہ تلبیہ پڑھا۔

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں

Marfat.com

ہے میں حاضر ہوں۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہیں اور بادشاہی بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے"۔

لوگوں نے بھی ان کلمات کے ذریعے تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے کسی کی تردید نہیں کی۔ نبی اکرم ﷺ مسلسل یہ تلبیہ پڑھتے رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم صرف حج کرنے کے لیے گئے تھے۔ عمرے کا ہمارے ذہن میں نہیں تھا جب ہم بیت اللہ تک آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا اور طواف شروع کیا آپ ﷺ نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے پھر آپ ﷺ مقام ابراہیم کی طرف تشریف لائے اور یہ آیت پڑھی:

"تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو"۔ (البقرہ:۱۲۵)

نبی اکرم ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان کیا۔

یہاں راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان کیا۔

یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دو رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کی پھر آپ ﷺ بیت اللہ کی طرف واپس تشریف لائے آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر آپ ﷺ دروازے سے باہر آکر صفا تشریف لے گئے جب آپ ﷺ صفا کے قریب پہنچے' تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

"بے شک صفا و مروہ' اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔ (البقرہ:۱۵۸)

ہم اس سے آغاز کریں گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے صفا سے آغاز کیا۔ آپ ﷺ اس پر چڑھے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اس مقام پر پہنچے کہ آپ ﷺ کو بیت اللہ نظر آنے لگا' تو آپ ﷺ نے اللہ کی وحدانیت

Marfat.com

اوراس کی کبریائی کا اعتراف کرتے ہوئے یہ پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک معبود ہے اوراس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے۔حمد اسی کے لیے مخصوص ہے۔وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے اوروہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔وہی ایک معبود ہے اس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور دشمن کے لشکروں کو تنہا اس نے پسپا کر دیا''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے وہاں دعا مانگی اور یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے پھر آپ ﷺ اتر کر مروہ کی طرف تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم نشیبی علاقے پر پہنچے تو آپ ﷺ دوڑنے لگے۔جب آپ ﷺ اوپر کی طرف چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ مروہ پر آ گئے۔آپ ﷺ نے مروہ پر بھی وہی عمل کیا جو آپ ﷺ نے صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ مروہ کے آخری چکر پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا۔اگر پہلے آ جاتا' تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے کر آتا اور میں اسے عمرہ بنا لیتا تم میں سے جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے' تو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے''۔تو سب لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بال چھوٹے کروا لیے۔ نبی اکرم ﷺ اور جن لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور تھا ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا۔حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حکم ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کر کے فرمایا: عمرہ حج میں تبدیل ہو گیا۔آپ ﷺ نے دو مرتبہ ایسا کیا اور پھر فرمایا: نہیں! بلکہ ہمیشہ' ہمیشہ کے لیے ہے۔نہیں بلکہ ہمیشہ' ہمیشہ کے لیے ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی اکرم ﷺ کے

Marfat.com

قربانی کے جانور ساتھ لے کر آئے۔ انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پایا کہ وہ احرام کھول چکی تھیں اور انہوں نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے اور سرمہ لگایا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا اور دریافت کیا: تمہیں اس کا حکم کس نے دیا ہے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے والد نے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ بیان کرتے تھے: میں فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کروں جو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا ہے اور جس کا ذکر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حوالے سے بتایا کہ میں نے اس حوالے سے ان پر اعتراض کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے والد نے مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے اس نے ٹھیک کہا ہے۔ جب تم نے حج کی نیت کی تھی' تو تم نے کیا کہا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں نے وہی احرام باندھا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ تو قربانی کے جانور ہیں' تو تم احرام نہ کھولو۔

راوی بیان کرتے ہیں: قربانی کے جانوروں کا ایک گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور وہ جانور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے لے کر آئے تھے وہ مل کر ایک سو ہوتے تھے۔ تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بال چھوٹے کروا لیے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے انہوں نے احرام نہیں کھولے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب تلبیہ کا دن آیا اور لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر جب سورج نکل آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

Marfat.com

بالوں سے بنا ہوا خیمہ نمرہ میں لگا دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے۔ قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ میں مشعر الحرام کے قریب ہی وقوف کریں گے جس طرح قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ اس سے آگے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ عرفات آ گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے پایا کہ نمرہ میں آپ ﷺ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے' تو آپ ﷺ نے وہاں پڑاؤ کیا۔ یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا' تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ ﷺ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیبی حصے میں آئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہاری جان اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے۔ خبردار زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والا ہر معاملہ میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہے۔ زمانہ جاہلیت کے تمام خون کالعدم قرار دیئے جاتے ہیں۔ میں سب سے پہلے اپنے خاندان کے خون کو معاف کرتا ہوں''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو ربیعہ کے صاحبزادے کا خون ہے' جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔

بعض راویوں نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ صاحبزادے بنوسعد میں دودھ پیتے بچے تھے اور ہذیل کے لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور زمانہ جاہلیت کا تمام سود کالعدم ہیں سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں جو عباس بن عبدالمطلب نے وصول کرنا تھا وہ مکمل طور پر کالعدم ہے اور عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا کیونکہ تم نے اللہ کی امانت کے تحت انہیں حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ذریعے ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بچھونے پر ایسے کسی شخص کو نہ آنے دیں جسے تم

Marfat.com

ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کرتی ہیں' تو تم ان کی پٹائی کرو لیکن وہ زیادہ شدید نہ ہو اور عورتوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کو خوراک اور لباس مناسب طور پر فراہم کرو۔ میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے۔ تم لوگوں سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے گا' تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تبلیغ کر دی یعنی رسالت کے پیغام کو ادا کر دیا۔ خیر خواہی کر لی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر پھر اسے لوگوں کی طرف کر کے یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا، اے اللہ تو گواہ ہو جا، اے اللہ تو گواہ ہو جا۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی۔ پھر آپ ﷺ قصواء پر سوار ہو کر وقوف کی جگہ پر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف تھا جبکہ حبل مشاۃ آپ ﷺ کے سامنے کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر لیا اور سورج غروب ہونے تک وقوف کیے رہے۔ جب اس کی تھوڑی سی زردی رخصت ہو گئی اور اس کی ٹکیہ غائب ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے قصواء کی لگام کو کھینچا ہوا تھا یہاں تک کہ اس اونٹنی کا سر پالان کی لکڑی تک پہنچ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں دست مبارک کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے یہ فرما رہے تھے: اے لوگو! آرام سے چلو، اے لوگو! آرام سے چلو۔ جب بھی آپ ﷺ کسی پہاڑی کے پاس تشریف لاتے تھے' تو اس کی لگام کو ڈھیلا کر دیتے تھے تا کہ وہ اس پر چڑھ جائے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ہمراہ ادا کیں۔

Marfat.com

یہاں سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی۔ پھر تمام راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں۔

''پھر نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے' یہاں تک کہ جب صبح صادق ہوگئی تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز صبح صادق ہونے کے فوراً بعد ادا کرلی''۔

یہاں سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کی۔ پھر تمام راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں' پھر آپ ﷺ قصواء پر سوار ہوکر مشعر حرام آئے اور اس پر چڑھ گئے۔

عثمان اور سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا۔ اس کی حمد بیان کی اور اس کی کبریائی کا اعتراف کیا۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھا عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: اس کی وحدانیت کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ مسلسل وقوف کئے رہے' یہاں تک کہ اچھی طرح روشنی ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ وہ ایک وجیہہ شخص تھے' جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' تو آپ ﷺ کا گزر کچھ خواتین کے پاس سے ہوا جو جارہی تھیں' تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے ان خواتین کی طرف دیکھنا شروع کردیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر رکھا' اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری طرف موڑ دیا۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ بھی دوسری طرف دیکھنے لگے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ محسر پہنچے' تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو ذرا سی حرکت دی یعنی ذرا تیز چلایا پھر آپ ﷺ درمیانی راستے سے چلتے ہوئے آئے جو بڑے جمرہ تک لے کر جاتا ہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے آپ ﷺ نے اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے اتنی چھوٹی کنکری ماری جو چٹکی میں آسکتی تھی آپ ﷺ نے وادی کے نشیبی حصے سے

Marfat.com

کنکریاں ماریں' پھر نبی اکرم ﷺ وادی کے نشیبی حصے سے قربان گاہ کی طرف تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے تریسٹھ اونٹ نحر کئے پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے باقی رہ جانے والے اونٹوں کو نحر کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی قربانی میں انہیں اپنا حصہ دار بنایا تھا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ہر قربانی کے جانور کے جسم کا ایک حصہ لے کر اسے ہنڈیا میں ڈال کر اسے پکایا گیا' تو ان دونوں حضرات نے اس کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔

سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف واپس تشریف لائے آپ ﷺ نے مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے' جو لوگوں کو آب زم زم پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب زم زم کے کنویں سے پانی نکالتے رہو۔ اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ نکالتا۔ انہوں نے ایک ڈول نکال کر نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم حدیث ۱۹۰۵)

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِهْرِیِّ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِيْ يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ، فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِيْ وَرَكِبْتُ فَرَسِيْ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ فُسْطَاطِهٖ، فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، قَدْ حَانَ الرَّوَاحُ، قَالَ: اَجَلْ ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَاَنَّ ظِلَّهٗ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَاَنَا فِدَاؤُكَ، فَقَالَ: اَسْرِجْ لِيَ الْفَرَسَ فَاَخْرَجَ سَرْجًا دَفْتَاهُ مِنْ لِيْفٍ لَيْسَ فِيْهِ اَشَرٌ، وَلَا بَطَرٌ، فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

حضرت ابوعبدالرحمان فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا، ہم ایک انتہائی شدید گرم دن میں سفر کر رہے تھے، ہم نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا، جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنی زرہ پہنی گھوڑے پر سوار ہوا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا، تو آپ ﷺ اپنے خیمے میں موجود تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! روانگی کا وقت ہو گیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھو تو وہ کیکر کے درخت کے نیچے سے اچھل کر کھڑے ہو گئے، ان کا سایہ یوں لگ رہا تھا، جیسے کسی پرندے کا سایہ ہو، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ پر قربان، انہوں نے ایک زین نکالی جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، اس میں کسی بڑائی یا اپنے آپ کو نمایاں کرنے کا پہلو نہیں تھا، نبی اکرم ﷺ اس پر سوار ہوئے تو ہم بھی سوار ہو گئے، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۲۳۳)

Marfat.com

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جانور

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مطہرہ میں جو جانور رکھے ان کے متعلق احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُعَرِّضُ رَاحِلَتَہٗ فَیُصَلِّیْ اِلَیْھَا قُلْتُ اَفَرَاَیْتَ اِذَا ھَبَّتِ الرِّکَابُ قَالَ کَانَ یَاْخُذُ الرَّحْلُ فَیَعْدِلُہٗ فَیُصَلِّیْ اِلٰی اٰخِرَتِہٖ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرِہٖ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَفْعَلُہٗ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری کو عرضاً آگے کھڑا کر کے سترہ بناتے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ عبید اللہ بن عمر بن حفص نے نافع سے کہا کیا تم نے اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا ہے جب اونٹ مست ہو جائے۔ نافع نے کہا آپ اس کے کجاوہ کو اپنے سامنے سیدھا رکھ لیتے اور اس کے پچھلے حصہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۸۰)

اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِیْعَۃَ اَخْبَرَہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ یُسَبِّحُ یُوْمِیْ بِرَاْسِہٖ قِبَلَ اَیِّ وَجْہٍ تَوَجَّہَ وَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یُصَلِّیْ عَلٰی دَابَّتِہٖ مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُسَافِرٌ مَّا یُبَالِیْ حَیْثُ مَا کَانَ وَجْھُہٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ

حضرت عامر بن ربیعہ عنزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ سواری پر سوار تھے۔ اپنے سر مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے نفلی نماز پڑھتے، آپ جس جہت بھی متوجہ ہوتے اور رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں اس طرح نہیں کیا کرتے تھے۔ لیث بن سعد نے کہا مجھے یونس بن یزید نے محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے خبر دی کہ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے وقت اپنی سواری پر ہی نفل نماز پڑھ لیتے حالانکہ آپ مسافر ہوتے اور بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ آپ کا منہ کس طرف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔ آپ جس سمت بھی متوجہ ہوتے اور وتر بھی سواری پر ہی پڑھتے مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۰۳۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا وَّكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سوار ہو کر یا پیدل چل کر ہر ہفتے کو مسجد قباء میں تشریف لے جاتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کرتے تھے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۱۱۵)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهٗ وَرِدَائَهٗ هُوَ وَاَصْحٰبُهٗ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ تُلْبَسُ اِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِيْ تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَاَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى

Marfat.com

الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ هُوَ وَاَصْحٰبُهٗ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهٗ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنِهٖ لِاَنَّهٗ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَاَمَرَ اَصْحٰبَهٗ اَنْ يَّطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا مِنْ رُّءُوْسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهٗ امْرَاَتُهٗ فَهِىَ لَهٗ حَلَالٌ وَّالطِّيْبُ وَالثِّيَابُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کنگھی کرنے اور تیل لگانے کے بعد حجۃ الوداع میں مدینہ منورہ سے چلے حالانکہ آپ اور آپ کے اصحاب نے چادریں اور تہبند اوڑھے ہوئے تھے اور ان میں سے کسی چیز سے آپ نے منع نہیں فرمایا۔ ہاں ایسے کپڑے سے منع فرمایا جو زعفران کے رنگ سے رنگا ہوا ہو اور زعفران بدن سے جھڑ رہی ہو، صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ مقام بیدا پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے لبیک کہا یعنی احرام باندھا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا، ذوالعقدہ کی پچیس کو احرام باندھا اور چار ذوالحجہ کو آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی یعنی دوڑنا فرمائی اور حرم میں قربانی کا جانور بھیجنے کی وجہ سے آپ نے احرام نہیں کھولا۔ کیونکہ آپ نے جانور کی گردن میں قلادہ ڈال دیا تھا بطور نشان حرم میں قربانی بھیجنے کیلئے جانور کے گلے جو چیز ڈالتے ہیں اسے قلادہ کہتے ہیں پھر آپ مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ حجون کے پاس اترے حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا اور طواف کعبہ کے بعد کعبہ شریف کے پاس نہیں یہاں تک کہ عرفہ سے واپس تشریف لائے اور اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ کعبہ معظم کا طواف کریں۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں۔ پھر اپنے سروں کے بال چھوٹے

Marfat.com

کرائیں پھر احرام کھول دیں۔ یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جس کے ساتھ وہ جانور نہ ہو جس کے گردن میں قلادہ ڈالا گیا ہے۔ اور جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو وہ اس کے لئے حلال اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا جائز ہے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۴۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّبِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ وَاسْتَوَتْ بِهٖ اَهَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ نماز قصر دو رکعت پڑھیں، پھر ذوالحلیفہ میں صبح ہونے تک رات بسر کی اور جب آپ سواری پر سوار ہوئے اور آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے بآواز بلند تلبیہ کہا یعنی احرام باندھا۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۴۶)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهٖ قِيَامًا وَّذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نماز ظہر چار رکعتیں ادا فرمائیں اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفہ میں نماز عصر کی دو رکعتیں ادا کیں یعنی نماز قصر پھر آپ صبح تک وہاں رہے۔ پھر آپ بیداء

Marfat.com

سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ وہ سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی تحمید، تسبیح اور تکبیر بیان فرمائی پھر حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی حج اور عمرہ کا احرام باندھا۔ اور جب ہم مکہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو جنہوں نے صرف حج کیلئے احرام باندھا تھا حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں۔ یہاں تک کہ جب یوم ترویہ یعنی ذوالحج کی آٹھویں تھا انہوں نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے رسول معظم ﷺ نے اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا قربانی کے ایک سو اونٹوں میں سے تریسٹھ اونٹ ہر ایک اپنی عمر کے ایک سال کے عوض اپنے ہاتھ سے ذبح کئے جو آپ کی عمر شریف کی طرف اشارہ ہے۔ اور باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کئے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں دو مینڈھے ایک اپنی اہل بیت کی طرف سے اور دوسرا اپنی امت سے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں دی ذبح کئے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۵۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَھَلَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَائِمَۃً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت لبیک کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی تھی۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۵۲)

عَنْ نَّافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اِذَا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی مَکَّۃَ ادَّھَنَ بِدُھْنٍ لَیْسَ لَہٗ رَائِحَۃٌ طَیِّبَۃٌ ثُمَّ یَاْتِیْ مَسْجِدَ ذِی الْحُلَیْفَۃِ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَرْکَبُ وَاِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَائِمَۃً اَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ

نافع فقیہہ ابوعبداللہ مدنی سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرتے تو آپ تیل لگاتے جس کی خوشبو نہیں پھر مسجد ذوالحلیفہ

Marfat.com

میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے۔ پھر سواری پر سوار ہو جاتے۔ جب ان کی سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے۔ پھر فرماتے میں نے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۵۳)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ یَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰی مَکَّةَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ وَّمَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰی اَنَاخَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّاْتِیَ بِمِفْتَاحِ الْبَیْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ فَمَکَثَ فِیْهَا نَهَارًا طَوِیْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَکَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَنَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ کَمْ صَلّٰی مِنْ سَجْدَةٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن اعلیٰ مکہ سے تشریف لائے حالانکہ آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور کعبہ کے کنجی بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی تھے حتیٰ کہ آپ نے اپنی سواری مسجد میں بٹھائی اور عثمان بن طلحہ کو بیت اللہ شریف کی کنجی لانے کا حکم دیا اور بیت اللہ شریف کا دروازہ کھولا گیا رسول اللہ ﷺ اس کے اندر تشریف لے گئے حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ہمراہ تھے، اور اس میں کافی دیر جلوہ افروز رہے پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آگے بڑھے اور سب سے پہلے داخل ہونے والے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا پایا اور ان سے دریافت کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کے اندر کس جگہ نماز پڑھی ہے تو انہوں نے اس مقام کی طرف اشارہ کیا

Marfat.com

جہاں آپ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

(بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۴۱)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مَقْفَلَهٗ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ اَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَائَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْاَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَتَاهَا فَاَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَاَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلٰى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ عسفان سے واپسی پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے درآنحالیکہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا آپ کی اونٹنی پھسلی تو دونوں زمین پر گر پڑے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو مشقت میں ڈالتے ہوئے بلا سوچے اونٹ سے چھلانگ لگائی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت یعنی حضرت صفیہ کا خیال کرو تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ پر کپڑا کرتے ہوئے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ کپڑا ان پر ڈال دیا اور ان کی سواری کو صحیح کیا پھر آپ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اس پر سوار ہو گئے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کر لیا اور جب ہم نے مدینہ منورہ کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے اپنے رب کی عبادت اور حمد و ثنا کرنے والے ہیں مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک آپ مسلسل یہی فرماتے رہے۔

Marfat.com

(بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۳۲۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ امْرَاَۃً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَّا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ فَھَلْ یَقْضِیْ اَنْ اَحُجَّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا درآنحالیکہ فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے بندوں پر فریضۂ حج نے میرے باپ کو پالیا ہے۔ یعنی اس پر حج فرض ہو گیا ہے وہ بہت بوڑھا ہے۔ سواری پر بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا میرے والد کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ (بخاری شریف کتاب المغازی جلد دوم حدیث ۱۵۳۴)

عَنْ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سُئِلَ اُسَامَۃُ وَاَنَا شَاھِدٌ عَنْ سَیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ فَقَالَ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ

ہشام سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی رفتار کے متعلق دریافت کیا گیا۔ درآنحالیکہ میں بھی حاضر تھا کہ آپ نے حجۃ الوداع میں کس رفتار سے سواری چلائی تھی۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا رفتار درمیانی تھی۔ جب آپ کھلی جگہ پاتے تو سواری کو تیز چلاتے تھے۔

(بخاری شریف کتاب المغازی جلد دوم حدیث ۱۵۴۹)

سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ سُوْرَةُ الْفَتْحِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا۔ کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا درآنحالیکہ آپ اپنی سواری پر سوار سورہ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (بخاری شریف کتاب التفسیر جلد سوم حدیث ۲۷)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِى قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِىْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَّا صَبَاحَاهُ قَالَ فَاسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِىْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ بِذِى قَرَدٍ وَّقَدْ اَخَذُوْا يَسْقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِىْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَّاَقُوْلُ

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَآءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں پہلی اذان ہونے سے پہلے ہی مدینہ منورہ سے باہر نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ''ذی قرد'' کے مقام پر چر رہی تھیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام مجھے ملا اور بولا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو پکڑ لیا گیا۔ میں نے دریافت کیا' انہیں کس نے پکڑا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ غطفان نے' میں نے بلند آواز میں تین مرتبہ یا صباحالوگو! خطرہ ہے

Marfat.com

کہا: میری آواز پورے مدینہ منورہ میں گونج اٹھی پھر میں سامنے کی طرف چل پڑا۔ یہاں تک کہ میں نے ذی قرد کے مقام پر ان لوگوں کو جالیا۔ وہ لوگ پانی پلا رہے تھے۔ میں نے ان پر تیر اندازی شروع کردی۔ میں ایک اچھا تیر انداز تھا۔ ساتھ میں یہ رجز پڑھتا رہا۔ ''میں ابن اکوع ہوں اور آج ہلاکت کا دن ہے''۔

میں یہی رجز پڑھتا رہا۔ یہاں تک میں نے ان سے اونٹنیوں کو چھڑوالیا اور ان کی تیس چادریں بھی حاصل کرلیں۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ اور دوسرے لوگ بھی آ گئے۔ میں نے عرض کی' اے اللہ کے نبی! میں نے ان لوگوں کو پانی کے قریب گھیر لیا تھا۔ وہ پیاسے ہیں آپ فوراً ان کے تعاقب میں دستہ روانہ کریں وہ پکڑے جائیں گے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! تمہیں چیزیں مل گئیں ہیں اب رہنے دو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ہم واپس آئے نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنی سواری پر' اپنے پیچھے بٹھالیا یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۴۵۶۲)

اَخْبَرَنِیْ كُرَيْبٌ، اَنَّهٗ سَاَلَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، قُلْتُ: اَخْبِرْنِیْ كَيْفَ فَعَلْتُمْ اَوْ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِیْ يُنِيْخُ النَّاسُ فِيْهِ لِلْمُعَرَّسِ فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهٗ، ثُمَّ بَالَ، وَمَا قَالَ: زُهَيْرٌ اَهْرَاقَ الْمَاءَ، ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الصَّلَاةَ، قَالَ: الصَّلَاةُ اَمَامَكَ قَالَ: فَرَكِبَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَنَاخَ النَّاسُ فِیْ مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحِلُّوْا، حَتّٰى اَقَامَ الْعِشَاءَ، وَصَلّٰى، ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ، زَادَ مُحَمَّدٌ فِیْ حَدِيْثِهٖ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِيْنَ اَصْبَحْتُمْ؟ قَالَ: رَدِفَهُ الْفَضْلُ وَانْطَلَقْتُ اَنَا فِیْ سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلٰى رِجْلَیَّ

کریب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ یہ

Marfat.com

بتایئے کہ شام کے وقت جب آپ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے' تو آپ لوگوں نے کیا: کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اس گھاٹی میں آئے جہاں لوگ اپنی سواریاں بٹھاتے ہیں اس جگہ کو معرس کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور پھر آپ ﷺ نے پیشاب کیا۔ یہاں راوی نے یہ الفاظ استعمال نہیں کیے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانی بہایا پھر آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا آپ ﷺ نے وضو کیا' جس میں مبالغہ نہیں تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز آگے جا کر ہو گی۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم سوار ہوئے' یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آ گئے' تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر لوگوں نے اپنی سواریوں کو پڑاؤ کی جگہ پر بٹھا دیا۔ ابھی انہوں نے پالان نہیں کھولے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے پالان اتارے۔

محمد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: کریب بیان کرتے ہیں: پھر اگلے دن صبح آپ ﷺ نے کیا کیا۔ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور میں قریش کے ان افراد کے ساتھ پیدل روانہ ہو گیا جو پہلے چلے گئے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۲۱)

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اسْتُقْبِلَ بِنَا، فَاَيُّنَا اسْتُقْبِلَ اَوَّلًا جَعَلَهُ اَمَامَهُ، فَاسْتُقْبِلَ بِي فَحَمَلَنِي اَمَامَهُ، ثُمَّ اسْتُقْبِلَ بِحَسَنٍ اَوْ حُسَيْنٍ فَجَعَلَهُ خَلْفَهُ فَدَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ وَاِنَّا لَكَذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو ہم بچے آپ ﷺ کا استقبال کرتے تھے، جو بچہ پہلے آپ ﷺ کے سامنے آتا، آپ ﷺ اسے آگے بیٹھا لیتے تھے، ایک دفعہ آپ ﷺ

Marfat.com

کے استقبال کے لیے میں سامنے آیا، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے آگے بٹھالیا، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جو ابھی بچے تھے وہ آئے، تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، ہم جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، تو ہم اسی حالت میں تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم حدیث ۲۵۶۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام مندوب تھا واپس آ کر آپ نے ارشاد فرمایا کوئی خطرے کی بات نہیں ہے ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم حدیث ۱۶۰۸)

عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلَيْنِ، مِنْ بَنِيْ بَكْرٍ، قَالَا: رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَيْنَ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهٖ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ خَطَبَ بِمِنًى

ابن ابونجیح اپنے والد کے حوالے سے بنو بکر سے تعلق رکھنے والے دو افراد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ایام تشریق کے درمیانے دن میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ کی سواری کے پاس ہم موجود تھے۔ یہ آپ ﷺ کا وہ خطبہ تھا جو آپ ﷺ نے منیٰ میں ارشاد فرمایا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۵۲)

اونٹنی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ

Marfat.com

رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّىْ اِلَيْهَا قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيَعْدِلُهٗ فَيُصَلِّىْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهٗ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری کو عرضاً آگے کھڑا کر کے سترہ بناتے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ عبید اللہ بن عمر بن حفص نے نافع سے کہا کیا تم نے اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا ہے جب اونٹ مست ہو جائے۔ نافع نے کہا آپ اس کے کجاوہ کو اپنے سامنے سیدھا رکھ لیتے اور اس کے پچھلے حصہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۸۰)

عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهٗ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَاْتِىْ مَسْجِدَ ذِى الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّىْ ثُمَّ يَرْكَبُ وَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً اَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

نافع فقیہ ابوعبداللہ مدنی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرتے تو آپ تیل لگاتے جس کی خوشبو نہیں پھر مسجد ذوالحلیفہ میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے۔ پھر سواری پر سوار ہو جاتے۔ جب ان کی سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے۔ پھر فرماتے میں نے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۵۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَافَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَىْءٍ كَانَ عِنْدَهٗ وَكَبَّرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹ پر

Marfat.com

سوار ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا، جب بھی حجر اسود کے پاس آئے آپ کسی چیز سے جو آپ کے پاس تھی حجر اسود کی طرف اشارہ کیا اور تکبیر کہی۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۵۱۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ وَھُوَ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتٰی عَلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْہِ بِشَیْءٍ فِیْ یَدِہٖ وَکَبَّرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا حالانکہ آپ اونٹ پر سوار تھے۔ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو اپنے ہاتھ میں کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ فرماتے اور تکبیر کہتے۔

(بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۵۲۶)

عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَتْ نَاقَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَھَا الْعَضْبَاءُ

حمید الطویل نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جسے عضباء کہا جاتا تھا۔

(بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۳۵)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاقَۃٌ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَیْدٌ اَوْ لَا تَکَادُ تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ فَسَبَقَھَا فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی عَرَفَہٗ فَقَالَ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ طَوَّلَہٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا' وہ دوڑنے میں کبھی پیچھے نہ رہتی تھی' حمید نے کہا وہ تقریباً پیچھے نہیں رہتی تھی' اونٹ پر سوار ایک اعرابی آیا اور وہ اس (عضباء) سے آگے نکل گیا' اور

Marfat.com

یہ مسلمانوں پر گراں گزرا حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ نے پہچان لیا کہ یہ صحابہ کرام پر گراں گزرا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ کا یہ حق ہے کہ دنیا کی کوئی چیز بلند نہیں ہوتی مگر وہ اسے نیچے کر دیتا ہے۔ (بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۳۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفَهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَائَكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰى اَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَاَلْقٰى ثَوْبَهٗ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ قَالَ اَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ واپس آئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی سواری کے پیچھے آپ کے ساتھ سوار تھیں، جب راستہ میں تھے آپ کی اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑے یحییٰ بن اسحاق نے کہا میرے خیال میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ سے کود پڑے اور عرض کیا یا نبی ﷺ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے کیا آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی آپ نے فرمایا نہیں لیکن حضرت صفیہ کا خیال کرو، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرہ پر ڈالا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف گئے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی

Marfat.com

سواری ٹھیک کی تو وہ دونوں اس پر سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب وہ مدینہ منورہ کی زمین میں تھے یعنی مدینہ منورہ کے قریب یا مدینہ منورہ کو دور سے جھانکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' اپنے رب کی عبادت اور حمد وثناء کرنے والے ہیں' مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک مسلسل یہی کہتے رہے۔

(بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۳۳۰)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ یَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰی مَکَّةَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ وَّمَعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰی اَنَاخَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّاْتِیَ بِمِفْتَاحِ الْبَیْتِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَکَثَ فِیْهِ نَهَارًا طَوِیْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَکَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَآءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَنَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ کَمْ صَلّٰی مِنْ سَجْدَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر سوار ہو کر مکہ کے بالائی حصہ سے تشریف لائے۔ درآنحالیکہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما حاجب کعبہ یعنی آپ کے ساتھ تھے حتیٰ کہ آپ نے مسجد میں اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ شریف کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے۔ اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ بیت اللہ شریف میں اکثر حصہ ٹھہرے رہے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور لوگ دوڑ کر گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے شخص تھے جو کعبہ

Marfat.com

کے اندر داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا پایا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس جگہ آپ نے نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں ان سے دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم باب ۵۲۰)

عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِىْ قَرَدَ قَالَ فَلَقِيَنِىْ غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَّا صَبَاحَاهُ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَىِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِىْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْا يَسْتَقُوْنَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِىْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَّاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ وَاَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ وَجَآءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ

حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع کو کہتے ہوئے سنا کہ میں صبح کی آذان دیئے جانے سے پہلے باہر نکلا درآنحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنیاں مقام ذی قرد میں چر رہی تھیں۔ مسلم بن اکوع

Marfat.com

نے کہا مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا۔ اس غلام نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں۔ مسلم بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پوچھا ان کو کس نے پکڑا ہے۔ اس غلام نے کہا قبیلہ غطفان کے لوگوں نے مسلم بن اکوع نے کہا میں نے تین دفعہ بطور استغاثہ با آواز بلند کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنیاں لوٹ لی گئیں اور مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان آواز پہنچائی پھر میں سامنے کی طرف دائیں، بائیں نہ دیکھتے ہوئے تیز دوڑا حتیٰ کہ میں نے ان کو پالیا اور وہ پانی پی رہے تھے۔ میں نے ان کو تیر مارنے شروع کیے حالانکہ میں تیرانداز تھا میں تیر مارتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا میں اکوع کا بیٹا ہوں آج کا دن لیئم و کمینہ کی ہلاکت کا دن ہے اور میں رجز پڑھتا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ میں نے ان سے ساری اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان سے تیس چادریں بھی چھین لیں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ بھی آ گئے میں نے عرض کیا اے اللہ عزوجل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان لوگوں کو پانی بھی پینے نہیں دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی آپ ان کی طرف لوگوں کو بھیجیں آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تم غالب ہو گئے ہو ان سے نرمی کرو اور ان کو معاف کر دو۔ سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم واپس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی اونٹنی کے پیچھے سوار کر لیا حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ آ گئے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب المغازی حدیث ۱۳۵۷)

اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ وَّحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَّبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ مَا هٰذِهِ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ

Marfat.com

نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوْهُمْ فَأَخَذُوْهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلٰى اَبِىْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰذِهِ غِفَارُ قَالَ مَا لِىْ وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَّمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا اَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَائَتْ كَتِيبَةٌ وَّهِىَ اَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَّلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُّعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيْهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ وَاَخْبَرَنِىْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ هَا هُنَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَآءٍ وَّدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدَا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْاَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ

Marfat.com

حضرت ابو اسامہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے روایت کی جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو قریش کو یہ خبر پہنچی۔ ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر لینے کی تلاش میں نکلے۔ وہ چلتے رہے حتیٰ کہ مرالظہران کے مقام تک پہنچ گئے مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام اس کے اور مکہ کے درمیان ۱۶ میل کا فاصلہ ہے تو وہ کیا دیکھتے ہیں بہت زیادہ آگ روشن ہے گویا کہ وہ عرفہ کی روشن آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا اللہ کی قسم یہ تو عرفہ کی روشن آگ ہے۔ یعنی یہ روشن آگ وہ ہے جو عرفہ میں آگ روشن کی جاتی ہے کیونکہ ان کی عادت تھی کہ وہ عرفہ کے دن بہت زیادہ آگ روشن کرتے تھے۔ بدیل بن ورقاء نے کہا یہ بنی عمرو خزاعہ کی آگ ہے ابوسفیان نے کہا بنی عمرو کی آگ اس سے بہت کم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے محافظوں نے اور محافظوں کے امیر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے ان کو دیکھ لیا اور ان کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ابوسفیان مشرف بہ سلام ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوسفیان کو پہاڑ کے باہر نکلے ہوئے تنگ گوشہ پر روکے رکھو (قابس اور نسفی ابن اسحاق اور دیگر اہل مغازی کی روایت میں خَطْمِ الْجَبَل" ہے) تاکہ وہ مسلمانوں کو دیکھ لے۔ مختلف قبائل کے لشکروں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گزرنا شروع کیا اور لشکر کا ایک ایک دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرتا رہا۔ ایک دستہ گزرا ابوسفیان نے کہا یہ کون ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ غفار کا دستہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا میرا غفار سے کیا کام یعنی میرے اور اس کے درمیان لڑائی نہیں پھر جہینہ کا دستہ گزرا۔ ابوسفیان نے اسی طرح کہا۔ پھر سعد بن ہذیم کا دستہ گزرا۔ ابوسفیان نے اسی طرح کہا۔ پھر بنو سلیم کا دستہ گزرا ابوسفیان نے اسی طرح کہا حتیٰ کہ ایک دستہ گزرا ابوسفیان نے ان جیسا دستہ پہلے نہیں دیکھا تھا کہا یہ دستہ کون ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ انصار ہیں جن کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ امیر ہیں۔ ان کے پاس جھنڈا

Marfat.com

ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں لڑائی بھی حلال ہو جائے گی۔ ابوسفیان نے کہا آج ہلاکت کا دن کیا خوب ہے۔ کاش اسے طاقت ہوتی وہ اپنی قوم کی حمایت کرتا اور اس کا دفاع کرتا) پھر ایک دستہ آیا اور یہ تمام دستوں سے چھوٹا تھا (جامع حمیدی میں أَقَلّ کی جگہ أَجَل بمعنی عظیم المرتبہ اگرچہ تعداد کے اعتبار سے کم ہے) اس دستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ابوسفیان نے آپ سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ نے فرمایا اس نے کیا کہا۔ ابوسفیان نے کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غلط اور خلاف واقع بات کی ہے لیکن آج کا دن وہ ہے جس دن کعبہ مشرفہ کی تعظیم کی جائے گی اسلام کا اظہار ہوگا کعبہ کی چھت پر حضرت بلال کی اذان ہوگی وغیرہ وغیرہ اور اس میں کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ بن زبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام حجون میں اپنا جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا۔ عروہ بن زبیر نے کہا مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت زبیر بن عوام سے کہتے ہوئے سنا۔ اے ابوعبداللہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا تھا کہ وہ اعلیٰ مکہ کی طرف سے یعنی کدآء کی طرف سے مکہ میں داخل ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کدآء یعنی اسفل مکہ کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن حضرت خالد بن ولید کے گروہ سے دو آدمی حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۲۹)

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَهُوَ يَقْرَاُ

Marfat.com

سُوْرَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِیْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ

معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا درآنحالیکہ وہ اپنی اونٹنی پر ترجیع بھی خوش الحانی سے سورۂ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔ معاویہ بن قرہ نے کہا اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے اردگرد جمع ہو جائیں گے تو میں بھی ترجیع سے پڑھتا جیسے آپ نے تلاوت فرمائی تھی۔

(بخاری شریف جلد کتاب المغازی دوم حدیث ۱۴۳۰)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتّٰى اَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَآئَهٗ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ ثُمَّ اَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُوْلَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَّرَآءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلّٰى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِیْ يَسْتَقْبِلُكَ حِيْنَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِیْ صَلّٰى فِيْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَآءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال تشریف لائے جبکہ قصوآء اونٹنی پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما آپ کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ آپ نے بیت اللہ شریف کے پاس اپنی سواری بٹھائی۔ پھر حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا

Marfat.com

بیت اللہ شریف کی کنجیاں لاؤ تو انہوں نے آپ کے لئے بیت اللہ شریف کا دروازہ کھول دیا پھر نبی اکرم ﷺ اور اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہو گئے پھر ان پر دروازہ بند کر دیا گیا۔ آپ کعبہ میں کافی دیر رہے پھر آپ باہر تشریف لائے۔ لوگ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے دوڑ پڑے تو میں ان سے پہلے دوڑ کر گیا تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ شریف کے اندر دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا پایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے ان سامنے والے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔ بیت اللہ شریف کے چھ ستون دو قطاریں تھیں۔ آپ نے پہلی قطار کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی اور بیت اللہ شریف کا دروازہ اپنی پشت کے پیچھے کیا اور چہرہ سامنے والی دیوار کی طرف کیا کہ جس وقت تو بیت اللہ شریف داخل ہو تو وہ دیوار تیرے سامنے ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کرنا بھول گیا آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں سرخ پتھر تھے۔

(بخاری شریف کتاب المغازی جلد دوم باب ۱۵۳۵)

عَنْ اَبِیْهِ نُبَیْطٍ، اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ عَلٰی بَعِیْرٍ اَحْمَرَ یَخْطُبُ

حضرت نبیط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے سرخ اونٹ پر عرفہ میں وقوف کے دوران خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۱۶)

حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ الْعَدَّاءِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰی بَعِیْرٍ قَائِمٌ فِی الرِّکَابَیْنِ،

حضرت خالد بن عداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے عرفہ کے دن اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا آپ ﷺ اس کی دو رکابوں میں پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۱۷)

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ: دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ، نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّاَ، وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ، قُلْتُ لَهٗ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰاهَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عرفہ سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ گھاٹی میں پہنچے آپ ﷺ سواری سے اترے آپ ﷺ نے پیشاب کیا آپ ﷺ نے وضو کیا لیکن اس میں مبالغہ نہیں کیا۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ ﷺ نماز ادا کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہو گی۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ ﷺ سواری سے اترے آپ ﷺ نے وضو کرتے ہوئے مبالغہ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر نماز قائم کی گئی پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر ہر شخص نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر اپنے اونٹ کو بٹھا لیا۔ پھر عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی نبی اکرم ﷺ نے پھر وہ نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۲۵)

گھوڑا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

Marfat.com

كَانَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِى الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا قدم مبارک رکاب میں داخل فرماتے اور آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی تو مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے آپ احرام باندھتے۔

(بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۲۹)

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ عُرْىٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِىْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ پر خطرہ محسوس ہونے کا سنا تو ان سے پہلے آپ وہاں پہنچے اور آپ ایسے گھوڑے مندوب پر سوار تھے جس پر زین نہ تھی اور آپ کی گردن میں تلوار تھی۔

(بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۳۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِىْ طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ اَوْ كَانَ فِيْهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار اہل مدینہ نے خوف محسوس کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار رہتا یا اس میں سستی تھی۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے فرمایا ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو تیز رفتاری میں دریا پایا اس کے بعد کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۳۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٰ وَّهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں سے حسین اور زیادہ سخی اور بہت زیادہ بہادر تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک رات اہل مدینہ خوفزدہ ہو گئے درآنحالیکہ انہوں نے کوئی آواز سنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ننگے گھوڑے پر سوار ہوئے درآنحالیکہ گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی اور آپ لوگوں کو آگے آ کر ملے اور فرمایا مت گھبراؤ مت گھبراؤ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس گھوڑے کو سبک رفتار تیز دریا کی طرح پایا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار مدینہ منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر باہر گئے جب واپس آئے تو فرمایا ہم نے تو کچھ نہیں دیکھا' اور ہم نے تو اس گھوڑے کو تیز رفتاری میں دریا پایا ہے۔ (بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۲۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهٗ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُوْنَ خَلْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا اِنَّهٗ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ لوگوں میں خوف و ہراس پھیلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے سست گھوڑے پر سوار ہوئے پھر اس کو دوڑاتے ہوئے تنہا باہر نکلے اور آپ کے پیچھے لوگوں نے بھی گھوڑے دوڑائے تو آپ نے فرمایا نہ گھبراؤ ہم نے اس گھوڑے کو دریا پایا ہے۔

(بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۲۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآئَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَّاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَّمْ يَاْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر گئے جس سے آپ کے دایاں پہلو میں چوٹ آ گئی۔ آپ نے نمازوں میں سے کوئی فرضی نماز یعنی ظہر یا عصر پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۶۵۳)

Marfat.com

عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام مندوب تھا۔ واپس آ کر آپ نے ارشاد فرمایا کوئی خطرے کی بات نہیں ہے ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم حدیث ۱۶۰۸)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایک گھوڑا عارضی طور پر لیا جس کا نام مندوب تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے تو خطرے کی کوئی بات نہیں دیکھی اور ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح پایا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم حدیث ۱۶۰۹)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاَجْوَدِ النَّاسِ وَاَشْجَعِ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٰ وَّهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت تھے سب سے زیادہ سخی تھے سب سے زیادہ بہادر تھے ایک مرتبہ رات کے وقت اہلِ مدینہ نے ایک آواز سنی اور اس کی وجہ سے گھبراہٹ کا شکار ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اس طرف گئے۔ اس گھوڑے کی پشت پر کچھ

Marfat.com

نہیں تھا نبی اکرم ﷺ نے اپنی تلوار لٹکائی ہوئی تھی واپس آ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ گھبراؤ نہیں، تم لوگ گھبراؤ نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے سمندر پایا ہے۔ یعنی گھوڑے کو۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۱۰)

عَنْ اَبِیْ وَهْبِ الْجُشَمِیِّ، وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ، اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ،

حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ، جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم کمیت اور پنج کلیان گھوڑے کو منتخب کرو، یا پھر اشقر پنج کلیان کو منتخب کرو، یا مشکی پنج کلیان کو منتخب کرو''۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۴۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُمْنُ الْخَيْلِ فِیْ شُقْرِهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''گھوڑے کی برکت، سرخ رنگ والے گھوڑوں میں ہے''

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۴۵)

خچر

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کو ایک آدمی نے کہا اے ابوعمارہ یہ حضرت براء بن عازب کی کنیت ہے۔ غزوہ حنین میں تم پیٹھ پھیر گئے تھے یعنی بھاگ گئے تھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہیں پھیری یعنی نہیں بھاگے تھے لیکن پہلی صف والے پیٹھ دے کر بھاگ گئے تھے اور قبیلہ ہوازن نے ان کی تیروں کے ساتھ ملاقات کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۳۸)

سَمِعْتُ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا اَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَابْنُ عَمِّهٖ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَهٗ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جبکہ آپ سے ایک شخص قیس نے دریافت کیا اے ابوعمارہ کیا تم حنین کی جنگ میں بھاگ گئے تھے انہوں نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے لیکن آپ کے نوجوان ساتھی جن کے پاس ہتھیار نہ تھے وہ صف سے باہر ہو گئے اسکی وجہ یہ تھی وہ ہوازن اور بنی نصر کے تیراندازوں کے سامنے آ گئے تھے جن کا کوئی تیر ضائع نہ جاتا تھا انہوں نے ان کو جو خطا نہ جاتے تھے

Marfat.com

تیر مارے اور وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آگے آ گئے اور آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور اس کو آپ کے چچا کا بیٹا ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کو چلا رہے تھے آپ سواری سے نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی پھر فرمایا میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ نے اپنے اصحاب کی صف بندی فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۹۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ اٰلَافٍ وَّمِنَ الطُّلَقَاءِ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهٗ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا الْتَفَتَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتْ شَدِيْدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَيُعْطَى الْغَنِيْمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَّاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ هِشَامٌ قُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ وَاَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَاَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ حنین تھا ہوازن و غطفان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ اپنے اونٹ، بکریوں اور اہل و اولاد سمیت

Marfat.com

آئے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دس ہزار مہاجرین وانصار اور طلقاء تھے۔ وہ آپ کو پیٹھ دے کر بھاگ گئے حتیٰ کہ آپ تنہا رہ گئے۔ اس وقت آپ نے دو مختلف ندائیں فرمائیں۔ اپنی دائیں جانب رخ انور کر کے فرمایا اے انصار کی جماعت انصار نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں۔ آپ ہو خوش جائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے اپنا چہرۂ پرنور بائیں طرف کر کے فرمایا اے انصار کی جماعت انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں خوش ہو جائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے۔ اس سے نیچے اترے اور فرمایا میں اللہ عزوجل کا بندہ اور اس کا رسول ہوں تو فوراً مشرکین شکست کھا کر بھاگ گئے۔ اس دن آپ نے بہت زیادہ مال غنیمت پایا۔ آپ نے وہ مال غنیمت مہاجرین اور طلقاء میں تقسیم فرما دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا تو انصار نے کہا مصیبت کے وقت ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو ایک قبہ میں جمع کیا اور فرمایا اے جماعت انصار کیا بات ہے جو تمہاری جانب سے مجھے پہنچی ہے تو انصار خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اے انصار کی جماعت کیا تمہیں پسند نہیں کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اکٹھے اپنے گھروں کو جاؤ۔ انصار نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی اختیار کروں گا۔ ہشام بن زید نے کہا اے ابوحمزہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت جو اس وقت حاضر تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں آپ سے غائب کب ہوا ہوں۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۴۷۸)

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَیْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ لٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَفِرَّ کَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَّاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَیْهِمْ انْکَشَفُوْا فَاَکْبَبْنَا عَلَی الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰه

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ قَالَ اِسْرَآئِيْلُ وَزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهٖ

شعبہ نے ابو اسحاق سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا اس حال میں کہ قبیلۂ قیس کے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا تم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حنین کے دن بھاگ گئے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے جواب دیا لیکن رسول اللہ ﷺ تو نہیں بھاگے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ بہت سخت تیر انداز تھے۔ ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے اور ہم مالِ غنیمت جمع کرنے لگے تو ہمیں سامنے سے تیر مارے گئے اور البتہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سفید خچر پر دیکھا اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں۔ اسرائیل بن یونس اور زہیر بن معاویہ جعفی نے کہا نبی اکرم ﷺ اپنے خچر سے نیچے اترے۔ یعنی ان دونوں نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اور انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور اس کے آخر میں یہ کہا۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۴۶۰)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک خچر تحفے کے طور پر پیش کیا گیا، نبی اکرم ﷺ اس پر سوار ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر ہم گدھوں کے ذریعے گھوڑیوں کی جفتی کرائیں، تو ہمیں اس طرح کے جانور مل سکتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کام وہ لوگ کر سکتے ہیں جنہیں علم نہ ہو۔

Marfat.com

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۶۵)

حَدَّثَنِی رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزْنِیُّ، قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحَی عَلٰی بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ

حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اس وقت جب دن چڑھ چکا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آگے پہنچا رہے تھے' اور کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۵۶)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ وَلَّی سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهِ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا' کیا آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے' اے ابوعمارہ! تو انہوں نے جواب دیا: نہیں اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی بلکہ کچھ جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیر لی تھی جب ہوازن نے ان پر تیر اندازی کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے ابوسفیان بن حارث عبدالمطلب نے اس کی لگام تھامی ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۱۶۱۱)

Marfat.com

بکریاں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخٍ لِي حِيْنَ وُلِدَ لِيُحَنِّكَهُ، فَاِذَا هُوَ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا اَحْسَبُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے بھائی کی پیدائش کے وقت، اسے ساتھ لے کر، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تا کہ آپ ﷺ اسے گھٹی دیں، نبی اکرم ﷺ اس وقت بکریوں کے باڑے میں موجود تھے اور بکریوں پر داغ لگا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۵۶۳)

Marfat.com

طعامِ نبوی

حضور ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جس قسم کا کھانا مل جاتا تھا تناول فرمالیتے یعنی وہ تمام کھانے جو خدا نے حلال کئے ہیں آپ کو اس سے پرہیز نہ تھا البتہ سادہ قسم کے کھانے کو زیادہ پسند فرماتے اور کسی خاص قسم کے کھانے کے لئے اہتمام نہ فرماتے آپ ﷺ زمین پر بیٹھ کر ہی کھانا تناول فرماتے۔ آپ ﷺ بڑے مہمان نواز تھے اور اگر کوئی مہمان ہوتا تو اس کے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ جب آپ دوسروں کے ساتھ مل کر کھاتے تو اس وقت تک کھانا شروع نہ کرتے جب تک کہ کھانے کی تمام چیزیں دسترخوان پر نہ پہنچ جاتیں۔ آپ ﷺ کے صحابہ آپ کا اتنا احترام کرتے کہ جب تک آپ ﷺ کھانا شروع نہ کرتے کوئی شروع نہ کرتا آپ گرم گرم کھانا نہ کھاتے بلکہ ٹھنڈا کر کے کھاتے۔ آپ اکثر تین انگلیوں سے کھاتے اور کھانا ختم کرنے پر انھیں چاٹ لیتے۔ کھانا ختم کرنے پر دعا پڑھتے اور پھر ہاتھ دھوتے۔ حضور ﷺ نے زندگی میں جو خوراک استعمال فرمائی ہے اس میں گندم کے آٹے کی روٹی، جو کے آٹے کی روٹی قابل ذکر ہے۔ گوشت میں سے آپ ﷺ نے بکرے، دُنبے، گائے، اونٹ، مرغی، حباری، خرگوش، اور مچھلی استعمال فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے میٹھی اشیاء بھی استعمال فرمائی ہیں ان میں شہد قابل ذکر ہے۔ پھلوں میں آپ کو کھجور، تربوز، خربوزہ، انار، بہی، انجیر اور انگور مرغوب تھے۔ ترکاریوں میں کدو اور چقندر کو حضور ﷺ نے بہت پسند فرمایا۔ حضور ﷺ نے گھی، پنیر، دودھ اور دہی بھی استعمال فرمایا ہے۔ دودھ کی لسی اور ستو بھی آپ کو بہت مرغوب تھے اور البتہ بیشتر اوقات آپ گرمیوں میں انھیں استعمال میں لاتے۔

Marfat.com

ثرید بھی آپ کو بہت پسند تھا۔ سرکہ بھی سرکار نے کثرت سے استعمال کیا۔ روغنیات میں آپ نے زیتون کا تیل استعمال فرمایا ہے۔ المختصر کھانوں میں سے جو حلال چیز میسر آئی آپ نے اسے استعمال فرمایا۔ جو اشیاء حضور ﷺ نے استعمال فرمائی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

روٹی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُوَانٍ وَّلَا فِىْ سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ''چوکی'' پر رکھ کر نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی چھوٹے پیالے میں کھایا ہے اور نہ ہی آپ کے لئے کبھی چپاتی تیار کی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' پھر وہ لوگ کسی چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: عام دسترخوان پر۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۱۰)

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَىْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا كِسَرٌ يَّابِسَةٌ وَّخَلٌّ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ

سیّدہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: صرف سوکھی روٹی کے ٹکڑے ہیں اور سرکہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے ہی لے آؤ جس گھر میں سرکہ موجود ہو اس گھر والے محتاج نہیں ہوتے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۶۵)

Marfat.com

عَنْ سَلِيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابا امامة الباهلى يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضِلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ.

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے لئے کبھی بھی "جو" کی روٹی اضافی نہیں ہوئی۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳۵)

عن ابن عباس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَبِيْتُ اللَّيَالِىَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند راتیں مسلسل اس طرح بھی گزار دیا کرتے تھے کہ آپ اور آپ کے گھر والے بھوکے ہوتے تھے۔ آپ نے رات کا کھانا نہیں کھایا ہوتا تھا۔ آپ کے گھر والوں کی روٹی اکثر "جو" سے بنی ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳۶)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِىَّ يَعْنِى الْحُوَارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِىَّ حَتّٰى لَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَاطَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهٗ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' ان سے دریافت کیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھنا ہوا آٹا کھایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ ان سے دریافت کیا گیا' کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں آپ کے پاس چھانی نہیں ہوا کرتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس چھانی نہیں

Marfat.com

ہوتی تھی؟ ان سے دریافت کیا گیا تو پھر آپ لوگ اس ''جو'' کا کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس پر پھونک مارا کرتے تھے جو اڑنا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا اور جو باقی بچتا تھا ہم اسے گوندھ لیا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ فَقَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ''چوکی'' میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور کبھی چھوٹی پیالی میں نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی چپاتی کھائی ہے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳۹)

عن مسروق قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ.

مسروق بیان کرتے ہیں' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا۔ انہوں نے بیان کیا جب بھی میں سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو ہمیشہ رو پڑتی ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے وہ حالت یاد آ جاتی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳۹)

عن انس قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ''چوکی'' میز پر

Marfat.com

رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ نے کبھی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۴۲)

عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ اَنَّهَا غَرْبَلَتْ دَقِیْقًا فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِیفًا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَتْ طَعَامٌ نَصْنَعُهٗ بِاَرْضِنَا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِیفًا فَقَالَ رُدِّیْهِ فِیْهِ ثُمَّ اعْجِنِیْهِ

سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے آٹا چھان کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی تیار کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ کھانا ہے' جو ہم اپنے علاقے میں بناتے ہیں' تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں اس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی روٹی بناؤں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں جو کچھ نکالا ہے وہ اس میں واپس ڈال دو، اور پھر اسے گوندھو۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۳۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِیفًا مُّحَوَّرًا بِوَاحِدٍ مِّنْ عَیْنَیْهِ حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں مبارک آنکھوں کے ذریعے کبھی کوئی ایک روٹی بھی ایسی نہیں دیکھی جس کے آٹے کو بار بار چھانا گیا ہو، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم حدیث ۳۳۳۷)

عَنِ ابْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ زَارَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَوْمَهٗ یَعْنِیْ قَرْیَةً اَظُنُّهٗ قَالَ یُنَا فَاَتَوْهُ بِرُقَاقٍ مِّنْ رُقَاقِ الْاُوَلِ فَبَكٰی وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا بِعَیْنِهٖ قَطُّ

ابن عطاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کی قوم یعنی ان کی بستی میں آئے، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس جگہ کا نام ''یُنا'' تھا، ان

Marfat.com

لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں باریک چپاتیاں پیش کیں' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کے ذریعے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۳۸)

چاول

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثَّفْلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاولوں کی تہہ کو پسند فرمایا۔ (ترمذی شریف)

گھی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَنَعَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزَةً وَّضَعَتْ فِيْهَا شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ ثُمَّ قَالَتِ اذْهَبْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اُمِّيْ تَدْعُوكَ قَالَ فَقَامَ وَقَالَ لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ قُوْمُوْا قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ اِلَيْهَا فَاَخْبَرْتُهَا فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِيْ مَا صَنَعْتِ فَقَالَتْ اِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَكَ وَحْدَكَ فَقَالَ هَاتِيْهِ فَقَالَ يَا اَنَسُ اُدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً عَشَرَةً قَالَ فَمَا زِلْتُ اُدْخِلُ عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَكَانُوْا ثَمَانِيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی تیار کی، انہوں نے اس میں کچھ گھی بھی لگا دیا پھر انہوں نے فرمایا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور آپ کو کھانے کی دعوت دو' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی:

Marfat.com

میری والدہ نے آپ ﷺ کو بلایا ہے۔راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنے پاس لوگوں سے فرمایا،تم لوگ بھی کھڑے ہو جاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ان لوگوں سے پہلے سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم نے تیار کیا ہے وہ لے آؤ، سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں نے تو صرف آپ ﷺ کے لیے تیار کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وہی لے آؤ، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! دس دس آدمیوں کو اندر لاتے جاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تو میں دس دس آدمیوں کو اندر لایا، یہاں تک کہ ان سب نے کھانا کھالیا اور سیر ہو کر کھایا، ان لوگوں کی تعداد ۸۰ تھی۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۴۲)

مکھن

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا تَحْتَهٗ قَطِيفَةً لَّنَا صَبَبْنَاهَا لَهٗ صَبًّا فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِيْ بَيْتِنَا وَقَدَّمْنَا لَهٗ زُبْدًا وَّتَمْرًا وَّكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلیم بن عامر نے بسر کے دو صاحبزادوں کا یہ بیان نقل کیا ہے، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، تو ہم نے آپ ﷺ کے نیچے ایک بڑی چادر بچھائی، ہم نے اس پر پانی کا چھڑکاؤ کر دیا تھا، نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ہمارے گھر میں آپ ﷺ پر وحی نازل کی، ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں، نبی اکرم ﷺ مکھن کو پسند کرتے تھے۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۳۴)

Marfat.com

پنیر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَۃٍ فِیْ تَبُوْکَ، فَدَعَا بِسِکِّیْنٍ، فَسَمَّی وَقَطَعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تبوک میں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے چھری منگوائی، آپ نے اللہ کا نام لیا اور اسے کاٹ لیا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الطعام حدیث ۳۸۱۹)

گوشت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: کَانَ اَحَبُّ الْعُرَاقِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرَاقَ الشَّاۃِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ایسی ہڈی پسند تھی، جو بکری کی ہو، اور اس پر سے زیادہ گوشت اُتارا جا چکا ہو اور تھوڑا سا موجود ہو۔
(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۷۸۰)

عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّہَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّاَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت رکھا تو آپ نے اسے کھا لیا پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔
(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۲)

عَنْ عَلْقَمَۃَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهٗ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَّهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ

حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص گوشت خریدے تو پکاتے ہوئے اس کا شوربا زیادہ کرے کیونکہ اگر اسے گوشت کی بوٹی نہیں ملے گی تو شوربا مل جائے گا اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہے یعنی اس میں گوشت کا اثر ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۵)

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَّاِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهٗ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھے اگر اسے کچھ نہ ملے تو وہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لے اور اگر تم گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ کرو اور اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی بھیج دو۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِيْ اَبِيْ فَدَعَا اُنَاسًا فِيْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے میری شادی کی انہوں نے کچھ لوگوں کی دعوت کی جن میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوشت کو نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ مزیدار محسوس ہوتا ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۸)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے چھری کے ذریعے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر اسے کھایا پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور از سر نو وضو نہیں کیا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا آپ کے سامنے ران کا گوشت رکھا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا آپ نے اسے دانتوں کے ذریعے نوچ کر کھایا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۶۰)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الحارث قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا ہے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۷)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاُتِيَ بِجَنْبٍ مَثْوِيٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشُّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّلِيْ بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَى الشُّفْرَةَ فَقَالَ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهٗ قَدْ وَفٰى فَقَالَ لَهٗ اَقُصُّهٗ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قُصَّهٗ عَلٰى سِوَاكٍ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک

Marfat.com

رات کسی کا مہمان بنا تو جانور کے پہلو کا بھنا ہوا گوشت لایا گیا' نبی اکرم ﷺ نے چھری پکڑی آپ اسے کاٹ کر مجھے دینے لگے۔ اسی دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے آپ کو نماز کی اطلاع دی تو نبی اکرم ﷺ نے چھری رکھ دی آپ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا آپ کے سامنے ران کا گوشت رکھا گیا آپ کو یہ بہت پسند تھا تو آپ نے اسے دانتوں سے نوچ کر کھایا۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۸)

عَنْ اَبِیْ عَبَیْدٍ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قِدْرًا وَّکَانَ یُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهٗ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ سَکَتَّ لَنَا وَلْتَنِی الذِّرَاعَ مَادَعَوْتُ.

حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی۔ آپ کو ران کا گوشت پسند تھا میں نے ران کا گوشت آپ کے آگے کیا۔ آپ نے فرمایا: ایک اور ران آگے کرو میں نے وہ بھی آپ کے آگے کر دی۔ آپ نے فرمایا: ایک اور ران آگے کرو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بکری میں کتنی رانیں ہوتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر تم خاموش رہتے تو میری طرف ایک کے بعد ایک ران بڑھاتے رہتے جب تک میں کہتا رہتا۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۶۱)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَلٰکِنَّهٗ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَّکَانَ یَعْجَلُ اِلَیْهَا

Marfat.com

لِاَنَّهَا اَعْجَلُهَا نَضْجًا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ران کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا لیکن چونکہ آپ کبھی کبھار گوشت کھایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ وقفے کے ساتھ گوشت کھایا کرتے تھے۔ اس لئے آپ شوق سے اسے کھاتے تھے کیونکہ یہ گوشت جلدی تیار ہو جاتا تھا۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۶۲)

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بہترین گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔

(شمائل ترمذی حدیث ۱۶۳)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا دُعِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی لَحْمٍ قَطُّ اِلَّا اَجَابَ وَلَا اُهْدِیَ لَهٗ لَحْمٌ قَطُّ اِلَّا قَبِلَهٗ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی گوشت کھانے کی دعوت دی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اسے قبول کیا اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت کا تحفہ پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول کیا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۰۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دستی کا گوشت پیش کیا گیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند بھی کرتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دانت سے نوچ کر کھایا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۰۷)

Marfat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَاةً سَمِيطًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۰۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ شِوَاءٍ قَطُّ وَلَا حُمِلَتْ مَعَهٗ طِنْفِسَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے کبھی بھی بھنا ہوا گوشت بچا ہوا نہیں اٹھایا گیا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چٹائی اٹھائی گئی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۱۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِىِّ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِى الْمَسْجِدِ لَحْمًا قَدْ شُوِىَ فَمَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّى وَلَمْ نَتَوَضَّاْ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں کھانا کھایا جو بھنا ہوا گوشت تھا، ہم نے کنکریوں کے ذریعے اپنے ہاتھ صاف کیے، پھر ہم اٹھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۱۱)

عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَكَلَّمَهٗ فَجَعَلَ تُرْعَدُ فَرَائِصُهٗ فَقَالَ لَهٗ هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنِّىْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ تَاْكُلُ الْقَدِيْدَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِسْمٰعِيْلُ وَحْدَهٗ وَصَلَهٗ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی تو اس کے اعضاء پر کپکپی

Marfat.com

طاری ہوگئی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اطمینان رکھو، میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں میں ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو گوشت کے خشک ٹکڑے کھایا کرتی تھی۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم حدیث ۳۳۱۲)

اونٹ کا گوشت

عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُّحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُوْرًا اَوْ بَعِيْرًا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْقَوْمُ يُلْقُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُوْلُ اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ بتا رہے تھے، ایک مرتبہ ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح کیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، اس وقت نبی اکرم ﷺ کے لیے گوشت ڈالنے لگے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پاکیزہ گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم حدیث ۳۳۰۸)

مرغ کا گوشت

عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے فرمایا آگے ہو جاؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کے گوشت کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الطعمہ حدیث ۱۷۴۹)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ

Marfat.com

لَحْمَ دَجَاجٍ قَالَ وَفِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ هٰذَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۰)

عن زهدم الجرمی قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَاُتِیَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰی رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَاْکُلُ شَیْئًا نَتَنًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰکُلَهٗ قَالَ اُدْنُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ مرغی کا گوشت آیا حاضرین میں سے ایک شخص پیچھے ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے اس جانور کو ایک ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جو گندی ہوتی ہے۔ تو میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اسے نہیں کھاؤں گا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے آجاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی ۱۴۶)

عن زهدم الجرمی قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِیْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَیْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ کَاَنَّهٗ مَوْلًی قَالَ فَلَمْ یَدْنُ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکَلَ مِنْهُ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَاْکُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰکُلَهٗ اَبَدًا.

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کا کھانا آگے رکھا گیا۔ ان کے کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص جو ''بنو تیم'' کے ساتھ تعلق رکھتا تھا اور وہ آزاد شدہ

Marfat.com

غلام لگ رہا تھا وہ آگے نہیں ہوا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا آگے ہو جاؤ! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا: میں نے اسے ایک ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا ہے جو مجھے گندی لگتی ہے تو میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ (شمائل ترمذی ۱۴۸)

چکور کا گوشت

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى.

حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چکور کا گوشت کھایا ہے۔
(شمائل ترمذی حدیث ۱۴۷)

مچھلی

عَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَحْرُ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ اَلْحِلُّ مَيْتَتُهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۴۶)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَى الْبَحْرُ اَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ فَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سمندر جسے باہر پھینک دے یا جس چیز سے پانی پیچھے ہٹ جائے تو تم اسے کھالو اور جو

Marfat.com

اس میں مرجائے اور راس پر تیرنے لگے تو اسے نہ کھاؤ۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۴۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَاَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَاَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لیے دو طرح کے مردار اور دو طرح کے خون حلال کیے گئے ہیں جہاں تک دو مرداروں کا تعلق ہے' تو وہ مچھلی اور ٹڈی دل ہے اور جہاں تک دو خونوں کا تعلق ہے' تو وہ جگر اور تلی ہے''۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۱۴)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَ اُمِّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ تَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پتون والے لشکر میں غزوہ کیا اور ابوعبیدہ امیر بنائے گئے تو ہم سخت بھوکے ہو گئے پھر دریا نے ایسی مری مچھلی پھینکی کہ اس جیسی دیکھی نہ گئی جسے عنبر کہا جاتا تھا ہم نے اس میں سے آدھا ماہ کھایا پھر پھر ابوعبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی تو سوار اس کے نیچے سے گزر گیا پھر جب ہم آئے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا کھاؤ وہ روزی جو اللہ نے تمہاری طرف ظاہر کی اور ہم کو بھی کھلاؤ اگر تمہارے پاس ہو فرماتے ہیں پھر ہم نے اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اس سے کھایا۔

Marfat.com

(مشکوۃ شریف جلد دوم کتاب الصید والذبائح بحوالہ مسلم بخاری ۳۹۳۴)

جراد

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ

حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ان سے ٹڈی کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم جراد کھایا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۴۴)

خرگوش

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ اَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا، فَبَعَثَ مَعِی اَبُوْ طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَبِلَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک کم عمر مضبوط جسم کا لڑکا تھا، میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا، میں نے اسے بھون لیا، تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نچلا دھڑ میرے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں اسے لے کر آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول کرلیا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الطعام حدیث ۳۷۹۱)

قَال سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَی اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِی بِفَخِذِهَا اَوْ بِوَرِكِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَہٗ قَالَ قُلْتُ اَکَلَہٗ قَالَ قَبِلَہٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''مرالظہران'' کے مقام پر ہم لوگ ایک خرگوش کے پیچھے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کے پیچھے بھاگے میں اس تک پہنچ گیا اور میں نے اسے پکڑ لیا میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے ایک سخت پتھر کے ذریعے اسے ذبح کیا اور اس کی دو رانیں یا دو سرینیں میرے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوائیں تو آپ نے انہیں کھالیا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۱۱)

حریرہ

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ ابْنَۃُ عِمْرَانَ وَآسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَآئِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں' خواتین میں صرف مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کامل ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو تمام کھانوں پر ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۷)

ثرید

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: کَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الثَّرِیْدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِیْدُ مِنَ الْحَیْسِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ کھانا روٹی سے بنا ہوا ثرید اور حیس کا ثرید تھا۔

Marfat.com

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الطعام حدیث ۳۷۸۳)

عَنْ اَبِیْهِ عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ بَعَثَنِیْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنِ عُبَیْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَیْهِ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا بَیْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَانْطَلَقَ بِیْ اِلٰی بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِیْنَا بِجَفْنَةٍ کَثِیْرَةِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذَرِ وَاَقْبَلْنَا نَاْکُلُ مِنْهَا فَخَبَطَتْ بِیَدِیْ مِنْ نَوَاحِیْهَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ فَقَبَضَ بِیَدِهِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِی الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْهِ اَلْوَانُ الرُّطَبِ اَوْ مِنْ اَلْوَانِ الرُّطَبِ عُبَیْدُ اللّٰهِ شَکَّ قَالَ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَیْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَیْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ وَرَاْسَهٗ وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ

عکراش بن زویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کی زکوٰۃ کے ہمراہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے پایا پھر آپ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے لے کر سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں چلے گئے آپ نے دریافت کیا: کچھ کھانے کے لئے ہے؟ تو ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت زیادہ ثرید اور بوٹیاں تھیں ہم نے کھانا شروع کیا میرے ہاتھ پیالے کے اردگرد گردش کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے کھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرے دائیں ہاتھ کو تھاما اور فرمایا: اے عکراش! صرف ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے پھر ہمارے لئے ایک تھال لایا گیا

Marfat.com

جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ تھال میں گردش کرنے لگا آپ نے فرمایا: اے عکراش! تم جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں پھر پانی لایا گیا نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور اس کی تری کو اپنی دونوں ہتھیلیوں، چہرے اور کلائیوں اور سر پر مل لیا اور فرمایا اے عکراش، یہ اس چیز کا وضو ہے جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد اس طرح ہاتھ دھونے چاہئیں۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۷۱)

عَنْ اَبِیْ موسٰی عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَآئِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو "ثرید" کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۶۶)

عَنْ انس بن مالك یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَضْلُ عَآئِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو "ثرید" کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۶۷)

عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ اللَّیْثِیِّ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِ الثَّرِیْدِ فَقَالَ کُلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ مِنْ حَوَالَیْھَا وَاعْفُوا رَاْسَھَا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَاْتِیْھَا مِنْ فَوْقِھَا

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ثرید کے درمیانی حصے کے سرے کو پکڑا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کے آس پاس سے کھانا

Marfat.com

شروع کرو اور اس کے سرے کو رہنے دو کیونکہ اس سرے کے اوپر کی طرف سے اس میں برکت آتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم حدیث ۳۲۷۶)

عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''عائشہ کو تمام خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے''۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم حدیث ۳۲۸۱)

قدید یعنی سوکھے ہوئے گوشت کا ٹکڑا

عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ وَّقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا یک درزی نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی دعوت کی' اس نے آپ کیلئے کھانا تیار کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ' میں بھی کھانے کیلئے چلا گیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جَو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا۔ جس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے یعنی وڑیاں بھی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ اس دن کے بعد میں بھی کدّو کھانے کو پسند کرتا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۰۹)

Marfat.com

کدو

عَنْ اَنَسِ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا یک درزی نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی دعوت کی' اس نے آپ کیلئے کھانا تیار کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ' میں بھی کھانے کیلئے چلا گیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جَو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا۔ جس میں کدو اور گوشت بھی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ اس دن کے بعد میں بھی کدّو کھانے کو پسند کرتا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۰۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَاْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ، وَلٰكِنْ لِيَاْكُلْ مِنْ اَسْفَلِهَا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جب کوئی شخص کھانا کھائے، تو وہ پیالے کے اوپر سے نہ کھائے، بلکہ نیچے سے کھائے، کیونکہ برکت اس کے اوپری حصے پر نازل ہوتی ہے''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۷۸۲)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ طَالُوتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّهُوَ یَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ یَقُوْلُ یَا لَكِ شَجَرَةً مَّا اَحَبَّكِ اِلَیَّ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكِ

ابوطالوت بیا سے روایت ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا وہ اس وقت کدو کھا رہے تھے انہوں نے کہا اے درخت! یعنی سبزی میں تم سے صرف اس لئے محبت کرتا ہوں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں پسند کرتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۷۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ فِی الصَّحْفَةِ یَعْنِی الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ برتن میں تلاش کر رہے تھے یعنی کدو تلاش کر رہے تھے تو میں بھی اسے پسند کرتا ہوں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الطعام حدیث ۱۷۷۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ اَوْ دُعِیَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ لِمَا اَعْلَمُ اِنَّهٗ یُحِبُّهٗ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "کدو" بہت پسند تھے۔ جب آپ کے لئے کھانا لایا جاتا یا آپ کو کھانے کی دعوت دی جاتی تو میں کدو تلاش کر کے آپ کے سامنے رکھا کرتا تھا کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۲)

عَنْ حَكِیْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَرَاَیْتُ عِنْدَهٗ دُبَّاءً یُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا

حکیم بن جابر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس ''کدو'' رکھے ہوئے ہیں جو آپ کاٹ رہے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہم اس کے ذریعے اپنے سالن کو زیادہ کرلیں گے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۳)

عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فَذَھَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِلٰی ذٰلِکَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِیْرٍ وَ مَرَقًا فِیْہِ دُبَّاءٌ وَ قَدِیْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَیِ الْقَصْعَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ وَ مِنْ یَوْمَئِذٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کے لئے دعوت کی جو اس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی اس کھانے میں گیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ''جو'' کی روٹی رکھی اور شوربا رکھا جس میں کدو تھے اور خشک گوشت تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ پیالے کے اردگرد کدو تلاش کر رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس دن کے بعد میں بھی کدوؤں کو پسند کرتا ہوں۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۵۴)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْقَرْعَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۰۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَتْ مَعِیْ اُمُّ سُلَیْمٍ بِمِکْتَلٍ فِیْہِ رُطَبٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِدْہُ وَخَرَجَ قَرِیْبًا اِلٰی مَوْلًی لَہٗ دَعَاہُ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ یَاْکُلُ قَالَ فَدَعَانِیْ لِاٰکُلَ مَعَہٗ قَالَ وَصَنَعَ ثَرِیْدَۃً

Marfat.com

بِلَحْمٍ وَّقَرْعٍ قَالَ فَاِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ قَالَ فَجَعَلْتُ اَجْمَعُهُ فَاُدْنِيْهِ مِنْهُ فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَوَضَعْتُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ وَيَقْسِمُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ اٰخِرِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے میرے ساتھ ایک برتن بھیجا جس میں کھجوریں تھیں، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، مجھے نبی اکرم ﷺ نہیں ملے، نبی اکرم ﷺ وہاں قریب موجود اپنے ایک غلام کے ہاں گئے ہوئے تھے جس نے آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا تھا اور آپ ﷺ کی دعوت کی تھی، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ اس وقت کھانا کھا رہے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھی بلایا تا کہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھاؤں، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے گوشت اور کدو کے ذریعے ثرید تیار کیا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کدو کو پسند کرتے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو میں نے کدوا کٹھے کر کے انہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کرنا شروع کیا، جب ہم لوگوں نے کھانا کھا لیا، نبی اکرم ﷺ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے' تو میں نے کھجوروں کا وہ برتن آپ ﷺ کے سامنے رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں کھانا اور تقسیم کرنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس کی آخری کھجور بھی تقسیم کر دی۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۰۳)

عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَعِنْدَهٗ هٰذَا الدُّبَّاءُ فَقُلْتُ اَيُّ شَيْءٍ هٰذَا قَالَ هٰذَا الْقَرْعُ هُوَ الدُّبَّاءُ نُكْثِرُ بِهٖ طَعَامَنَا

حکیم بن جابر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ کے سامنے کدو موجود تھا،

Marfat.com

میں نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کدو ہے، اسے دباء بھی کہتے ہیں: ہم اس کے ذریعے اپنے کھانے یعنی سالن کو زیادہ کر لیتے ہیں۔
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۰۴)

سیاہ پیلو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''مرالظہران'' کے مقام پر ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم لوگ پیلو چن رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بطورِ خاص سیاہ پیلو چنو! ہم نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! یوں لگتا ہے کہ جیسے آپ نے بکریاں چرائی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۳۳)

چکندر

عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَّلَنَا دَوَالٍ مُّعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ

Marfat.com

سیدہ ام منذر سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہمارے گھر میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو کھانا شروع کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو کھانا شروع کرنا چاہا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! رک جاؤ' رک جاؤ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ سیدہ ام منذر بیان کرتی ہیں یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے اور نبی اکرم ﷺ اسے کھاتے رہے۔ پھر اس کے بعد ان حضرات کے لیے چقندر اور جو تیار کیے گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اسے کھاؤ کیونکہ یہ تمہاری طبیعت کے لیے موافق ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۹۶۰)

میتھی

عَنْ قَاسِمِ بْنِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَشْفُوْا بِالْحَلْبَةِ

قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ میتھی سے شفا حاصل کرو۔

ذہبی نے ایک اور حدیث میں لکھا ہے کہ

لَوْ نَعْلَمُ اُمَّتِیْ مَافِیا لُحَلْبَةَ لَا شَرَوْهَا وَلَوْبَرَزْنَهَا ذَهَبَا

میری امت اگر میتھی کے فوائد کو سمجھ لے تو وہ اسے سونے کے ہموزن خریدنے سے بھی دریغ نہ کرے۔ (ذہبی)

کھبنی

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ

Marfat.com

الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی مُوْسٰی وَمَاؤُھَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھنبی اس من وسلویٰ کا ایک حصہ ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ پر نازل کیا تھا۔اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفاء ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۳۰)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :اَلْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَفِیْھَا شِفَآءٌ مِّنَ السُّمِّ وَالْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عجوہ جنت سے تعلق رکھتی ہے اور اس میں زہر کے لئے شفا ہے اور کھنبی من کا ایک حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۹۹۲)

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سعید بن زید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھنبی من کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۹۹۳)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْکَمْاَۃُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ وَالْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھِیَ شِفَآءٌ مِّنَ السُّمِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے عرض کی: کھنبی زمین کی چیچک ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنبی من کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے جبکہ عجوہ جنت سے تعلق رکھتی ہے اور یہ زہر کے لئے شفاء ہے۔

Marfat.com

کھجور

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ قَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِىَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّىْ وَهُوَ فِيْهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِلْقَاءُ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِىْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ قَالَ فَقَالَ اَبِىْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ ادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِىْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی خدمت میں کھانا اور پنیر پیش کیا۔ آپ نے اسے کھالیا تو آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپ نے انہیں کھانا شروع کیا اور دو اُنگلیوں شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے ان کی گٹھلیاں ایک طرف رکھتے گئے۔ راوی شعبہ نے شہادت کی انگلی اور بڑی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' میرا خیال ہے یہ دو انگلیاں تھیں پھر آپ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ نے اسے پیا اور باقی ماندہ اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف بڑھا دیا۔ جب آپ تشریف لے جانے لگے تو میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر درخواست کی آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کریں تو آپ نے دعا کی۔ اے اللہ! جو رزق تو نے انہیں عطا کیا اس میں ان کیلئے برکت عطا فرما! انہیں بخشش دے اور ان پر رحم کر! (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۱۲)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ

Marfat.com

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس گھر میں کھجوریں موجود ہوں' اس گھر والے بھوکے نہیں رہتے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۲۰)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَآئِشَةُ بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ يَا عَآئِشَةُ بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ اَوْ جَاعَ اَهْلُهٗ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں۔اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔یہ بات آپ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۲۱)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ سَمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مدینہ کی دونوں حدوں کے درمیان میں سے جو شخص صبح کے وقت سات کھجوریں کھالے۔شام تک کوئی زہر اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۲۲)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص صبح کے وقت ساتھ "عجوہ" کھجوریں کھالے اسے

Marfat.com

دن بھر میں کوئی زہر اور کوئی جادو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۲۳)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَآءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مدینہ منورہ کے بالائی حصے کی ''عجوہ'' کھجوروں میں شفاء ہے اور صبح کے وقت انہیں کھانا ''تریاق'' ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۲۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، وَقَالَ: هٰذِهِ اِدَامُ هٰذِهِ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، حضرت یوسف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا، اس پر کھجور رکھی اور آپ نے فرمایا: یہ اس کا سالن ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۸۳۰)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے البتہ اگر اپنے ساتھی سے اجازت لے لی جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۳۶)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۳۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھالیا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۶۷)

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَّلَنَا دَوَالٍ مُّعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهٗ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ

سیدہ ام منذر سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہمارے گھر میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانا شروع کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو کھانا شروع کرنا چاہا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! رک جاؤ' رک جاؤ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ سیدہ اُم منذر بیان کرتی ہیں یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھاتے رہے۔ پھر اس کے بعد ان حضرات کے لیے چقندر اور جو تیار کیے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اسے کھاؤ کیونکہ یہ تمہاری طبیعت کے لیے موافق ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۹۶۰)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا الْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ

Marfat.com

مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے عرض کی: کھنبی زمین کی چیچک ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنبی من کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے جبکہ عجوہ جنت سے تعلق رکھتی ہے اور یہ زہر کے لئے شفاء ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۹۹۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوْعِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ انہیں کھا رہے تھے اور آپ بھوک کی وجہ سے سمٹ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۳۳)

عَنْ سِمَاكَ بْنِ حَرَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ لَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَ شَرَابٍ مَاشِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهٗ.

حضرت سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کیا تم لوگ جواب جو چاہتے ہو وہ کھا پی نہیں لیتے؟ میں نے تمہارے نبی کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں کہ وہ آپ کے پیٹ کو بھر دیں۔ (شمائل ترمذی ۱۴۴)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَ اَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَ صَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَ لَمْ يَتَوَضَّاْ.

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ ایک انصاری خاتون کے پاس آئے اس نے آپ کے لئے ایک بکری ذبح کی آپ نے اسے تھوڑا سا کھالیا پھر وہ آپ کے پاس کھجوروں کا ایک تھال لائی۔ آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھجوریں کھائیں پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا پھر جب نماز ختم کی تو وہ خاتون بکری کا گوشت لائی آپ نے اسے کھالیا پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔ (شمائل ترمذی ۱۷۲)

عَنْ اَبِیْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَدَكِ فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ يَدِیْ فِیْ نَوَاحِيْهَا فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَّوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانٌ مِّنَ الرُّطَبِ فَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ

حضرت عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بڑا کھانے کا برتن پیش کیا گیا جس میں بہت زیادہ ثرید اور چربی موجود تھی ہم اس میں سے کھانے لگے میں نے اس کے تمام حصوں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عکراش ایک طرف سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی ہے راوی کہتے ہیں: پھر ہمارے سامنے ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف طرح کی کھجوریں تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اس تھال میں مختلف جگہ حرکت کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عکراش اب تم جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ کھجوروں کی قسمیں مختلف ہیں۔ (سنن ابن ماجہ جلد دو مکتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۷۴)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

Marfat.com

فرمائی ہے' جس گھر میں کھجوریں موجود نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۲۷)

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْتٌ لَّا تَمْرَ فِیْهِ کَالْبَیْتِ لَا طَعَامَ فِیْهِ

علی بن ابورافع اپنی دادی سیّدہ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں، اس کی مثال ایسے گھر کی طرح ہے' جس میں کھانے کے لیے کچھ نہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۲۸)

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ کُلُوا الْخَلَقَ بِالْجَدِیْدِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَغْضَبُ وَیَقُوْلُ یَبْقٰی ابْنُ اٰدَمَ حَتّٰی اَکَلَ الْخَلَقَ بِالْجَدِیْدِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کچی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ ملا کر کھاؤ، پرانی کھجوروں کو تازہ کھجوروں کے ساتھ ملا کر کھاؤ کیونکہ اس سے شیطان غضبناک ہوتا ہے اور یہ کہتا ہے، آدم کا بیٹا اس وقت تک باقی رہے گا' جب تک وہ پرانی کھجوروں کو تازہ کھجوروں کے ساتھ ملا کر کھاتا رہے گا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۳۰)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے ساتھیوں سے اجازت لیے بغیر دو کھجوریں ایک ساتھ کھائے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۳۱)

عَنْ سَعْدٍ مَّوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّکَانَ سَعْدٌ یَّخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ حَدِيْثُهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ يَعْنِيْ فِي التَّمْرِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام "سعد" جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باتوں کو پسند کرتے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں یعنی کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۳۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تلاش کرنا شروع کیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۳۲)

تربوز

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تر کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۶۶)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کو تربوز کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۲۵)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ

Marfat.com

الرُّطَبَ بِالْبِطِّيخِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کے ساتھ کھجوریں کھالیا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۲۶)

ککڑی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے ہمراہ ککڑی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۱۴)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ساتھ ککڑی ملا کر کھایا کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۸۳۵)

خربوزہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخَرْبَزِ وَالرُّطَبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ خربوزہ اور کھجور کھا رہے تھے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۸۹)

عَنْ رَبِيْعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ اَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَاجِرٍ زُغْبٍ فَاَعْطَانِيْ مِلَاكَفِّهِ حُلِيًّا اَوْ قَالَتْ ذَهَبًا

Marfat.com

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک تھال لے کر حاضر ہوئی جس میں تازہ کھجوریں اور روئیں والی ککڑیاں تھیں پس آپ ﷺ نے مجھے مٹھی بھر کر زیور اور سونا عطا فرمایا۔

(شمائل ترمذی حدیث ۱۹۲)

شہد

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۴)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِی اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَيْتُهٗ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَائَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَيْتُهٗ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَاَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کو پیچش لگے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے شہد پلاؤ۔ اس نے اسے پلایا پھر آیا اور عرض کیا میں نے اسے شہد پلایا ہے۔ اس نے اسے پلایا پھر آیا اور عرض کیا میں نے اسے شہد پلایا ہے لیکن اس سے پیچش زیادہ ہو گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے شہد پلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے پھر شہد پلایا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

Marfat.com

اس نے عرض کی: میں نے شہد پلایا ہے لیکن اس کے نتیجے میں پیچش زیادہ ہو گئے ہیں راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے اسے پھر شہد پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الطب حدیث ۲۰۰۸)

حلوہ

عَنْ عَآئِشَةَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاتِيْنِىْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُهْتُدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَ مَاهِىَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّىْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے روزہ رکھ لیا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پھر آپ دوبارہ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے تحفے کے طور پر کھانے کے لئے کچھ دیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: ''حیس'' کھجور کا حلوہ ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تو روزے کی نیت کی ہوئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پھر آپ نے اسے کھالیا یعنی نفلی روزہ چھوڑ دیا۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۷۴)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو حلوہ اور شہد پسند تھا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۲۳)

Marfat.com

سرکہ

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارِيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوْا نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى نَبِيٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ اُدُمٍ قَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر کے باہر بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے میری طرف اشارہ کیا میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ ہم چل پڑے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے حجرے تک آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے پھر آپ نے مجھے اندر آنے کیلئے کہا' آپ کی ازواج پردے میں تھیں۔ آپ نے دریافت کیا' کھانے کیلئے کچھ ہے؟ اہل خانہ نے عرض کی' جی ہاں! اور روٹی کے تین ٹکڑے لا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑا اپنے آگے رکھا دوسرا ٹکڑا میرے آگے رکھا اور تیسرے ٹکڑے کے دو حصے کیئے۔ نصف اپنے آگے رکھا اور نصف میرے آگے رکھا پھر آپ نے دریافت کیا' کیا کوئی سالن ہے؟ اہل خانہ نے عرض کی' صرف تھوڑا سا سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا: وہی لے آؤ۔ سرکہ بہت اچھی چیز ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۳۹)

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۶۲)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۶۴)

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِي مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ

سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا، کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ تو میں نے عرض کی: صرف خشک روٹی ہے اور سرکہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ہی لے آؤ اس گھر والے سالن سے محروم نہیں ہو سکتے جس گھر میں سرکہ ہو۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۶۵)

عَنْ اُمِّ سَعْدٍ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَاَنَا عِنْدَهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ قَالَتْ عِنْدَنَا خُبْزٌ وَّتَمْرٌ وَّخَلٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ فَاِنَّهُ كَانَ اِدَامَ الْاَنْبِيَآءِ قَبْلِيْ وَلَمْ يَفْتَقِرْ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ

سیّدہ اُمّ سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، اس وقت میں بھی ان کے پاس موجود تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ہمارے پاس تو روٹی اور کھجور ہے یا سرکہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے اور "اے

Marfat.com

اللہ! سرکہ میں برکت پیدا کر کیونکہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن ہے اور جس گھر میں سرکہ موجود ہو تو وہاں کے لوگ غریب نہیں ہوتے"۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۱۸)

روغن زیتون

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ عَطَاءٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ اَبِىْ اَسِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

عبداللہ بن عیسیٰ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عطاء کے حوالے سے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم پر ملو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۷۵)

عَنْ اَبِىْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھایا کرو اور اسے استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

(شمائل ترمذی حدیث ۱۴۸)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھایا کرو اور اسے لگایا بھی کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۴۹)

Marfat.com

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى اَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ اَتَوْهَا فَقَالُوْا لَهَا اصْنَعِيْ لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهٗ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلٰى اِصْنَعِيْهِ لَنَا قَالَ فَقَامَتْ فَاَخَذَتْ شَيْئًا مِّنَ الشَّعِيْرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفِلْفِلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهٗ

عبیداللہ بن علی اپنی دادی سیّدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہ اس خاتون کے پاس آئے اور ان سے کہا' آپ ہمارے لئے وہی کھانا تیار کریں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اور آپ شوق سے اسے کھایا کرتے تھے اس خاتون نے کہا: اے میرے بیٹے! آپ اسے نہیں کھا سکیں گے۔ انہوں نے کہا: نہیں آپ اسے تیار کریں۔ وہ خاتون کھڑی ہوئی اس نے کچھ "جو" لئے انہیں پیس لیا انہیں ہنڈیا میں ڈالا اس پر تھوڑا سا زیتون کا تیل ڈالا کچھ مرچ مصالحے ڈالے اور اسے تیار کر کے ان حضرات کے آگے رکھ دیا اور بولی: یہ وہ کھانا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اور آپ شوق سے اسے کھایا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۱۷۰)

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتَدِمُوْا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زیتون کے تیل کو سالن بناؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلا ہے"۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۱۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا

Marfat.com

الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مُبَارَكٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''زیتون کا تیل کھایا کرو اور اسے جسم پر بھی لگایا کرو کیونکہ یہ برکت والا ہے''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۲۰)

نمک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تمہارے سالن کا سردار نمک ہے''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۱۵)

انگور

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ خُدْرِی قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِبُسْرٍ وَّقَالَ مَنْ شَرِبَهٗ مِنْكُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم کچی کھجوروں کو تازہ کھجوروں یا کشمش کو تازہ کھجوروں یا کشمش کو باسی کھجوروں کے ساتھ ملا کر نبیذ تیار کر کے پی لیں آپ نے فرمایا: جو شخص نبیذ پینا چاہتا ہو۔ (مسلم شریف جلد سوم حدیث ۵۲۳۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا عُوْدَ عِنَبٍ اَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمُصَّهٗ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو' ماسوائے اس روزے کے جو تم پر فرض قرار دیا گیا ہے' اگر تمہیں کھانے کے لیے صرف انگور کی لکڑی یا درخت کا چھلکا ہی ملے' تو اسے ہی چوس لو''۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الصیام حدیث ۱۷۳۶)

عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتّٰى نُدْخِلَهَا عَلٰى عَلِيٍّ فَعَمَدْنَا اِلَى الْبَيْتِ فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِّنْ اَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيفًا فَنَفَشْنَاهُ بِاَيْدِيْنَا ثُمَّ اَطْعَمْنَا تَمْرًا وَّزَبِيْبًا وَّسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَّعَمَدْنَا اِلٰى عُوْدٍ فَعَرَضْنَاهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقَى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَيُعَلَّقَ عَلَيْهِ السِّقَاءُ فَمَا رَاَيْنَا عُرْسًا اَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز تیار کریں تا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی شادی پر ان کی رخصتی ہو جائے' تو ہم لوگ گھر کی طرف متوجہ ہوئے' ہم نے سیلابی زمین کے پاس سے مٹی لا کر گھر کو لیپ کیا' کھجور کی چھال کے ساتھ دو تکیے بنائے اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ انہیں نرم کیا' کھانے کے لیے ہم نے کھجور اور کشمش اور پینے کے لیے میٹھا پانی تیار کیا' پھر ہم نے ایک لکڑی لی اور اسے گھر کے ایک طرف ٹھونک دیا تا کہ اس پر کپڑا بھی رکھا جا سکے اور مشکیزہ بھی لٹکایا جا سکے' ہم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے بہتر اور کوئی شادی نہیں دیکھی۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول حدیث ۱۹۱۱)

عَنْ اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَّعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ

Marfat.com

ثَلٰثًا وَّرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَّلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَاسَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيَّ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد ابن عبادہ کے ہاں اجازت چاہی تو فرمایا السلام علیکم ورحمتہ اللہ تو حضرت سعد نے کہا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ سنایا حتیٰ کہ حضور نے تین بار سلام کیا اور حضور کو سعد نے جواب دیا سنایا نہیں تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہو گئے تو جناب سعد حضور کے پیچھے گئے۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ آپ پر فدا حضور نے کوئی سلام نہ کیا مگر وہ میرے کان میں پہنچا اور میں نے حضور کا جواب دیا آپ کو نہ سنایا میں نے چاہا کہ آپ کا سلام اور برکت زیادہ حاصل کرلوں پھر وہ سب گھر میں آئے تو حضور میں کشمش پیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھالی پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا تم پر فرشتوں نے دعاء رحمت کی اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطاری کی۔ (مشکوۃ شریف جلد دوم بحوالہ شرح السنہ)

انجیر

عَنْ اَبُوْ دَرْدَاءٍ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبَقَ مِنْ تِيْنٍ فَقَالَ كُلُوْا وَاَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ لَوْ قُلْتُ اَنْ فَاكِهَةً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّةِ قُلْتُ هٰذِهٖ لِاَنَّ فَاكِهَةَ الْجَنَّةِ بِلَا عَجَمٍ فَكُلُوْا مِنْهَا فَاِنَّهَا تَنْفَعُ الْبَوَاسِيْرَ وَ تَنْفَعُ مِنَ النِّقْرِسِ

Marfat.com

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے انجیر کا بھرا ہوا تھال آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کھاؤ۔ ہم نے اس میں سے کچھ کھایا۔ پھر ارشاد فرمایا اگر کوئی کہے کہ کوئی پھل جنت سے زمین پر آسکتا ہے تو میں کہوں گا کہ یہی وہ پھل ہے جو جنت کا ہے اس میں سے کھاؤ کیوں کہ یہ بواسیر اور جوڑں کے درد میں مفید ہے۔ (کنزل العمال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دو طباق انجیر بارگاہ نبوی میں پیش کئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی انجیر تناول فرمائیں اور صحابہ کرامؓ سے بھی فرمایا کہ کھاؤ۔ (نزہتہ المجالس)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تر اور خشک یعنی دونوں طرح کی انجیر کھایا کرو کیوں کہ یہ جسم میں طاقت پیدا کرتی ہیں اور بواسیر ختم کرتی ہیں اور بہت سی بیماریوں میں نفع بخش ہیں۔

پانی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الطعمہ حدیث ۱۸۱۷)

عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا مشروب پاکیزہ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میٹھا اور ٹھنڈا ہو۔

Marfat.com

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۸۱۸)

نبیذ

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سِقَاءٍ تُوْكَأُ فِیْ اَعْلَاهُ لَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً وَّيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَّنَنْبِذُهٗ عِشَاءً وَّيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزوں میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے جس کا اوپر والا منہ بند کر دیا جاتا تھا اس کا نیچے سے ایک منہ موجود ہوتا تھا۔ ہم آپ کے لئے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ شام کے وقت پی لیتے تھے اور ہم آپ کے لئے شام کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ صبح کے وقت پی لیتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۹۴)

ستّو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِتَمْرٍ وَسَوِيْقٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد ولیمہ کیا جس میں کھجور اور ستو کھانے میں تھے۔

(شمائل ترمذی حدیث ۶۹)

دودھ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ

Marfat.com

وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی موجود تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ نے اسے پی لیا پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۸۱۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَّهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِیْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا وہ کافر تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کیلئے ایک بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے وہ پی لیا پھر دوسری کا دوہ لیا گیا تو وہ بھی پی لیا پھر تیسری کا دوہ لیا گیا تو اس نے وہ بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ اگلے دن اس نے اسلام قبول کر لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کیلئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا اس نے وہ پی لیا پھر آپ نے حکم دیا دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا تو وہ اس سارے دودھ کو نہ پی سکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الشربہ حدیث ۵۲۶۳)

Marfat.com

عَـآئِشَةَ تَـقُـوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِىَ بِلَبَنٍ قَالَ بَرَكَةٌ اَوْ بَرَكَتَانِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، یہ برکت ہے۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں یہ دو برکتیں ہیں۔ یعنی ایک لذت اور دوسری غذا بھی۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۲۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنِّىْ لَا اَعْلَمُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کچھ کھانا نصیب کرے تو وہ یہ پڑھے۔ ''اے اللہ! تو اس میں ہمارے لیے برکت کر دے اور ہمیں اس سے بہتر رزق عطا کر''۔ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ دودھ پینے کا موقع دے تو وہ یہ دعا مانگے۔ ''اے اللہ! تو اس میں ہمارے لیے برکت کر دے اور ہمیں اس میں سے رزق عطا کر اور ہمیں یہ مزید عطا کر''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''میرے علم کے مطابق ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جو کھانے اور پینے دونوں کی جگہ کافی ہو، صرف دودھ کی یہ خصوصیت ہے''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۳۲۲)

آبِ زم زم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر آب زم زم پیا تھا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۸۰۳)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۸۰۴)

Marfat.com

کھانے پینے کا انداز

حضور نبی کریم ﷺ کے کھانے پینے کے انداز کی وضاحت کے بارے میں احادیث مبارکہ حسب ذیل ہے۔

کھانا شروع کرتے وقت اللہ کا نام لینا

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَائَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی ہم، نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کھانے کے دسترخوان پر موجود ہوتے تھے۔ ہم اس وقت تک کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے۔ جب تک نبی اکرم ﷺ کھانا شروع نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ کھانے کے دسترخوان پر موجود تھے۔ ایک بچی بھاگتی ہوئی آئی۔ جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہو۔ اس نے اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی تیزی سے آیا۔ جیسے اس کے پیچھے

Marfat.com

کوئی لگا ہوا ہو۔ اس نے اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھایا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے شیطان بھی اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ یہ بچی شیطان کو اس کھانے میں شریک کرنے کیلئے آئی تھی تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر یہ دیہاتی شیطان کو کھانے میں شریک کرنے کیلئے آیا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اس بچی کے ہاتھ کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۴۳)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَذَکَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَآءَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے گھر آئے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ نہ تمہیں رہائش ملے گی اور نہ کھانا' جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہیں رہائش مل گئی اور جب وہ شخص کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ تمہیں رہائش اور خوراک مل گئی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۴۶)

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ کُنْتُ فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ

Marfat.com

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر کفالت تھا۔ میرا ہاتھ پیالے میں گردش کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۵۳)

کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَّسِيَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو بسم اللہ پڑھ لے اگر وہ شروع میں پڑھنا بھول جائے تو درمیان میں 'بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ' (اس کے آغاز اور اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں) پڑھ لے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۸۱)

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰكُلُ سَمِّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں کھانا کھا رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''تم بسم اللہ پڑھ لو''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۶۵)

Marfat.com

کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی برکت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةِ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ كَانَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ لَكَفَاكُمْ فَاِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، اسی دوران ایک دیہاتی آیا، اس نے دو لقمے کھا لیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھ لی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لیے کافی ہوتا، جب کوئی شخص کچھ کھائے' تو وہ بسم اللہ پڑھ لے، اگر وہ کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنی بھول جائے' تو یہ پڑھے۔

''اس کے آغاز اور اس کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں''۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۶۴)

بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۴۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

Marfat.com

يَاْكُلَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيْهَا وَلَا يَاْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِي الطَّاهِرِ لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے اور ہرگز نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ ایک روایت میں یہ بات زائد ہے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کچھ نہ پکڑے اور کچھ نہ دے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۵۱)

دائیں ہاتھ سے کھانا پینا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے اور جب کچھ پیئے تو دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۴۹)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھانے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔

Marfat.com

انہوں نے عرض کی' میں نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا: تم کھا بھی نہیں سکو گے۔ پھر حاضرین سے کہا: اس نے صرف تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ شخص اپنا ہاتھ منہ تک نہیں لے جا سکا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۵۲)

عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِهٖ، وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ، وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جب کوئی شخص کھائے، تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے، اور پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۷۷۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَا یَاْکُلْ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا یَشْرَبْ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ سے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۲۱)

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم کا یہ فرمان نقل

Marfat.com

کرتے ہیں: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۲۲)

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ یَا بُنَیَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کے پاس کھانا موجود تھا آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! آگے آجاؤ اللہ تعالیٰ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کرو اور اپنے آگے سے کھانا شروع کرو۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۸۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَاْکُلْ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیَاْخُذْ بِیَمِیْنِهٖ وَلْیُعْطِ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ وَیُعْطِیْ بِشِمَالِهٖ وَیَاْخُذُ بِشِمَالِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''تم میں سے ہر ایک کو اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے پینا چاہیے، دائیں ہاتھ کے ذریعے پکڑنا چاہیے، دائیں ہاتھ کے ذریعے دینا چاہئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پکڑتا ہے''۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۶۶)

اپنے آگے سے کھانا

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَّحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ میں نے پیالے کے ارگرد سے گوشت لینا شروع کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے آگے سے اٹھاؤ۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الشربہ حدیث ۵۱۵۴)

سونے چاندی کے برتن استعمال نہ کرنا

عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى، فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: اِنِّيْ لَمْ اَرْمِهِ بِهِ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، مدائن میں تھے، انہوں نے پانی طلب کیا، تو ایک دہقان ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، انہوں نے اس برتن کو پھینک دیا، اور بولے: میں نے اس برتن کو اس لیے پھینکا ہے کیونکہ میں نے اسے منع کیا تھا، لیکن یہ شخص باز نہیں آیا، بے شک نبی اکرم ﷺ نے ریشم اور دیباج پہننے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ”یہ چیزیں، ان کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تم مسلمانوں کے لیے آخرت میں ہوں گی“

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۲۳)

Marfat.com

کھانے پینے کے بعد کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَجَاءُوا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ عَلٰى ثُمَامَتَيْنِ، فَتَبَزَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَالِدٌ: اِخَالُكَ تَقْذُرُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اَجَلْ ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ، فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے، لوگ بھنی ہوئی گوہ لے کر آئے، جو دو لکڑیوں پر رکھی ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک پھینکا، تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا خیال ہے آپ اسے ناپسند کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا، تو آپ نے اسے پی لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کچھ کھائے، تو یہ پڑھے:

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت کر دے اور ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا''

اور جب کسی کو دودھ پلایا جائے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے: ''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت کر دے اور ہمیں یہ مزید عطا فرما'' کیونکہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے، جو کھانے اور پینے کی جگہ کافی ہو، صرف دودھ کی یہ خصوصیت ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۳۰)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔ ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے مخصوص ہیں جس نے ہمیں کھلایا ہے اور جس نے ہمیں پلایا ہے اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۸۳)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا رُفِعَ طَعَامُہٗ اَوْ مَا بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے سب کھانا اٹھا لیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے۔ ''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جو ایسی حمد ہے، جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو برکت والی ہو وہ ایسی نہ ہو کہ اس کے بغیر کفایت کی جا سکے یا اسے ترک کیا جائے یا ہمارا پروردگار اس سے بے نیاز ہو۔'' (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۸۴)

برتن کو ڈھانپنا

عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَغْلِقْ بَابَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَاَطْفِ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ، وَخَمِّرْ اِنَاءَکَ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُہٗ عَلَیْہِ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ، وَاَوْکِ سِقَاءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''رات کے وقت اپنے گھر کا دروازہ بند کر دو اور اس پر اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں

Marfat.com

کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ کو بجھا دو، اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن کو ڈھانپ دو، خواہ اس پر کوئی لکڑی رکھ دو، اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزے کا منہ بند کر دو''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۳۱)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَّلَا يَكْشِفُ اِنِيَةً وَّاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوتے ہوئے دروازے بند کر دو، مشکیزے کا منہ بند کر دو، برتنوں کو اوندھا کر دو یا برتنوں کو ڈھانپ دو چراغ کو بجھا دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور جس کا منہ بند ہو اسے کھول نہیں سکتا اور ڈھانپی ہوئی چیز کو ہٹا نہیں سکتا اور چوہا گھر کو لوگوں سمیت جلا سکتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۳۴)

کھانے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ، وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ، وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ کھانے میں برکت کی وجہ یہ ہے کہ کھانے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے میں برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے بھی وضو کیا جائے اور بعد میں بھی۔ سفیان کھانے سے پہلے وضو کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۷۶۱)

Marfat.com

عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهٖ فَلْيَتَوَضَّاْ اِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهٗ وَاِذَا رُفِعَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر کی برکت میں کثرت کر دے تو جب اس کا کھانا آئے اسے اس وقت وضو کر لینا چاہئے، جب وہ کھانا اٹھایا جائے اس وقت بھی وضو کرنا چاہئے''

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۶۰)

کھانے کے بعد انگلیاں صاف کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھالے تو انگلیاں چاٹ لینے یا انہیں کسی اور کے چاٹ لینے سے پہلے کسی چیز سے صاف نہ کرے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۷۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ فِیْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھالے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے؟

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۲۳)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ

Marfat.com

اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ اِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذَى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّسْلِتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِىْ اَىِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھا لیتے تھے تو اس کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے جن کے ذریعے آپ نے کھانا کھایا ہوتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کر لے اور اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے؟

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۲۵)

ہاتھ کو پونچھنا

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے اور اپنے ہاتھ کو پونچھنے سے پہلے چاٹ لیا کرتے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۸۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جب کوئی شخص کھانا کھالے تو اپنے ہاتھ اس وقت تک نہ پونچھے جب تک انہیں چاٹ نہیں

Marfat.com

لیتا۔راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں دوسرے سے چٹوا نہیں لیتا"۔
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۶۹)

گرے لقمے کو کھا لینا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ فِىْ اَىِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھائے اور اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کر کے اُسے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور اپنی انگلیاں چاٹنے سے پہلے انہیں رومال سے نہ پونچھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے ذرّات میں برکت ہے۔(مسلم شریف جلد سوم کتاب الشربہ حدیث ۵۱۸۵)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَىْءٍ مِّنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ فِىْ اَىِّ طَعَامِهٖ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارے ہر کام کے وقت شیطان تمہارے پاس آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی تمہارے پاس آجاتا ہے۔ جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے اس کو اٹھا کر اس پر لگی ہوئی چیز صاف کر کے اسے کھا لینا چاہیے اور اسے شیطان کیلئے نہیں

Marfat.com

چھوڑنا چاہیے اور جب وہ کھانے سے فارغ ہو تو اپنی اُنگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے ذرّات میں برکت موجود ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۸۷)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذَى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تھے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا ہے جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے آپ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم پیالہ صاف کریں اور ارشاد فرمایا: تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے؟ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۹۰)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَاَبَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اس کا لقمہ گر جائے تو اس پر جو چیز لگی ہو وہ اسے صاف کر لے اور پھر اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۲۴)

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى اِذْ سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَنَاوَلَهَا فَاَمَاطَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ اَذًى فَاَكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِيْنُ فَقِيْلَ اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ الدَّهَاقِيْنَ يَتَغَامَزُوْنَ مِنْ اَخْذِكَ اللُّقْمَةَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الطَّعَامُ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهٰذِهِ الْاَعَاجِمِ اِنَّا كُنَّا نَاْمُرُ اَحَدُنَا اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهٗ اَنْ يَّاْخُذَهَا فَيُمِيطَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ اَذًى وَيَاْكُلَهَا وَلَا يَدَعَهَا لِلشَّيْطَانِ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ کھانا کھا رہے تھے، اسی دوران ان کا ایک لقمہ نیچے گر گیا، انہوں نے اسے اٹھایا اس پر جو گندگی لگی تھی اسے صاف کیا اور پھر اسے کھالیا، وہاں موجود دیہاتی لوگوں نے ان کی اس حرکت پر ایک دوسرے کو آنکھوں میں اشارے کیے تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کو ٹھیک رکھے یہ دیہاتی لوگ آپ کے لقمہ اٹھانے کی وجہ سے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر رہے ہیں، جب کہ آپ کے سامنے کھانا موجود ہے' تو حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان عجمیوں کی وجہ سے اس چیز کو ترک نہیں کروں گا' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے، ہم تو اپنے میں سے کسی ایک کو جب اس کا لقمہ گر جاتا تھا تو اسے یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اسے اٹھائے، اس پر جو گندگی لگی ہے اسے صاف کرے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۲۷۸)

کھانے کے پیالہ کو صاف کرنے کی برکت

عَنْ اُمِّ عَاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ

سیّدہ اُمّ عاصم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نبیشہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت ایک پیالے میں کھا رہے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص پیالے میں کھائے اور اسے چاٹ لے' تو وہ پیالہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

Marfat.com

(سنن ابن ماجہ جلد دوم الاطعمہ حدیث ۳۲۷۱)

عَنْ مُعَلّٰی بْنُ رَاشِدٍ اَبُو الْیَمَان حَدَّثَتْنِی جَدَّتِی عَنْ رَجُلٍ مِّنْ هُذَیْلٍ یُّقَالُ لَهٗ نُبَیْشَةُ الْخَیْرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا نُبَیْشَةُ وَنَحْنُ نَاْکُلُ فِیْ قَصْعَةٍ لَّنَا فَقَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ

معلیٰ بن راشد اپنی دادی کے حوالے سے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب حضرت نبیشہ خیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ان کی دادی بیان کرتی ہیں: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اس وقت اپنے برتن میں کھا رہے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص کسی برتن میں کھائے اور پھر اسے اچھی طرح صاف کرے تو وہ برتن اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم الاطعمہ حدیث ۳۲۷۲)

کھانے میں عیب نہ نکالنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَهٰی شَیْئًا اَکَلَهٗ وَاِنْ کَرِهَهٗ تَرَکَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جب آپ کو کوئی چیز پسند آتی تھی تو آپ اسے کھا لیتے تھے اور جب کوئی چیز پسند نہیں آتی تھی تو اُسے نہیں کھاتے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۶۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَکَلَهٗ، وَاِنْ کَرِهَهٗ تَرَکَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب

Marfat.com

نہیں نکالا تھا، اگر آپ کو کچھ کھانے کی خواہش ہوتی، تو کھا لیتے تھے، اگر کوئی چیز ناپسند ہوتی، تو چھوڑ دیتے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم الاطعمہ حدیث ۳۷۶۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنْ رَضِیَهُ اَكَلَهٗ وَاِلَّا تَرَكَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا اچھا لگتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھا لیتے تھے ورنہ اسے چھوڑ دیتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم الاطعمہ حدیث ۳۲۵۸)

ناپسند چیز کے لئے خاموش رہنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَشْتَهِهٖ سَكَتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نکالتے ہوئے نہیں دیکھا جب آپ کو کوئی چیز پسند آتی تھی تو آپ اسے کھا لیتے تھے اور جب پسند نہیں آتی تھی تو خاموش رہتے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۶۷)

کھانے میں بھائی چارگی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ كَافِی الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِی الْاَرْبَعَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا تین کیلئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کیلئے کافی ہوتا ہو۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۵۱)

Marfat.com

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي اَرْبَعَةً وَطَعَامُ اَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے کافی ہوتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کیلئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کیلئے کافی ہوتا ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۵۵)

کھانے سے پہلے ذکر کرنے کی فضیلت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، فَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور گھر میں داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت، اللہ کا ذکر کرے، تو شیطان کہتا ہے یعنی اپنے شیطانوں سے کہتا ہے: تمہارے لیے اس گھر میں نہ تو رہنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت، اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی ہے، جب وہ شخص کھاتے ہوئے، اللہ کا ذکر نہ کرے، تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رہنے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم الاطعمہ حدیث ۳۷۶۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

Marfat.com

لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو کچھ کھاتا ہے یا پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۳۸)

ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی ممانعت

عَنْ اَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا

حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا'' (سنن ابوداؤد جلد سوم الاطعمہ حدیث ۳۷۶۹)

عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۵۳)

کھانے کے برتن کو صاف کرنا

عَنْ اُمِّ عَاصِمٍ وَّكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِىْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِىْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ

سیّدہ اُمّ عاصم رضی اللہ عنہا' جو حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی اُمّ ولد ہیں' بیان کرتی ہیں' حضرت نبیشہ الخیر رضی اللہ عنہ ہماری طرف آئے ہم اس وقت ایک پیالے میں کھا رہے تھے انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی پیالے

Marfat.com

میں کھائے اور پھر اسے چاٹ لے تو وہ پیالہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۲۶)

برتن کے کنارے سے کھانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرَکَۃُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَکُلُوْا مِنْ حَافَتَیْہِ وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ وَّسَطِہٖ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے تم اس کے کناروں کی طرف سے کھایا کرو اس کے درمیان میں سے نہ کھایا کرو۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۲۷)

عَنْ اَبِیْہِ عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ بَعَثَنِیْ بَنُوْ مُرَّۃَ بْنِ عُبَیْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِھِمْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَیْہِ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدْتُّہٗ جَالِسًا بَیْنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَانْطَلَقَ بِیْ اِلٰی بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ فَقَالَ ھَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِیْنَا بِجَفْنَۃٍ کَثِیْرَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذْرِ وَاَقْبَلْنَا نَاْکُلُ مِنْھَا فَخَبَطْتُ بِیَدِیْ مِنْ نَّوَاحِیْھَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ فَقَبَضَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِی الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّہٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْہِ اَلْوَانُ الرُّطَبِ اَوْ مِنْ اَلْوَانِ الرُّطَبِ عُبَیْدُ اللّٰہِ شَکَّ قَالَ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّہٗ غَیْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْہِ وَجْھَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسَہٗ وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ ھٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ

Marfat.com

عکراش بن زویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کی زکوٰۃ کے ہمراہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے پایا پھر آپ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے لے کر سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں چلے گئے آپ نے دریافت کیا: کچھ کھانے کے لئے ہے؟ تو ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت زیادہ ثرید اور بوٹیاں تھیں ہم نے کھانا شروع کیا میرے ہاتھ پیالے کے اردگرد گردش کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے کھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرے دائیں ہاتھ کو تھاما اور فرمایا: اے عکراش! صرف ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے پھر ہمارے لئے ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھال میں گردش کرنے لگا آپؐ نے فرمایا: اے عکراش! تم جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں پھر پانی لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور اس کی تری کو اپنی دونوں ہتھیلیوں، چہرے اور کلائیوں اور سر پر مل لیا اور فرمایا اے عکراش، یہ اس چیز کا وضو ہے جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد اس طرح ہاتھ دھونے چاہئیں۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۷۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَاْكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ وَلَا يَتَنَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَىْ جَلِيْسِهٖ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثرید کے اوپری حصے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کے اردگرد سے کھاؤ اور اس کے اوپر کی طرف کو رہنے دو کیونکہ اس کے اوپر کی طرف سے برکت آتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم الاطعمہ حدیث ۳۲۷۳)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْهِ عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَفْنَةٍ کَثِیْرَةِ الثَّرِیْدِ وَالْوَدَكِ فَاَقْبَلْنَا نَاْکُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ یَدِیْ فِیْ نَوَاحِیْهَا فَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَّوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْهِ اَلْوَانٌ مِّنَ الرُّطَبِ فَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَیْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ

حضرت عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بڑا کھانے کا برتن پیش کیا گیا جس میں بہت زیادہ ثرید اور چربی موجود تھی ہم اس میں سے کھانے لگے میں نے اس کے تمام حصوں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عکراش ایک طرف سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر ہمارے سامنے ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف طرح کی کھجوریں تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اس تھال میں مختلف جگہ حرکت کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عکراش اب تم جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ کھجوروں کی قسمیں مختلف ہیں۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم الاطعمہ حدیث ۳۲۷۴)

مل جل کر کھانے میں برکت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ کَافِی الْاَرْبَعَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۴۲)

عَنْ جَابِرٍ وَّابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ یَکْفِی

Marfat.com

الثَّمَانِيَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۴۳)

رات کا کھانا کھانے کی تاکید

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کا کھانا کھالو خواہ مٹھی بھر کھجوریں ہوں کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا جلد ہی آجاتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاطعمہ حدیث ۱۷۷۹)

کھانا مکمل کرنے کا ادب

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُرْفَعَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کھانے کے اٹھائے جانے سے پہلے کھانے سے اٹھا جائے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم الاطعمہ حدیث ۳۲۹۴)

مشکیزے کو منہ لگا کر پینے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ

Marfat.com

الْاَسْقِيَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۵۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ، وَعَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے، منہ لگا کر پینے سے اور گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے سے، اور جانور کو باندھ کر نشانہ بازی کرنے سے منع کیا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم الاشربہ حدیث ۳۷۱۹)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کا منہ الٹ کر پینے سے منع کیا ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم الاشربہ حدیث ۳۷۲۰)

مشکیزے کو اُلٹا کر کے پانی پینا

عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَا بِاِدَاوَةٍ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ: اخْنِثْ فَمَ الْاِدَاوَةِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا

عیسیٰ بن عبداللہ جو ایک انصاری شخص ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ منگوایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے منہ کو الٹا دو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پی لیا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۲۱)

Marfat.com

کھڑے ہوکر پانی پینا مکروہ ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے پر ڈانٹا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۵۸)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے پر ڈانٹا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الشربہ حدیث ۵۱۶۱)

عَنْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَآئِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِءْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص کھڑا ہوکر ہرگز پانی نہ پیئے اور جو بھول کر پی لے وہ قے کردے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۶۳)

عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَآئِمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی کھڑا ہوکر کچھ پیئے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۱۷)

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَۃَ اَنَّ عَلِیًّا دَعَا بِمَآءٍ فَشَرِبَہٗ وَھُوَ قَآئِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رِجَالًا یَکْرَہُ اَحَدُھُمْ اَنْ یَّفْعَلَ ھٰذَا، وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ مِثْلَ مَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اَفْعَلُہٗ

نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اسے

Marfat.com

کھڑے ہوکر پی لیا، پھر انہوں نے فرمایا: بعض لوگ ایسا کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں، جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا، جس طرح تم لوگوں نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۱۸)

زمزم پینے کا ادب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زم زم کا پانی پیش کیا تو آپ نے اسے کھڑے ہوکر پیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۶۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِّنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈول کے ذریعے کھڑے ہوکر آبِ زم زم پیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۶۵)

عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَّاسْتَسْقٰى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آبِ زم زم پیش کیا تو آپ نے وہ کھڑے ہوکر پیا جب آپ نے پانی طلب کیا تھا۔ آپ اس وقت بیت اللہ کے پاس موجود تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۶۷)

Marfat.com

برتن میں سانس لینے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَآءِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۶۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْفُخُ فِیْ طَعَامٍ وَّلَا شَرَابٍ وَّلَا یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کی چیز میں یا پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں سانس نہیں لیتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم الاطعمہ حدیث ۳۲۸۸)

مشروب میں پھونکنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَاَنْ یُّنْفَخَ فِی الشَّرَابِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے اور مشروب میں پھونکنے سے منع کیا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۲۲)

بہتے ہوئے صاف پانی کو پینا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ یُحَوِّلُ الْمَاءَ فِیْ حَائِطِهٖ،

Marfat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنٍّ، وَاِلَّا كَرَعْنَا قَالَ: بَلْ عِنْدِی مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ایک صحابی، ایک انصاری کے پاس گئے، وہ اس وقت اپنے باغ میں پانی لگا رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی ایسا پانی ہو، جو رات سے مشکیزے میں موجود ہو، تو ٹھیک ہے ورنہ ہم بہتے ہوئے پانی میں سے پی لیتے ہیں، تو اس نے عرض کی: جی ہاں! میرے پاس ایسا پانی ہے، جو رات سے مشکیزے میں ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۲۴)

پینے کا سُنت طریقہ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَآءِ ثَلَاثًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۷۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَّيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰی وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلَاثًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ اس سے سیری حاصل ہوتی ہے۔ پیاس ختم ہوتی ہے اور کھانا ہضم ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں بھی پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۷۱)

Marfat.com

محفل میں دائیں طرف سے شروع کرنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اسے پیا اور پھر اسے دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا' دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۷۳)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَّمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِيْ يَحُثُّنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَّشِيْبَ لَهٗ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس برس تھی اور جب آپ کا وصال ہوا اس وقت میری عمر بیس برس تھی۔ میری والدہ اور سوتیلی والدہ یا بزرگ خواتین مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتی رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کیلئے پالتو بکری کا دودھ دوہ لیا اور گھر کے کنوئیں کا پانی اس میں ملا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب بیٹھے ہوئے

Marfat.com

تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !باقی ماندہ دودھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیجئے۔ آپ نے وہ دودھ دائیں طرف بیٹھے ہوئے دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۷۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَّاءِ بِئْرِيْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ وِجَاهَهٗ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِهٖ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُرِيْهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ قَالَ اَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے پینے کیلئے کچھ طلب کیا ہم نے آپ کیلئے بکری کا دودھ دوہ لیا اور اس میں اپنے گھر کے اس کنوئیں کا پانی ملا لیا۔ میں نے وہ مشروب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے نوش کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے اور ایک دیہاتی آپ کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !وہ آپ کی توجہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف مبذول کروانا چاہتے تھے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ مشروب پہلے دیہاتی کو دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دائیں طرف والوں کا حق پہلے ہے دائیں طرف والوں کا حق پہلے ہے حضرت

Marfat.com

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' یہی سنت ہے' یہی سنت ہے' یہی سنت ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۷۵)

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ نے اسے پی لیا۔ آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے پوچھا: کیا تم مجھے اجازت دو گے؟ کہ میں یہ انہیں دیدوں تو اس لڑکے نے عرض کی: نہیں! اللہ کی قسم! میں آپ سے حاصل ہونے والے' اپنے حصے میں کسی کیلئے ایثار نہیں کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دیدیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۱۷۶)

دوسروں کو پلانے والا آخر میں پیئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۷۲۵)

Marfat.com

خصائل مطہرہ

حضور ﷺ کے خصائل مطہرہ انتہائی باکمال اور بے مثل ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

ملاقات

حضور ﷺ کی ملاقات انتہائی مشفقانہ ہوتی تھی آپ ﷺ کے پاس ملاقات کے لئے جو شخص بھی آتا وہ آپ ﷺ سے گفتگو کر کے مطمئن ہوتا آپ ﷺ کا لہجہ بہت ہی ہمدردانہ خیر خواہی پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کے پاس مدینہ طیبہ کے دوران مختلف مقامات سے وفود بھی آتے تھے اور اسلام کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال و جواب بھی کرتے اور آپ ﷺ بہت ہی اطمینان بخش جواب سے نوازتے۔

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْتَعْ هٰذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوُفُوْدِ

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ریشم کا بنا ہوا حلہ بازار میں فروخت ہوتے دیکھا تو اسے لیا وہ اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ اسے خرید لیں اور عید یا وفد سے ملاقات کے موقع پر زیب تن کر لیا کریں۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۰۷۷)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَائَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ، فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ، وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوْا اِمَّا السَّبْيَ، وَاِمَّا الْمَالَ فَقَالُوْا: نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُوْا تَائِبِيْنَ، وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ، فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ وَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، فَاَخْبَرُوْهُمْ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے انہیں یہ بتایا: جب ہوازن قبیلے کا وفد مسلمان ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو ان لوگوں نے آپ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ ﷺ ان کے اموال انہیں واپس کر دیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے ساتھ جو لوگ ہیں، انہیں تم دیکھ رہے ہو، میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات وہ ہے، جو سب سے زیادہ سچی ہو، تم لوگ قیدیوں اور مال میں سے کسی ایک چیز کو اختیار کر لو، انہوں نے عرض کی: ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''امابعد! تمہارے یہ بھائی توبہ کرتے ہوئے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ میں ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں، تم میں سے جو شخص اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرنا چاہے، وہ ایسا کر لے اور جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اسے اس کا حصہ

Marfat.com

ملنا چاہیے، تو اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلا مال غنیمت جو بھی عطا کرے گا، اس میں سے ہم اسے ادائیگی کر دیں گے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم اپنی خوشی سے ایسا کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ہمیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی ہے؟ تم لوگ واپس جاؤ، پھر تمہارے قبائل کے امیر یا سردار ہمارے پاس آئیں اور تمہارے معاملے کے بارے میں بتائیں، تو لوگ واپس چلے گئے، ان کے بڑوں نے ان کے ساتھ بات چیت کی، پھر ان لوگوں نے یہ بتایا کہ ان لوگوں نے اپنی خوشی کے ساتھ اس بات کی اجازت دی ہے" (ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۲۶۹۳)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ، اَنَّ وَفْدَ ثَقِیْفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَنْزَلَھُمُ الْمَسْجِدَ لِیَکُوْنَ اَرَقَّ لِقُلُوْبِھِمْ، فَاشْتَرَطُوا عَلَیْہِ اَنْ لَا یُحْشَرُوا، وَلَا یُعْشَرُوا، وَلَا یُجَبُّوا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَکُمْ اَنْ لَا تُحْشَرُوا، وَلَا تُعْشَرُوا، وَلَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَیْسَ فِیْہِ رُکُوْعٌ

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا' تا کہ ان کے دل نرم ہو جائیں، ان لوگوں نے یہ شرط عائد کی کہ انہیں جہاد کے لیے نہیں بلایا جائے گا۔ ان سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی اور وہ نماز نہیں پڑھیں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ تمہیں جہاد کے لئے نہیں بلایا جائے گا اور تم سے زکوٰۃ نہیں وصول کی جائے گی' لیکن ایسے دین میں کوئی بھلائی نہیں ہے' جس میں رکوع یعنی نماز نہ ہو۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامارۃ والفیء حدیث ۳۰۲۶)

عَنْ اَبِیْہِ سَعِیْدٍ یَعْنِی ابْنَ اَبْیَضَ، عَنْ جَدِّہٖ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ، اَنَّہٗ کَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّدَقَۃِ حِیْنَ وَفَدَ عَلَیْہِ، فَقَالَ: یَا

Marfat.com

اَخَا سَبَأٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ، فَقَالَ: اِنَّمَا زَرَعْنَا الْقُطْنَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَأٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ بِمَارِبَ، فَصَالَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْعِيْنَ حُلَّةً بَزٍّ مِنْ قِيْمَةِ وَفَاءِ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَأٍ بِمَارِبَ فَلَمْ يَزَالُوْا يُؤَدُّوْنَهَا، حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ الْعُمَّالَ انْتَقَضُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ قَبْضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْمَا صَالَحَ اَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِيْنَ، فَرَدَّ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى مَا وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْتَقَضَ ذٰلِكَ، وَصَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ

حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب وفد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صدقہ کے بارے میں بات چیت کی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے سباء کے فرد! صدقہ بہت ضروری ہے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ، ہم صرف کپاس کی کاشت کرتے ہیں، سبا قوم کے لوگ بکھر چکے ہیں اور ان میں سے مارب کے مقام پر صرف تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ ولوگ یعنی جو لوگ سباء قوم کے باقی بچ جانے والے لوگ ہیں، وہ ہر سال کپڑے کے ستر جوڑوں کے برابر معافر کپڑے کی قیمت ادا کریں گے۔

تو وہ لوگ مسلسل وہ کپڑے ادا کرتے رہے، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد وہاں کے عاملین نے ان کی طرف سے کیے گئے عہد کو توڑ دیا، جو ابیض بن حمال نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ستر جوڑوں کے بارے میں کیا تھا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے دوبارہ اسی کیفیت میں بحال کیا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں تھا، یہاں تک کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا

Marfat.com

انتقال ہوا، تو ان کے انتقال کے بعد یہ صدقہ وصول کیا جانے لگا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامارۃ والفیٔ حدیث ۳۰۲۸)

عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّال، اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ قَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ: الَّذِى بِمَارِبَ فَقَطَعَهٗ لَهٗ فَلَمَّا اَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ: اَتَدْرِى مَا قَطَعْتَ لَهٗ؟ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ، قَالَ: فَانْتَزَعَ مِنْهُ، قَالَ: وَسَاَلَهٗ عَمَّا يُجْمَى مِنَ الْاَرَاكِ، قَالَ: مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُتَوَكِّلِ: اَخْفَافُ الْاِبِلِ،

حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ وفد کی صورت میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمک کی کان عطیے کی طور پر مانگ لی۔ ابن متوکل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ کان ''مارب'' کے مقام پر موجود تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ عطیے کے طور پر دے دی، جب وہ مڑ کے جانے لگے ت، وحاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیا چیز عطیے میں دیدی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے ایسا پانی دیا ہے، جو منقطع نہیں ہوگا، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ان سے واپس لے لی، پھر میں نے دریافت کیا: پیلو کے کون سے درختوں کو اپنے قبضے میں لیا جاسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں، جن تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچ سکتے ہوں۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الخراج والامارۃ والفیٔ حدیث ۳۰۶۴)

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: وَقَالَ مُسَدَّدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا حَدِيْثُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَيْسَ نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِىْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَىْءٍ نَاْخُذُ بِهٖ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا، قَالَ: اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ:

Marfat.com

الْاِيـمَانُ بِاللّٰهِ، وَشَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ وَاحِدَةً، وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْاِيـمَانُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَاَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: النَّقِيرُ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ: وَالنَّقِيرُ وَالْمُقَيَّرُ، لَمْ يَذْكُرِ الْمُزَفَّتَ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے، ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کافر رہتے ہیں، اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں ایسی چیز کا حکم دیں، جسے ہم حاصل کر سکیں اور اپنے پیچھے والوں کو ان کی تعلیم دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد، اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا، اور میں تم لوگوں کو دُباء، حنتم، مزفت اور مقیر سے منع کرتا ہوں۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۶۹۲)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: اَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالدُّبَّاءِ، وَالْمُزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَاَوْكِهْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے فرمایا: میں تمہیں نقیر، مقیر، حنتم، دباء اور ایسے بڑے مشکیزے سے، جو اوپر سے کاٹا گیا ہو، اور پیندے کی طرف سے سوراخ نہ ہو، اس سے منع کرتا ہوں، البتہ تم

Marfat.com

اپنے عام مشکیزوں میں پی لیا کرو اور اسے باندھ دیا کرو۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۳۶۹۳)

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ

عاصم بن لقیط اپنے والد حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان کرتے ہیں: بنو منتفق کے وفد میں شامل ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ہرگز یہ گمان نہ کرنا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ لَا تَحْسَبَنَّ نہیں کہا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحروف والقرأت حدیث ۳۹۷۳)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَهُمْ بِالْاِيمَانِ بِاللّٰهِ، قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ، قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَاَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس قبیلے کا وفد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کی ہدایت کی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔

Marfat.com

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الدیات حدیث ۴۶۷۷)

عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ قَالَ اَبِی انْطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْنَا اَنْتَ سَیِّدُنَا، فَقَالَ السَّیِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا، فَقَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ، اَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّكُمُ الشَّیْطَانُ

مطرف بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے عرض کی: آپ ﷺ ہمارے سردار ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''سردار تو اللہ تعالیٰ ہے'' ہم نے عرض کی: آپ ﷺ ہمارے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شخص ہیں اور سب سے زیادہ عظمت والے شخص ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ بات کہہ سکتے ہو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) البتہ شیطان تمہیں اپنا نمائندہ نہ بنالے''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۰۶)

عَنْ اَبِیْهِ هَانِءٍ اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ یَكْنُوْنَهٗ بِاَبِی الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَاِلَیْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكْنٰی اَبَا الْحَكَمِ؟ فَقَالَ: اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ، فَحَكَمْتُ بَیْنَهُمْ فَرَضِیَ كِلَا الْفَرِیْقَیْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحْسَنَ هٰذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟ قَالَ: لِیْ شُرَیْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ؟ قُلْتُ: شُرَیْحٌ، قَالَ: فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ

حضرت ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھیوں کو سنا، جو انہیں ابوالحکم کی کنیت سے بلا رہے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا:

Marfat.com

بے شک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور حکم اسی کی طرف سے ہے، تو پھر تمہاری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میری قوم کے لوگ جب کسی بات کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں، تو وہ میرے پاس آجاتے ہیں، میں ان کے درمیان جو فیصلہ دیتا ہوں، اس پر دونوں فریق راضی ہوتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے کتنے بچے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: میرا ایک بیٹا شریح ہے، ایک مسلم ہے اور ایک عبداللہ ہے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کی: شریح، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ابوشریح ہو۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۵۵)

حَدَّثَتْنِی اُمُّ اَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ، عَنْ جَدِّهَا، زَارِعٍ وَكَانَ فِی وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ، قَالَ: وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْاَشَجُّ حَتّٰى اَتٰى عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ فِيْكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ، الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِهِمَا اَمِ اللّٰهُ جَبَلَنِیْ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَبَلَنِیْ عَلٰى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

ام ابان بنت وازع اپنے دادا زارع کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: جو عبدالقیس قبیلے کے وفد میں شامل تھے، وہ بیان کرتے ہیں: جب ہم مدینہ منورہ آئے، تو ہم تیزی سے اپنی سواریوں سے اترے اور ہم نے نبی اکرم ﷺ کی دست بوسی اور قدم بوسی شروع کی، صرف منذر اشج نے انتظار کیا، وہ اپنے سامان کے پاس آئے انہوں نے دو عمدہ کپڑے اوڑھے اور پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں، جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرتا ہے، بردباری اور وقار، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں ان دو خصوصیات کا

Marfat.com

تکلف سے اظہار کرتا ہوں؟ یا اللہ تعالیٰ نے یہ میری فطرت میں رکھی ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تمہاری فطرت میں رکھی ہیں، تو انہوں نے عرض کی: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے وہ چیزیں میری فطرت میں رکھی ہیں، جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے ہیں۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۲۲۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ وَکَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاهُ وَصَلَّیْنَا خَلْفَهٗ فَلَمَحَ بِمُؤْخِرِ عَیْنِهٖ رَجُلًا لَا یُقِیْمُ صَلٰوتَهٗ یَعْنِیْ صُلْبَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا یُقِیْمُ صُلْبَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

عبدالرحمٰن بن علی اپنے والد حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' یہ وہ صحابی ہیں جو ایک وفد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے آنکھ کے کنارے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجود میں اپنی نماز کو یعنی اپنی پشت کو سیدھا نہیں کر رہا تھا جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الصلوٰۃ والسنہ حدیث ۸۷۱)

عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ وَکَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاهُ وَصَلَّیْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ صَلَّیْنَا وَرَائَهٗ

Marfat.com

صَلٰوةً اُخْرٰی فَقَضَی الصَّلٰوةَ فَرَاٰی رَجُلًا فَرْدًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ قَالَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ انْصَرَفَ قَالَ اسْتَقْبِلْ صَلٰوتَكَ لَا صَلٰوةَ لِلَّذِیْ خَلْفَ الصَّفِّ

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو وفد میں شامل تھے وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' ہم نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر ہم نے آپ ﷺ کی اقتداء میں ایک اور نماز ادا کی' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا' جس نے صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی۔ راوی کہتے ہیں: جب اس شخص نے نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ اس کے پاس رکے اور ارشاد فرمایا: تم نئے سرے سے نماز ادا کرو' کیونکہ جو شخص صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے' اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ حدیث ۱۰۰۳)

انداز گفتگو

حضور نبی کریم ﷺ انتہائی خوش کلام تھے آپ ﷺ کی باتیں بڑی شیریں ہوتی تھیں اور آپ ﷺ کے انداز گفتگو کا اعجاز یہ تھا کہ آپ ﷺ جسے بات کرتے وہ بڑی دلجمعی کے ساتھ سُنتا۔ آپ نے کبھی کسی سے سخت لہجے میں بات نہ کی بلکہ ہمیشہ نرمی سے بات کرتے۔ آپ کا چہرہ مبارک ہمیشہ شگفتہ رہتا۔ آپ کسی کو دکھ دینے والی بات نہ کہتے تھے۔ آپ وقار متانت اور خوش کلامی کا پیکر جمیل تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا یَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِیْ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهَا

Marfat.com

النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا اَبَتَاهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ اَرَكُمْ تَكَلَّمُوْنَ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا مجھے ایسے درخت کے متعلق بتاؤ جو مسلمان شخص کے مشابہ ہے۔ راوی کا شک ہے آپ نے فرمایا یا وہ مسلمان آدمی کی مثل ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور آپ نے تین بار "لا" فرمایا یعنی یہ بھی نہیں، یہ بھی نہیں، یہ بھی نہیں اور وہ درخت ہمیشہ پھل دیتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میرے دل میں خیال آیا کہ وہ درخت کھجور کا درخت ہے اور میں نے دیکھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش ہیں تو میں نے بزرگوں کے سامنے بات کرنا ناپسند سمجھا اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کچھ نہ کہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب ہم کھڑے ہوئے میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا اے میرے والد گرامی بخدا میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کلام کرنے سے کس نے منع کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے دل میں کہا تم بات نہیں کر رہے تو میں نے بھی بات کرنا ناپسند سمجھا۔ یا ناپسند سمجھا کہ کچھ کہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم بات کرتے تو تو تمہارا بات کرنا مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۸۱۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هَاجَرَ نَاسٌ اِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَوَ تَرْجُوْهُ بِاَبِيْ اَنْتَ

Marfat.com

قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهٖ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَّمْ يَكُنْ يَّاْتِيْنَا فِيْهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِدًا لَكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ جَآءَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ حِيْنَ دَخَلَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَالَ فَالصُّحْبَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَا فَاَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِغَارٍ فِيْ جَبَلٍ يُّقَالُ لَهٗ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَّبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ اَمْرًا يُكَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ ابْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِيْ الثَّلَاثِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا چند مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کرنے کے

Marfat.com

لئے سامان تیار کرلیا' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے حال پر ٹھہرے رہو مجھے امید ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت دیدی جائے گی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ بھی ہجرت کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں بھی امید رکھتا ہوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانے کے لئے اپنے آپ کو روک لیا' اور دو سواریاں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں چار مہینے ان کو کیکر کے پتے ڈالتے رہے' عروہ نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دن دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں تو کسی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو اپنے سر مبارک کو ڈھانپے ہوئے ادھر تشریف لا رہے ہیں حضور اقدس ﷺ اس وقت ہمارے ہاں کبھی تشریف نہیں لائے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میرے والدین آپ پر فدا ہوں بخدا آپ ﷺ اس وقت کسی ضروری کام کے لئے تشریف لائے ہیں' نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور اجازت طلب فرمائی آپ کو اندر آنے کی اجازت دی گئی آپ جس وقت اندر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو بھی تمہارے پاس ہے اس کو باہر نکال دو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ آپ پر فدا ہوں میرے پاس صرف آپ کے اہل ہی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ آپ پر فدا ہو آپ ساتھی چاہتے ہیں' آپ نے فرمایا ہاں میں تجھے ساتھی بنانا چاہتا ہوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ پر میرا باپ قربان ہو ان دو سواریوں میں سے ایک سواری لے لیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں قیمتاً لوں گا تو آپ نے وہ چار سو درہم میں خرید لی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے دونوں کو جلدی سے تیار کیا اور ہم نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

لئے توشہ دان میں ان کا توشہ دان رکھ دیا' حضرت اسماء بن بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اپنا کمر بند کاٹا اور اس سے توشہ دان باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاق کہا جاتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہاڑ کی غار میں تشریف لے گئے جس کو جبل ثور کہا جاتا ہے آپ اس میں تین دن رہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ ان کے پاس رات بسر کرتا تھا اور عبداللہ کم سن' جوان ذہین وفہیم تھا وہ سحری کے وقت ان کے پاس سے واپس آ جاتا اور صبح قریش مکہ میں ہوتا جیسا کہ اس نے رات قریش مکہ میں ہی گزاری ہو وہ جو بھی قریش مکہ کی تدبیر سنتا اس کو یاد کر لیتا حتیٰ کہ جب تاریکی چھا جاتی تو وہ یہ اطلاعات ان دونوں حضرات تک پہنچا دیتا۔ غلام عامر بن فہیرہ ان دونوں کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ چراتا اور شام کو وہ بکریوں کو ان کے پاس لے آتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں اس دودھ سے ہی رات بسر کرتے حتیٰ کہ عامر بن فہیرہ رات کے آخری حصہ میں ان کو چرانے کے لئے لے جاتا' وہ تین راتیں اس طرح کرتا رہا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۱)

اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِىْ بَيْتِىْ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِىْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَآئِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحِىْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحِىْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا یک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں

Marfat.com

لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی دونوں رانوں راوی کو شک ہے یا شاید یہ فرمایا دونوں پنڈلیوں پر کپڑا نہیں تھا۔ اس دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے انہیں اجازت عطا کی اور اسی حالت میں لیٹے رہے اور گفتگو کرتے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے انہیں بھی اجازت عطا کی۔ وہ اندر آئے اور آپ اسی حالت میں لیٹے ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کیے۔ راوی محمد بن ابوحرملہ کہتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ واقعہ ایک ہی دن پیش آیا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے اور بات چیت کرنے کے بعد جب چلے گئے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور پرواہ نہیں کی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا ور پرواہ نہیں کی لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے بھی درست کر لئے۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھے اس شخص سے حیا نہیں کرنی چاہئے جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۶۰۳۵)

عَنْ يُّوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ، اَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهُ اِلَى السَّمَاءِ

یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد کا یہ کلام بیان کرتے ہیں: ''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بات چیت کر رہے ہوتے تھے، تو اکثر اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ آسمان کی طرف ہوتی تھی'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۳۷)

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ، اَوْ تَرْسِيلٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ٹھہراؤ ہوتا تھا، یہاں ایک لفظ راوی نے مختلف بیان کیا ہے، لیکن مفہوم ایک ہی ہے۔
(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۳۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام واضح ہوتا تھا، جسے سننے والا ہر شخص سمجھ لیتا تھا'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۳۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَجْذَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ کلام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کی گئی ہو وہ بے برکت ہوتا ہے''
(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۴۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَنِيْ بِمَالٍ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِيْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ، الْفَتْحِ، فَقَالَ: الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ: فَجَاءَنِيْ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، فَقَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا، قَالَ: قُلْتُ: اَجَلْ، قَالَ: فَاَنَا لَكَ صَاحِبٌ، قَالَ: فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا، قَالَ: فَقَالَ: مَنْ؟ قُلْتُ: عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: اِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَاِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ: اَخُوْكَ الْبِكْرِيُّ وَلَا تَاْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِالْاَبْوَاءِ قَالَ: اِنِّيْ اُرِيْدُ حَاجَةً اِلٰى قَوْمِيْ بِوَدَّانَ، فَتَلَبَّثْ لِيْ، قُلْتُ: رَاشِدًا،

Marfat.com

فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَدَدْتُ عَلٰى بَعِيرِي حَتّٰى خَرَجْتُ أُوضِعُهُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ، قَالَ: وَأَوْضَعْتُ، فَسَبَقْتُهُمْ، فَلَمَّا رَآنِي قَدْ فُتُّهُمُ انْصَرَفُوا، وَجَاءَنِي فَقَالَ: كَانَتْ لِي إِلٰى قَوْمِي حَاجَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: أَجَلْ، وَمَضَيْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلٰى أَبِي سُفْيَانَ

حضرت عبداللہ بن عمرو خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا، آپ ﷺ مجھے کچھ مال کے ہمراہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہ رہے تھے، تاکہ وہ مکہ میں قریش کے درمیان اسے تقسیم کردے، یہ فتح مکہ کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی ساتھی تلاش کرو، راوی کہتے ہیں: تو عمرو بن امیہ ضمری میرے ساتھ آ گئے انہوں نے کہا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم روانہ ہونا چاہتے ہو اور کوئی ساتھی تلاش کر رہے ہو، میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے کہا: میں تمہارا ساتھی ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا: میں نے عرض کی: مجھے ایک ساتھی مل گیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون؟ میں نے کہا: عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم کسی قوم کے علاقے میں پڑاؤ کرو، تو بچ کے رہنا، کیونکہ کسی کہنے والے نے یہ کہا ہے: بکر قبیلے سے تعلق رکھنے والا تمہارا جو بھائی ہے، تم اس سے محفوظ نہیں ہو یعنی تم اس سے بات نہ کرنا" ہم لوگ روانہ ہو گئے، جب ہم ابواء کے مقام پر پہنچے، تو اس شخص نے کہا: مجھے ودّان کے مقام پر اپنی قوم سے کچھ کام ہے، تم یہاں رک کر میرا انتظار کرنا، میں نے کہا: سلامتی کے ساتھ جاؤ، جب وہ چلا گیا، تو مجھے نبی اکرم ﷺ کی بات یاد آئی۔ میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور وہاں سے نکل کھڑا ہوا، یہاں تک کہ میں اصافر کے مقام پر آ گیا، تو وہاں میں نے دیکھا کہ امیہ کچھ لوگوں کے ساتھ میرے مقابل آیا ہوا ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے اونٹ کو دوڑایا اور آگے نکل

Marfat.com

گیا۔ جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ میں ان سے آگے جا چکا ہوں تو وہ لوگ واپس چلے گئے۔ پھر امیہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا: مجھے اپنی قوم میں ایک کام ہے، میں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مکہ آ گئے۔ تو میں نے وہ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۶۱)

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ: حَدِيْثًا، وَكَلَامًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ، وَالْهَدْيَ، وَالدَّلَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَبَّلَهَا، وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ، فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ، وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عادات و اطوار، گفتگو، چال چلن میں ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ یہاں ایک راوی نے کچھ الفاظ مختلف نقل کیے ہیں جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہو، وہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر ان سے ملتے تھے، ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے تھے اور انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے، تو وہ اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتی تھیں اور اپنے ساتھ بٹھاتی تھیں۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۲۱۷)

عَنْ اَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ فَنَزَّلُوا الْاَحْلَافَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَنْزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ مَالِكٍ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ فَكَانَ يَاْتِيْنَا كُلَّ

Marfat.com

لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُحَدِّثُنَا قَائِمًا عَلٰى رِجْلَيْهِ حَتّٰى يُرَاوِحَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَاَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهٖ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَقُوْلُ وَلَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ مُسْتَذَلِّيْنَ فَلَمَّا خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُوْنَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَبْطَاَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يَاْتِيْنَا فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَبْطَاْتَ عَلَيْنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اِنَّهٗ طَرَاَ عَلَيَّ حِزْبِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَخْرُجَ حَتّٰى اُتِمَّهٗ قَالَ اَوْسٌ فَسَاَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْاٰنَ قَالُوْا ثَلَاثٌ وَّخَمْسٌ وَّسَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ

حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ثقیف قبیلے کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو لوگوں نے حلیفوں کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرایا' جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مالک سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنے قبے میں ٹھہرایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد روزانہ رات کو ہمارے پاس تشریف لاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے کھڑے ہمارے ساتھ گفتگو کرتے تھے تاکہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں کو سکون مل جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر ہمیں یہ بتایا کرتے تھے' قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو زیادتیاں کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور ان کے درمیان کوئی برابری نہیں تھی' ہم کمزور اور دنیاوی اعتبار سے کمتر حیثیت کے مالک تھے' جب ہم لوگ مدینہ منورہ آ گئے' تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگیں بھی ہوئیں' کسی میں ہمارا پلڑا بھاری رہا اور کسی میں ان کا بھاری رہا۔

راوی کہتے ہیں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سے ذرا تاخیر سے ہمارے پاس آئے جس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے

Marfat.com

عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آج آپ ﷺ کو ہماری طرف آنے میں تاخیر ہوگئی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے ایک مخصوص حصے کی تلاوت میں نہیں کرسکا تھا' تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے مکمل کرنے سے پہلے آجاؤں۔

حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے دریافت کیا: آپ ﷺ لوگ قرآن کی باقاعدہ تلاوت کس طرح کرتے ہیں' تو انہوں نے بتایا: تین' پانچ' سات' نو' گیارہ' تیرہ یا حزب مفصل پڑھ لیتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا حدیث ۱۳۴۵)

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَفْدِ كِنْدَةَ وَلَا يَرَوْنِیْ اِلَّا اَفْضَلَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْتُمْ مِنَّا فَقَالَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ ابْنِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو اُمَّنَا وَلَا نَنْتَفِیْ مِنْ اَبِيْنَا قَالَ فَكَانَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ يَقُوْلُ لَا اُوْتِیْ بِرَجُلٍ نَفَى رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ اِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کندہ قبیلے کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ لوگ مجھے اپنے میں سے سب سے افضل سمجھتے تھے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہم نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم ماں کے نسب کی پیروی نہیں کرتے اور باپ کے نسب سے لاتعلقی کا اظہار نہیں کرتے''۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے، میرے سامنے جو بھی ایسا شخص لایا جائے' جو قریش سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کی نضر بن کنانہ کی اولاد ہونے سے نفی کرے گا' تو میں اس پر حد جاری کروں گا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الحدود حدیث ۲۶۱۲)

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَتْکُمْ وُفُوْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ وَمَا یَرٰی اَحَدٌ فِیْنَا نَحْنُ کَذٰلِکَ اِذْ جَاؤُا فَنَزَلُوْا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَقِیَ الْاَشَجُّ الْعَصَرِیُّ فَجَآءَ بَعْدُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاَنَاخَ رَاحِلَتَہٗ وَوَضَعَ ثِیَابَہٗ جَانِبًا ثُمَّ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَشَجُّ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ الْحِلْمَ وَالتُّؤَدَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَشَیْءٌ جُبِلْتُ عَلَیْہِ اَمْ شَیْءٌ حَدَثَ لِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ شَیْءٌ جُبِلْتَ عَلَیْہِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: تمہارے پاس عبدالقیس کے قبیلے کا وفد پہنچنے والا ہے راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ ابھی ہم اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ لوگ آ گئے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے صرف ''اشج عصری'' باقی رہ گیا وہ بعد میں آ گیا اس نے اپنی جگہ پر پڑاؤ کیا اپنی اونٹنی کو باندھا۔ اپنا کپڑا ایک طرف رکھا اور پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے اشج! تمہارے اندر دو خوبیاں ہیں ان دونوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ایک بردباری اور دوسرا وقار۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ میری فطرت کا حصہ ہیں یا بعد میں لاحق ہوئی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تمہاری فطرت کا حصہ ہیں۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۸۷)

عَنْ وَّاثِلَۃَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فِی الْمَکَانِ سَعَتَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰہُ اَخُوْہُ اَنْ یَّتَزَحْزَحَ لَہٗ

Marfat.com

واثلہ ابن خطاب سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا۔ حالانکہ آپ مسجد میں بیٹھے تھے تو اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے کچھ جنبش کی تو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جگہ میں کافی گنجائش ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا حق ہے کہ جب اسے اس کا بھائی دیکھے تو اس کے لیے کچھ جنبش کرے۔

(مشکوۃ شریف جلد دوم کتاب الآداب حدیث ۴۴۹۹ بحوالہ بیہقی شعب الایمان)

شگفتہ مزاجی

حضور نبی کریم ﷺ انتہائی سنجیدہ اور باوقار تھے بلاضرورت بات کرنے سے اجتناب فرماتے۔ صحابہ کرام آپ ﷺ کے احترام کے پیش نظر سر جھکاتے رہتے تھے لیکن بعض اوقات آپ خوش کرنے والی بات کہہ دیتے کہ سُننے والوں کے دل باغ باغ ہو جاتے۔ آپ ﷺ شگفتہ مزاجی کا اظہار اس لئے فرماتے تا کہ ملنے والوں کے دلوں میں محبت اور مروت کا جذبہ فروغ پائے تا کہ آپس کے تعلقات خوشگوار رہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخِی یَشْتَکِی بَطْنَہٗ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَی الثَّانِیَۃَ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاہُ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ اسْقِہٖ عَسَلًا فَسَقَاہُ فَبَرَاَ

حضرت ابوسعید سعد بن مالک خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے یعنی اسہال کی بیماری ہے آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ اس نے اس کو شہد پلا دیا اور آرام نہ آیا پھر وہ شخص دوسری مرتبہ حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا اس کو آرام نہیں آیا آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ پھر وہ تیسری بار حاضر خدمت ہوا'

Marfat.com

آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ پھر وہ شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے شہد پلایا ہے لیکن آرام نہیں آیا آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے سچ فرمایا ہے (فِیْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ) شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے (النحل:٦٩) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے جاؤ اس کو شہد پلاؤ اس شخص نے اپنی بھائی کو شہد پلایا اور وہ تندرست ہو گیا۔ (بخاری جلد سوم کتاب الطب حدیث ٦٤٢)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَّكَانَ لِیْ اَخٌ يُّقَالُ لَهٗ اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَانَ فَطِيْمًا قَالَ فَكَانَ اِذَا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ قَالَ اَبَا عُمَيْرٍ مَّا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ میرا ایک بھائی تھا۔ جس کا نام ابوعمیر تھا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس نے تازہ تازہ دودھ پینا چھوڑا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تھے تو اسے دیکھ کر یہ دریافت کرتے اے ابوعمیر! تمہارے پرندے نغیر کا کیا حال ہے؟ وہ بچہ اس پرندے سے کھیلا کرتا تھا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۵۰۵)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ قَصِيْرَةً تَمْشِیْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَّخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَّهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهٗ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک چھوٹے قد کی عورت دو لمبے قد کی عورتوں کے ساتھ چلتی تھی۔ اس

Marfat.com

نے لکڑی کی دو ٹانگیں بنوائیں اور سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ جس کا خول بند تھا۔ اس نے اس خول میں مشک بھری جو سب سے عمدہ خوشبو تھی اور پھر ان دو عورتوں کے پاس سے گزری ان عورتوں نے اسے نہیں پہچانا تو اس عورت نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے کہا پھر راوی شعبہ نے بھی ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفاظ من الادب حدیث ۵۷۶۳)

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُّصَلَّاهُ الَّذِىْ يُصَلِّىْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِىْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بکثرت شرکت کا شرف حاصل ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! کئی مرتبہ! آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد' سورج طلوع ہونے تک جائے نماز سے نہیں اٹھتے تھے اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ اُٹھ جاتے تھے۔ اس دوران لوگ زمانہ جاہلیت کے قصے یاد کر کے ہنسا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسکرا دیا کرتے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۱۳)

عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحْمِلْنِىْ، قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا حَامِلُوْكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ: وَمَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے سواری کے لیے کچھ دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تمہیں سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دیں گے، اس نے عرض کی: اونٹنی کے بچے کے ساتھ میں کیا کروں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹ کو اونٹنی ہی جنم دیتی ہے" (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۹۸)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا، وَقَالَ: أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بلند آواز سنی، جب وہ اندر آئے، تو وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھے، تاکہ انہیں تھپڑ رسید کریں، انہوں نے کہا: کیا تم اللہ کے رسول کے سامنے اپنی آواز بلند کر رہی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے انہیں پکڑ لیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں تشریف لے گئے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیکھا' میں نے تمہیں کیسے اس سے بچالیا، کچھ دن بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی، اس دوران ان دونوں کی صلح ہو چکی تھی، تو انہوں نے ان دونوں سے کہا: آپ اپنی صلح میں مجھے اسی طرح اندر آنے دیں، جس طرح اپنی لڑائی میں آنے دیا

Marfat.com

تھا،تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم ایسا ہی کرتے ہیں، ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۹۹)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ: ادْخُلْ فَقُلْتُ: اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كُلُّكَ فَدَخَلْتُ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت چمڑے کے بنے ہوئے خیمے میں موجود تھے، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے جواب دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اندر آ جاؤ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا پورا اندر آ جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پورے اندر آ جاؤ! تو میں اندر آ گیا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۰۰)

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے دو کانوں والے!'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۰۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَّا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے۔ آپ میرے چھوٹے بھائی سے کہا کرتے تھے اے ابوعمر تمہاری چڑیا کا کیا ہوا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلۃ حدیث ۱۹۱۲)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ ہمارے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں صرف سچ کہتا ہوں۔(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلۃ حدیث ۱۹۱۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سواری کے لئے جانور مانگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں سواری کے لئے اونٹنی کا بچادوں گا' تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کو اونٹنی ہی جنم دیتی ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلۃ حدیث ۱۹۱۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِیْ مَازَحَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ' نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے کہا: ''اے دو کانوں والے'' محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے فرمایا کہ آپ نے اس طرح مزاح فرمایا۔(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلۃ حدیث ۱۹۱۵)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلَاثَةَ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِهٖ الْخَيْرَ وَالرَّامِیَ بِهٖ وَالْمُمِدَّ بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا وَكُلُّ مَا يَلْهُوْ بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَاْدِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ اِمْرَاَتَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ

Marfat.com

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ''اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا اسے بنانے والا شخص' جو اسے بنانے میں بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے، اسے پھینکنے والا شخص اور اسے سیدھا کرنے والا شخص یا پکڑانے والا شخص نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تم لوگ تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سواری کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ مسلمان بندہ لہو ولعب کے طور پر جو بھی کھیل کھیلتا ہے وہ فضول ہوتا ہے' سوائے اس کھیل کے' جس میں وہ اپنی کمان کے ذریعے تیر اندازی کرے یا اپنے گھوڑے کی تربیت کرے یا اپنی بیوی کے ساتھ خوش مزاجی کرے ایسا کرنا حق ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد سوم کتاب الجہاد حدیث ۲۸۱۱)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ تِجَارَةٍ اِلٰى بُصْرٰى قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ وَّمَعَهٗ نُعَيْمَانُ وَسُوَيْبِطُ بْنُ حَرْمَلَةَ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا وَّكَانَ نُعَيْمَانُ عَلَى الزَّادِ وَكَانَ سُوَيْبِطُ رَجُلًا مَّزَّاحًا فَقَالَ لِنُعَيْمَانَ اَطْعِمْنِيْ قَالَ حَتّٰى يَجِيْءَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ فَلَاُغِيْظَنَّكَ قَالَ فَمَرُّوْا بِقَوْمٍ فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبِطُ تَشْتَرُوْنَ مِنِّيْ عَبْدًا لِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اِنَّهٗ عَبْدٌ لَّهٗ كَلَامٌ وَّهُوَ قَائِلٌ لَّكُمْ اِنِّيْ حُرٌّ فَاِنْ كُنْتُمْ اِذَا قَالَ لَكُمْ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ تَرَكْتُمُوْهُ فَلَا تُفْسِدُوْا عَلَيَّ عَبْدِيْ قَالُوْا لَا بَلْ نَشْتَرِيْهِ مِنْكَ فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَائِصَ ثُمَّ اَتَوْهُ فَوَضَعُوْا فِيْ عُنُقِهٖ عِمَامَةً اَوْ حَبْلًا فَقَالَ نُعَيْمَانُ اِنَّ هٰذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ وَاِنِّيْ حُرٌّ لَسْتُ بِعَبْدٍ فَقَالُوْا قَدْ اَخْبَرَنَا خَبَرَكَ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخْبَرُوْهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَائِصَ وَاَخَذَ نُعَيْمَانَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرُوْهُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مِنْهُ حَوْلًا

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال سے ایک سال

Marfat.com

پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے بصریٰ تشریف لے گئے ان کے ساتھ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سویبط بن حرملہ رضی اللہ عنہ تھے یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے، نعیمان سامان سفر کے نگران تھے، جب کہ سویبط خوش مزاج آدمی تھے، انہوں نے نعیمان سے کہا: مجھے کچھ کھانے کے لیے دیجئے، انہوں نے جواب دیا: جب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں آتے میں اس وقت تک نہیں دوں گا تو سویبط نے کہا: میں آپ کو ضرور غصہ دلا دوں گا۔ راوی کہتے ہیں ان حضرات کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو سویبط نے ان سے کہا: کیا تم لوگ مجھ سے میرا یہ غلام خریدو گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو سویبط نے کہا: یہ غلام بولتا بہت ہے، یہ تمہیں یہ کہے گا کہ میں آزاد ہوں، جب وہ تم سے یہ بات کہے گا' تو تم نے اگر اس وقت اسے چھوڑنا ہے' تو پھر میرے غلام کو میرے لیے خراب نہ کرو۔ ان لوگوں نے کہا: نہیں! ہم اسے آپ سے خریدتے ہیں، ان لوگوں نے دس اونٹنیوں کے بدلے میں انہیں خرید لیا، پھر وہ لوگ نعیمان کے پاس آئے اور ان کی گردن میں عمامہ ڈال دیا یا رسی ڈال دی تو نعیمان نے کہا: یہ شخص تمہارے ساتھ مذاق کر رہا ہے، میں ایک آزاد شخص ہوں، میں غلام نہیں ہوں، ان لوگوں نے کہا: انہوں نے ہمیں تمہارے بارے میں بتا دیا ہے۔ وہ لوگ نعیمان کو لے کر چلے گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے' تو لوگوں نے انہیں اس بارے میں بتایا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پیچھے گئے اور ان کی اونٹنیاں انہیں واپس کیں اور نعیمان کو حاصل کیا۔ راوی کہتے ہیں: جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنس پڑے۔

(سنن ابن ماجہ جلد سوم کتاب الادب حدیث ۳۷۱۹)

Marfat.com

چلنے کا انداز

حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے کے انداز میں متانت اور سنجیدگی ہوتی تھی آپ ﷺ دبے پاؤں چلتے تھے نہ زیادہ تیز چلتے اور نہ زیادہ سست روی سے چلتے اپنی جسمانی طاقت اور قوت کے مطابق درمیانی چال سے چلتے اور چلنے میں ہمیشہ درمیانی چال کو مد نظر رکھتے۔ اپنی نگاہوں کو راستے پر رکھتے ادھر اُدھر بہت کم دیکھتے آپ ﷺ کے بارے میں کتب میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب چلتے تو آگے جھک کر چلتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ مگر حضور ﷺ اپنی رفتار میں کوئی تکلف نہ فرماتے۔ ایسے ہی حضور ﷺ نے بازار سڑک گلی کھیت گویا کہ ہر جگہ پر چلنے کے لئے مسلمانوں کو تاکید کی ہے کہ چلتے ہوئے اسلام کے ضابطہ اخلاق کو لازم رکھا جائے۔ اور راستے میں ایسے چلنا چاہئے کہ کسی شخص کو کوئی تکلیف اور لغزش نہ پہنچے اور ہر شخص اپنے راستے پر عاجزی متانت اور وقار کے ساتھ چلتا جائے تاکہ کسی کی شرافت اور انسانیت مجروح نہ ہو۔ چلنے کے بارے میں حضور ﷺ کی احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ، وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِ مُحَسِّرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے تو آرام سے چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ چٹکی میں آجانے والی کنکریاں ماریں۔ وادی محسر سے گزرتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی رفتار کو تیز کرلیا۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب المناسک حدیث ۱۹۴۴)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاتَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرْقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ پستہ قد بڑے سر اور داڑھی والے موٹی ہتھیلیاں اور موٹے قدم سرخی پلائے ہوئے موٹے جوڑوں والے دراز بالوں کی ڈوری جب چلتے تو قوت سے چلتے گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہ تو آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔

(مشکوۃ جلد سوم کتاب الفتن باب صفات النبی بحوالہ ترمذی حدیث ۵۵۴۱)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرًا اَبْيَضَ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ جَلِيْلَ الْمَشَاشِ وَالْكَتِدِ اَجْرَدَ ذُوْمَسْرُبَةٍ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرْقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف بیان کرتے تو فرماتے تھے کہ نہ تو آپ بہت ہی دراز قد تھے اور نہ بہت ہی پستہ

Marfat.com

قد قوم میں درمیانہ قد تھے، اور نہ آپ چھلے والے گھونگھر بال تھے، اور نہ بالکل سیدھے بال والے آپ کے بال خم دار تھے اور نہ آپ بہت موٹے تھے نہ بالکل گول چہرے والے آپ کے چہرے میں قدرے گولائی تھی سفید رنگ تھے سرخی پلائی ہوئی خوب کالی آنکھیں دراز پلک موٹی ہڈیوں والے موٹے کندھوں والے جسم شریف صاف۔ بالوں کی باریک ڈوری موٹی ہتھیلیاں موٹے موٹے قدم جب چلتے تو پوری طاقت سے چلتے گویا آپ گہرائی میں اتر رہے ہیں اور جب ادھر ادھر توجہ کرتے تو پوری توجہ کرتے آپ کے کندھوں کے بیچ مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبین ہیں لوگوں میں سخی دل' لوگوں میں بہت سچی بات والے' ان میں نہایت نرم طبیعت والے اور ان میں بہت اچھے برتاؤ والے تھے، جو آپ کو اچانک دیکھتا تو آپ سے ہیبت کرتا اور جو آپ سے غلط ملط ملا کرتا جان کر تو آپ سے محبت کرتا آپ کی نعت کہنے والا کہتا تھا کہ میں نے آپ کی مثل نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ ﷺ کے بعد۔

(مشکوۃ جلد سوم کتاب الفتن باب صفات النبی بحوالہ ترمذی حدیث ۵۵۴۲)

بیٹھنے اُٹھنے کا انداز

حضور ﷺ بیٹھنے میں آسانی کو مدنظر رکھتے آپ ﷺ کے بیٹھنے کا اکثر یہ انداز ہوتا کہ سرین کو زمین پر رکھتے اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیتے اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو اس طرح بیٹھے ہوئے اکثر دیکھا۔ کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں بیٹھنے کا ایک خاص انداز یہ تھا کہ دونوں زانوں کھڑے کر لئے جاتے تلوے زمین کی طرف ہوتے اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلیوں پر حلقہ باندھ لیتے۔ بعض اوقات ہاتھوں کا حلقہ باندھنے کی بجائے کپڑا باندھ لیا جاتا۔ حضور ﷺ نماز فجر ادا کر لینے کے بعد بعض اوقات اپنی جگہ پر چار زانوں ہو کر بھی بیٹھا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ ﷺ تکیے

Marfat.com

سے ٹیک بھی لگالیا کرتے تھے۔غرضیکہ حضور ﷺ بیٹھنے اُٹھنے میں آسانی اوراعتدال کو پسند فرماتے تھے۔اوراسی بات کی آپ ﷺ نے مسلمانوں کوتعلیم دی ہے کہ بیٹھنے میں مہذب ہوکر بیٹھنا چاہئے۔بیٹھنے اُٹھنے میں کتاب سُنت میں جن آداب کوملحوظ خاطر رکھنے کی تاکید کی گئی ہے ان کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ بیٹھنے اُٹھنے کے آداب کے بارے میں حضور ﷺ کی احادیث حسب ذیل ہیں۔

حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا، فَكَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِى صَلَّى فِيْهِ الْغَدَاةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سماک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نبی اکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھتے رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں بہت مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے جس جگہ پر فجر کی نماز ادا کی ہوتی تھی آپ ﷺ اس جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے' جب تک سورج نہیں نکل آتا تھا جب وہ نکل آتا تھا تو آپ ﷺ کھڑے ہوجاتے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوۃ حدیث ۱۲۹۴)

عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ احْتَبٰى بِيَدِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیٹھتے تھے،تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ کے ذریعے احتباء کرلیتے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۴۶)

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ اَبِيْهِمَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُمَا اَنَّهَا، رَاَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَشِعَ

سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو میں نے اتنی عاجزی وانکساری کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا، تو میں خوف سے لرز گئی۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۴۷)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے، تو آپ ﷺ اپنی جگہ پر چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے تھے اور اس وقت تک بیٹھے رہتے تھے، جب تک سورج اچھی طرح طلوع نہیں ہو جاتا تھا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۵۰)

عَنْ كَعْبٍ الْإِيَادِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ، فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ، أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ، فَيُعْرَفُ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ

کعب ایادی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا، تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تھے، تو ہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے۔ جب کوئی شخص وہاں سے اٹھتا اور اس کا واپس آنے کا ارادہ ہوتا، تو وہ اپنا جوتا یا اپنے جسم پر موجود کوئی چیز عمامہ یا چادر وغیرہ اتار کر وہاں رکھ دیتا جس سے اس کے ساتھی یہ جان لیتے کہ وہ واپس آئے گا، تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے" (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۵۴)

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: بِاٰخَرَةٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهُ فِيمَا مَضَى، فَقَالَ: كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ اسلمی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری عمر میں جب کسی محفل سے اٹھتے تو یہ پڑھتے تھے: ''تو پاک ہے، اے اللہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج ایسے کلمات پڑھے ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نہیں پڑھے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس چیز کا کفارہ بن جاتے ہیں، جو کچھ محفل میں ہوتا ہے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۵۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يَحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھتے، ہم سے باتیں کرتے تھے، پھر جب کھڑے ہوتے تو ہم سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہم دیکھ لیتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کے گھروں میں تشریف لے گئے۔(مشکوۃ شریف جلد دوم کتاب الآداب حدیث ۴۴۹۸)

عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَتَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًا اِذَا اَرَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ

واثلہ ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا۔ حالانکہ آپ مسجد میں بیٹھے تھے تو اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے کچھ جنبش کی تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جگہ میں کافی گنجائش ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا حق ہے کہ جب اسے اس کا بھائی دیکھے تو اس کے لیے کچھ جنبش کرے۔ (مشکوۃ شریف جلد دوم کتاب الآداب حدیث ۴۴۹۹)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخَدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْ لَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ احْتَبٰی بِيَدَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں بیٹھے تو اپنے ہاتھوں سے احتباء فرماتے تھے۔

(مشکوۃ شریف جلد دوم کتاب الآداب حدیث ۴۵۰۶)

انداز استراحت

اللہ تعالیٰ نے رات سونے کے لئے بنائی ہے اور نیند بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے تا کہ رات کو انسان آرام کرے جس سے جسم کو راحت ملی ہے نیند سے انسان کی نکاہت اور تھکن دور ہوتی نیند انسان کو تازہ دم بنا دیتی ہے۔ نیند کے بارے میں کلام الٰہی میں ہے اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ ایک اور مقام پر یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ انسان کا رات اور دن میں سونا اسی کی نشانیوں میں سے ہے۔ غرضیکہ انسانی صحت اور تندرستی کے لئے نیند انتہائی ضروری ہے۔ استراحت کے بارے میں حضور ﷺ کا انداز یہ تھا کہ آپ ﷺ نہ زیادہ سونا اور نہ ہی کم سونا پسند کرتے تھے بلکہ اعتدال کو مدنظر رکھتے تھے۔ حضور ﷺ کے سونے کا طریقہ یہ تھا کہ آپ ﷺ عشاء کی

Marfat.com

نماز کے بعد وضو کی حالت میں اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے اور بستر مبارک کو جھاڑتے اس کے بعد جوتے اُتار کر بستر پر لیٹ جاتے اور سونے سے پہلے اللہ کا ذکر کرتے اور قرآن پاک کی چند سورتوں کی تلاوت کرتے پھر نیند آنے پر سو جاتے اور رات کے پچھلے پہر اُٹھ کر وضو فرماتے اور نماز تہجد ادا کرتے اس کے بعد اگر نیند آتی تو دوبارہ سو جاتے اور اگر نیند نہ آتی تو بیدار رہتے اور فجر کی اذان ہونے پر نماز فجر کی تیاری کرتے بعض اوقات یوں بھی ہو جاتا کہ تمام رات اللہ کی عبادت میں گزر جاتی رمضان المبارک کی راتوں میں اکثر شب بیداری بھی فرمایا کرتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے سونے کا انداز یہ تھا کہ آپ ﷺ چت نہ لیٹے بلکہ دائیں رُخسار پر ہاتھ رکھ کر پہلو کے بل لیٹ جاتے جب دل چاہتا تو کروٹ بدل لیتے۔ آپ ﷺ کے سونے کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبَّ الْاَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ، وَالْاِنْجِیْلِ، وَالْقُرْآنِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ، اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ، زَادِ وَهْبٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ اقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ، وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

جب آپ ﷺ بستر پر آتے تھے، تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! اے آسمانوں کے پرودگار، اے زمین کے پروردگار، اے ہر چیز کے پرودگار، اے دانے اور گٹھلی کو چیر دینے والے، اے تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے، تو ایسا پہلا ہے کہ

Marfat.com

تجھ سے پہلے کوئی اور نہیں، تو ایسا آخری ہے کہ تیرے بعد کوئی اور نہیں ہوگا، تو ایسا ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی اور نہیں ہے، تو ایسا باطن ہے کہ تیرے نیچے کوئی اور نہیں ہے'' وہب نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تو میرے فرض کو ادا کروا دے، اور مجھے محتاجی سے بے نیاز کر دے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۱)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری معزز ذات اور تیرے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے، جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے، اے اللہ! قرض اور گناہ کو تو ہی ختم کر سکتا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو پسپا نہیں کیا جا سکتا، تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی مالدار شخص کا مال اسے فائدہ نہیں پہنچا سکتا، تو پاک ہے اور ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۲)

عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَاٰوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ، وَلَا مُؤْوِيَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے ہمیں

Marfat.com

کھلایا، جس نے ہمیں پلایا، جس نے ہماری کفایت کی، جس نے ہمیں پناہ دی، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی کفایت کرنے والا اور انہیں پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے؟''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۳)

عَنْ اَبِی الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِیْ، وَاَخْسِءْ شَیْطَانِیْ، وَفُكَّ رِهَانِیْ، وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی

حضرت ابوازہر انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب بستر پر جاتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے ''اللہ تعالیٰ کے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے، میں اپنا بدن بستر پر رکھتا ہوں، اے اللہ! میرے ذنب کی مغفرت کردے اور میرے شیطان کو دور کردے، میرے نفس کو آگ کے عذاب سے آزاد کردے اور مجھے بلند محفل والوں میں شامل کردے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۴)

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِنَوْفَلٍ: اقْرَأْ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ نَمْ، عَلٰی خَاتِمَتِهَا، فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

فروہ بن نوفل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت نوفل سے فرمایا: ''تم سورہ کافرون کی تلاوت کرکے اس پر اپنی بات چیت ختم کرکے سویا کرو، کیونکہ یہ شرک سے بری الذمہ ہونے کا اظہار ہے'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهِ كُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ كَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا، وَقَرَاَ فِیْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ

Marfat.com

بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ: يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو روزانہ جب اپنے بستر پر جاتے تھے، تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک مارتے تھے اور یہ پڑھ کر پھونک مارتے تھے: سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر، جہاں تک ہو سکتا تھا، پھیرتے تھے، سر اور چہرے سے آغاز کرتے تھے اور پھر جسم کے سامنے یعنی اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے تھے، ایسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۶)

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ، وَقَالَ: اِنَّ فِيهِنَّ آيَةً اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ آيَةٍ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: ''ان میں ایک آیت ایسی ہے، جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ، وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر آتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے: ''ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے میری کفایت کی، مجھے پناہ دی، جس نے مجھے کھلایا، پلایا اور جس نے مجھ

Marfat.com

پر احسان کیا اور سب سے بہترین احسان کیا اور جس نے مجھے عطا کیا اور بھرپور عطا کیا ہر حالت میں، ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک، اے ہر چیز کے معبود! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں"

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰی فِیْهِ اِلَّا كَانَ عَلَیْهِ تِرَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهِ اِلَّا كَانَ عَلَیْهِ تِرَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو شخص بستر پر لیٹے اور اس پر اللہ کا نام نہ لے، تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لیے حسرت کا باعث ہوگی اور جو شخص کسی جگہ پر بیٹھے اور وہاں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، تو وہ محفل قیامت کے دن، اس کے لیے حسرت کا باعث ہوگی"

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۹)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ حِیْنَ یَسْتَیْقِظُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ قَالَ الْوَلِیْدُ: اَوْ قَالَ: دَعَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ، فَاِنْ قَامَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰی قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور بیدار ہو کر یہ پڑھ لے: "اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے، حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، میں اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے

Marfat.com

پاک قرار دیتا ہوں اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا'' پھر وہ شخص دعا مانگتے ہوئے یہ کہے: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر وہ شخص اگر دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر وہ شخص اٹھ کر نوافل ادا کرے، تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۶۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے: ''تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، تو ہر عیب سے پاک ہے، اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کر دے اور جب تو نے مجھے ہدایت دیدی ہے، تو اس کے بعد میرے دل کو گمراہ نہ کرنا اور مجھے اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کرنا، بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۶۱)

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: شَكَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى، فَاُتِيَ بِسَبْيٍ، فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ، فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، فَاَتَانَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ، فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا

Marfat.com

سَاَلْتُمَا، اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی، کہ چکی پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھوں میں بہت تکلیف ہوتی ہے، کچھ قیدی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے گئے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تا کہ ان سے کوئی ملازم مانگ لیں، انہیں نبی اکرم ﷺ نظر نہیں آئے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو اس صورتحال کے بارے میں بتایا: نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم اس وقت بستر پر لیٹ چکے تھے ہم اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو، آپ تشریف لائے اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ آپ کے قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے پر محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جو فرمائش کی ہے، کیا میں اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ جب تم بستر پر جاؤ، تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے خادم ملنے سے بہتر ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۶۲)

عَنْ اَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ اَعْبُدَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ اَحَبَّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ، وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتّٰى اَثَّرَتْ بِيَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا، وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، وَاَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا، وَاَصَابَهَا مِنْ ذٰلِكَ ضُرٌّ، فَسَمِعْنَا اَنَّ رَقِيقًا اُتِيَ بِهِمْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ، فَاَتَتْهُ، فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا، فَاسْتَحْيَتْ، فَرَجَعَتْ، فَغَدَا

Marfat.com

عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِيْ لِفَاعِنَا، فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِيْ اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ اَبِيْهَا، فَقَالَ: مَا كَانَ حَاجَتُكِ اَمْسِ اِلٰى آلِ مُحَمَّدٍ؟ فَسَكَتَتْ، مَرَّتَيْنِ، فَقُلْتُ: اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذِهِ جَرَّتْ عِنْدِی بِالرَّحَى حَتّٰى اَثَّرَتْ فِيْ يَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَتْ فِيْ نَحْرِهَا، وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، وَاَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا، وَبَلَغَنَا اَنَّهٗ قَدْ اَتَاكَ رَقِيْقٌ اَوْ خَدَمٌ، فَقُلْتُ لَهَا: سَلِيْهِ خَادِمًا،

ابوورد بن ثمامہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ میں، آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھیں، وہ میری زوجیت میں تھیں، وہ چکی چلایا کرتی تھیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ سخت ہو گئے تھے، وہ مشکیزے سے پانی بھر کے لایا کرتی تھیں، جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ چکے تھے، وہ گھر میں جھاڑو دیا کرتی تھیں، یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے، وہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتی تھیں، جس کے نتیجے میں ان کے کپڑے خراب ہو جاتے تھے اور انہیں ایسا کرنے میں مشکل بھی پیش آتی تھی، ہمیں یہ پتا چلا کہ کچھ غلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے گئے ہیں، تو میں نے کہا: اگر تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم مانگ لو جو تمہارے لیے کفایت کرے یعنی تمہارے حصے کے کام کر دیا کرے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس بات چیت کرنے والے کچھ لوگوں کو پایا: انہیں یہ گزارش کرنے سے شرم آ گئی تو وہ واپس آ گئیں، اگلے دن نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم ابھی اپنے لحاف میں موجود تھے، نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرہانے کے طرف بیٹھ گئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے حیاء کی وجہ سے اپنا سر لحاف میں کر لیا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

Marfat.com

کل تمہیں محمد کے گھر کیا کام تھا؟ دومرتبہ نبی اکرم ﷺ نے یہ سوال کیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں، تو میں نے کہا: خدا کی قسم! یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کو بتاتا ہوں، یہ میرے یہاں چکی چلاتی ہیں، جس کے نشان ان کے ہاتھوں پر پڑ گئے ہیں، یہ مشکیزے میں پانی بھر کے لاتی ہیں، جس کے نشان ان کے سینے پر پڑ گئے ہیں، یہ گھر میں جھاڑو دیتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں، یہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں، ہمیں یہ پتا چلا کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں خادم آئے ہیں، تو میں نے اس سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کوئی خادم مانگ لو۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۶۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَصْلَتَانِ، اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ، يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَذٰلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ؟ قَالَ: يَاْتِي اَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيَنُومُهُ قَبْلَ اَنْ يَقُولَهُ، وَيَاْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ اَنْ يَقُولَهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”دو خصوصیات ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان بندہ انہیں باقاعدگی سے سرانجام دے گا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، یہ دونوں کرنے میں آسان ہیں، لیکن ان دونوں پر عمل

Marfat.com

کرنے والے لوگ کم ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ، دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا، اور یہ زبان سے پڑھنے کے حوالے سے ۱۵۰ ہوں گے اور میزان میں ۱۵۰۰ ہوں گے، اور جب آدمی بستر پر جائے، تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا، یہ زبان سے پڑھنے کے لحاظ سے ۱۰۰ ہوں گے، مگر لیکن میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے اس کی گنتی بتائی، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ یہ دونوں آسان ہیں، لیکن ان پر عمل کرانے والے لوگ کم ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص سونے کے لیے جاتا ہے، تو شیطان اس کے پاس آجاتا ہے اور اسے یہ پڑھنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے اور پھر اس کی نماز کے دوران شیطان اس کے پاس آتا ہے، اور ان کلمات کو پڑھنے سے پہلے اسے کوئی کام یاد کروا دیتا ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۶۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ، وَاِذَا اَمْسَيْتُ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهَا اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کچھ کلمات کی ہدایت کیجئے، جو میں صبح کے وقت پڑھا کروں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو: ''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے، اے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی

Marfat.com

معبود نہیں ہے میں اپنی ذات کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبح کے وقت اور شام کے وقت اور جب بستر پر سونے کے لیے جانے لگو تو اس وقت انہیں پڑھ لیا کرو۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۶۷)

عَنْ حَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ، عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے، تو آپ ﷺ اپنا دایاں دست مبارک اپنی رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ پڑھتے تھے: "اے اللہ! اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا، جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا" آپ ﷺ تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۴۵)

حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، وَقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: اَسْتَذْكِرُهُنَّ، فَقُلْتُ: وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، قَالَ: لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "جب تم اپنے بستر پر آؤ، تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لو، پھر دائیں پہلو

Marfat.com

کے بل لیٹ کر یہ دعا پڑھو: ''اے اللہ! میں نے اپنا رخ تیری طرف کرلیا، میں نے اپنے معاملات تیرے سپرد کردیے، میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی، ڈرتے ہوئے بھی اور تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے بھی، تیری بارگاہ میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی ہے اور اس نبی پر ایمان لایا، جسے تو نے بھیجا ہے''۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس رات میں مرگئے، تو حق پر مروگے، تم انہیں سونے سے پہلے اپنا آخری کلام بنا لو۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اسے یاد کرتا ہوں، اس کو یاد کرتے ہوئے میں نے یہ الفاظ کہہ دیے ''تیرے اس رسول پر ایمان لایا، جسے تو نے بھیجا ہے'' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: ''تیرے اس نبی پر ایمان لایا، جسے تو نے بھیجا ہے''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۴۶)

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَاَمُوتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا، وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سونے لگتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ''اے اللہ! میرے تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں'' جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی عطا کی اور اسی کی طرف لوٹنا ہے''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۴۷)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا

Marfat.com

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب کوئی شخص اپنے بستر پر آئے، تو اسے اپنے تہبند کے پلو کے ذرا اپنے بستر کو جھاڑ لینا چاہیے، کیونکہ وہ شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز آئی تھی؟ اور پھر اسے دائیں پہلو کی جانب لیٹ جانا چاہیے اور یہ پڑھنا چاہیے: ''اے میرے پرودگار! تیرے اسم کی برکت سے میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور تیری مدد سے اسے اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری جان کو روک لیا، تو اس پر رحم کرنا اور اگر اس کو چھوڑ دیا، تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا، جس طرح تو اپنے بندوں میں سے، نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۴۸)

خواب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حالت نیند میں خواب آنا فطری تقاضہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور سچے خواب بشارت ہوتے ہیں۔ سچے خوابوں کو رویائے صالحہ کہا جاتا ہے۔ ایسے خواب انبیاء کرام علیہم السلام کو آتے ہیں اور ایسے ہی اللہ کے بندوں کو بھی صالح خواب آتے ہیں۔ خواب آنے کے بارے میں اور بعض خوابوں کی تعبیر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث حسب ذیل ہیں۔

اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ قَالَ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَائَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا بِقَارِی قَالَ فَاَخَذَنِی فَغَطَّنِی حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُھْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِی فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِی فَاَخَذَنِی فَغَطَّنِی الثَّانِیَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُھْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِی فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِی فَاَخَذَنِی فَغَطَّنِی الثَّالِثَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُھْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِی فَقَالَ(اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ) الْاٰیَاتِ اِلٰی قَوْلِہٖ (عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ) فَرَجَعَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُہٗ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَۃَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْہُ حَتّٰی ذَھَبَ عَنْہُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِیْجَۃَ اَیْ خَدِیْجَۃُ مَا لِیْ لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَاَخْبَرَھَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِیْجَۃُ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْكَ اللّٰہُ اَبَدًا فَوَاللّٰہِ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِیْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِہٖ خَدِیْجَۃُ حَتّٰی اَتَتْ بِہٖ وَرَقَۃَ بْنَ نَوْفَلٍ وَّھُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِیْجَۃَ اَخِیْ اَبِیْھَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَكَانَ یَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِیَّ وَیَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعَرَبِیَّۃِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّكْتُبَ وَكَانَ شَیْخًا كَبِیْرًا قَدْ عَمِیَ فَقَالَتْ خَدِیْجَۃُ یَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ قَالَ وَرَقَۃُ یَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰی فَقَالَ وَرَقَۃُ ھٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلٰی مُوْسٰی لَیْتَنِیْ فِیْھَا جَذَعًا لَیْتَنِیْ اَكُوْنُ حَیًّا ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِیَّ ھُمْ قَالَ وَرَقَۃُ نَعَمْ لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِہٖ اِلَّا اُوْذِیَ وَاِنْ یُّدْرِكْنِیْ یَوْمُكَ حَیًّا اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ یَنْشَبْ وَرَقَۃُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ فَتْرَۃً حَتّٰی حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

Marfat.com

ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچی خوابوں سے ہوئی جو بھی آپ خواب دیکھتے صبح روشن کی طرح واضح ہو جاتا پھر آپ کو تنہائی پسند آئی اور غار حرا میں چلے گئے اور اس میں عبادت کرتے۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما یا اس سے نچلے درجے کے راوی نے کہا تَحَنُّثْ کا معنی ہے اپنے گھر کی طرف لوٹنے سے پہلے غار حرا میں متعدد راتیں عبادت کرتے تھے اور اس کیلئے خرچہ لے جاتے تھے۔ جب خرچہ ختم ہو جاتا پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور عبادت کیلئے پہلے کی مثل خرچہ لے جاتے۔ اور جب سال گزر گیا حتیٰ کہ آپ کے پاس اچانک وحی آئی درآنحالیکہ آپ غار حرا میں تھے۔ آپ کے پاس فرشتہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آیا اور کہا پڑھئے۔ رسول ﷺ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا اس فرشتے نے مجھے پکڑا اور زور سے دبایا، حتیٰ کہ اس نے اپنی انتہائی قوت صرف کر دی پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھئے میں نے جواب دیا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس فرشتے نے مجھے پکڑا اور اس زور سے دبایا کہ اپنی پوری قوت صرف کر دی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھئے میں نے جواب دیا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑا اور اس زور سے دبایا کہ اپنی انتہائی قوت صرف کر دی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ○ (علق ۱۔۵)۔ رسول اللہ ﷺ یہ آیات لے کر واپس لوٹے اور خوف کی وجہ سے آپ کے کندھے اور گردن کے درمیان کا گوشت کانپ رہا تھا یعنی خائف مضطرب تھے حتیٰ کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔ تو انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ حتیٰ کہ آپ سے گھبراہٹ جاتی رہی۔ آپ ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے خدیجۃ الکبریٰ مجھے کیا ہو گیا بخدا مجھے اپنی جان کا خوف ہے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پورا واقعہ بیان کیا۔ حضرت خدیجۃ

Marfat.com

الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ آپ خوش رہیں۔ بخدا اللہ عزوجل آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ بخدا آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں کمزور اور یتیموں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں، محتاجوں کیلئے کماتے ہیں یعنی وہ عطا کرتے ہیں جو وہ کسی کے پاس نہیں پاتے اور مہمان نوازی فرماتے ہیں، حق حادثات پر لوگوں کی مدد فرماتے ہیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ وہ ام المومنین کے چچا کے بیٹے تھے۔ انہوں نے جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کرلیا تھا۔ وہ عربی لکھا کرتے تھے اور انجیل سے جو اللہ عزوجل کے ہاں لکھنا منظور تھا عربی میں لکھا کرتے تھے اور وہ بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کہا اے میرے چچا اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ ورقہ بن نوفل نے کہا اے میرے بھتیجے تم نے کیا دیکھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا وہ ورقہ بن نوفل کو بتا دیا۔ ورقہ بن نوفل نے کہا یہ وہی ناموس یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے تھے۔ کاش کہ میں اس وقت جوان ہوتا اور میں اس وقت زندہ ہوتا۔ اس کے بعد ورقہ بن نوفل نے ایک حرف ذکر کیا وہ یہ کہ تمہاری قوم تمہیں مکہ سے نکال دے گی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے مکہ مکرمہ سے نکالیں گے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا جی جہاں جو بھی شخص یہ خیر لایا ہے جیسی خیر آپ لائے ہیں پس اس کو اذیت دی گئی مراد وحی کا نزول اگر مجھ کو آپ کے اخراج کے زمانہ نے پالیا تو میں آپ کی نہایت قوت والی مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ورقہ بن نوفل وفات پا گئے اور وحی رک گئی حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۷۴)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَائَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ

Marfat.com

الْاَکْرَمُ)

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سچی خوابوں سے ہوئی۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔"

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۲۰۷۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَكَانَ يَاْتِيْ حِرَاءً فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَتُزَوِّدُهٗ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَائَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) حَتّٰى بَلَغَ (عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ يَا خَدِيْجَةُ مَا لِيْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ لَهٗ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخُوْ اَبِيْهَا

Marfat.com

وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِىَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِىَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اَىْ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ اَخِى مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِىْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِىْ فِيْهَا جَذَعًا اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِىَّ هُمْ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِىَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ وَفَتَرَ الْوَحْىُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَىْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَىْ يُلْقِىَ مِنْهُ نَفْسَهٗ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْىِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (فَالِقُ الْاِصْبَاحِ) ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے آغاز میں سب سے پہلے سچے خواب دکھائے گئے جو آپ نیند کے دوران دیکھتے تھے۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کی مانند پورا ہو جاتا تھا۔ آپ غارِ حرا تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہاں عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے ساتھ سامان لے جایا کرتے تھے پھر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے تھے پھر وہ اتنا ہی اور سامان آپ کو تیار کر کے دیتی تھیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق یعنی فرشتہ یا قرآن آ گیا۔ آپ غارِ حرا میں موجود تھے۔ فرشتہ آپ کے پاس آیا اور بولا۔ آپ پڑھئے، نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت ہوئی' پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور پھر بولا: آپ پڑھئے، میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے پھر مجھے پکڑ کر دوسری دفعہ دبایا تو مجھے اس سے مشقت ہوئی۔ اس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: پڑھئے، میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا اور اس نے مجھے پھر پکڑ لیا اور تیسری مرتبہ مجھے پھر دبایا یہاں تک کہ مجھے مشقت ہوئی اس نے مجھے چھوڑا اور بولا: ''اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھئے جس نے پیدا کیا ہے۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت یہاں تک ہے: ''اس نے انسان کو ان چیزوں کا علم عطا کیا ہے' جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

پھر نبی اکرم ﷺ وہاں سے واپس آئے تو آپ گھبرائے ہوئے تھے۔ آپ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو۔ مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اوڑھنے کے لیے کچھ دیا آپ کی کیفیت کچھ ٹھیک ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا! میرے ساتھ کیا ہوا ہے پھر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے اس بارے میں بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہے تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ہرگز نہیں! آپ کو خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، سچی بات کہتے ہیں، پریشان شخص کی مدد کرتے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں، ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

پھر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد تھے۔ ان کے والد کے بھائی کے بیٹے تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں عیسائیت اختیار کر چکے تھے۔ انہوں نے انجیل کو عربی زبان میں نوٹ کیا ہوا تھا۔ اتنا حصہ جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ یہ بوڑھے آدمی تھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ سیّدہ

Marfat.com

خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: آپ سنیئے! آپ کے چچازاد کیا کہتے ہیں۔ ورقہ نے کہا: اے میرے چچازاد! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنا مشاہدہ انہیں بتایا تو ورقہ نے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو یہاں سے نکال دے گی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا: جی ہاں! جس شخص کو بھی آپ کی مانند نعمت ادا کی گئی اس کے ساتھ دشمنی رکھی گئی اور اگر مجھے وہ وقت مل گیا تو میں آپ کی زبردست مدد کروں گا۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کی آمد کا سلسلہ رک گیا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ غمگین ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم تک جو روایت پہنچی ہے اس سے پتہ چلتا ہے: نبی اکرم ﷺ اتنے غمگین ہو گئے کہ آپ کئی مرتبہ تشریف لے جاتے تھے اور پہاڑ پر چڑھ جاتے تھے تاکہ خود کو وہاں سے نیچے گرا لیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آ جاتے اور بولتے: اے محمد ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اس بات سے نبی اکرم ﷺ کو سکون آ جاتا اور آپ کا دل مطمئن ہو جاتا پھر آپ واپس تشریف لے آتے جب وحی کے رک جانے کا سلسلہ طویل ہو گیا تو ایک مرتبہ آپ اس طرح تشریف لے کر گئے۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آئے۔ انہوں نے آپ سے یہی بات کہی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "فالق الاصباح" یہ ہے کہ دن کے وقت سورج کے ذریعے روشنی دینا اور رات کے وقت چاند کے ذریعے روشنی دینا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۶۹)

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ فَلْیَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْیَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ

Marfat.com

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سچا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور ڈراؤنا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جب کوئی شخص ڈاروناخواب دیکھے تو اس سے پناہ مانگے اور اپنے بائیں طرف تھوک دے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۷۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مومن کو دکھائی دینے والے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۷۴)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن کا خواب' نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۷۵)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

حضرت عبداللہ بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۷۶)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

Marfat.com

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں، لوگوں نے دریافت کیا: ''مبشرات'' سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سچے خواب۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۷۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّ اُنَاسًا اُرُوا اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی، کچھ لوگوں کو یہ آخری دس راتوں میں دیکھائی گئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۷۸)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری کے عالم میں دیکھ لے گا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابن سیرین فرماتے ہیں: یہ اس وقت ہے جب وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی صورت میں دیکھے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۸۰)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ

Marfat.com

مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۸۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ اِذْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ حَتّٰى وُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَقِلُوْنَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے کلام کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ گزشتہ رات میں سویا ہوا تھا۔ میرے سامنے زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے جاچکے ہیں اور تم ان خزانوں کو منتقل کررہے ہو۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۸۵)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

گزشتہ رات خواب میں مجھے خانہ کعبہ کے پاس دکھایا گیا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو گندمی رنگ کا مالک ہے اور تم نے جتنا بھی حسین گندمی آدمی دیکھا ہوگا وہ اس کی مانند تھا۔ اس کے بال سیدھے تھے، اور تم نے سیدھے بالوں والا جو بھی خوبصورت آدمی دیکھا ہوگا وہ اس کی مانند تھا۔ اس نے انہیں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان میں سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں دو آدمیوں کے کندھے کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا: حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں، پھر ایک شخص آیا جو گھنگریالے بالوں کا مالک تھا اس کی دائیں آنکھ کانی تھی یوں جیسے وہ پھولی ہوئی انگور ہوتی ہے تو میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا: یہ دجال ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۸۶)

عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِالصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِىْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عُرِضُوا عَلَىَّ غُزَاةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عُرِضُوا عَلَىَّ غُزَاةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِى الْاُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِىْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ ایک مرتبہ آپ دن کے وقت ان کے ہاں تشریف لائے اور انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا پھر آپ کے سر میں سے جوئیں نکالنے لگیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر مسکرا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ میں شریک ہوں گے اور وہ اس سمندر پر یوں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہین۔ اس حدیث کے الفاظ میں راوی کو یہاں شک ہے سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کردی' پھر آپ سر رکھ کر سو گئے پھر آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ میں شریک ہوں گے۔ پھر آپ نے وہی بات کہی جو پہلے ارشاد فرمائی تھی۔ سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے والوں میں شامل ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ایک سمندری سفر پر روانہ ہوئیں' پھر جب وہ ساحل پر پہنچی تو وہ سواری پر سوار ہوئیں تو وہ اس سے گر گئیں جب وہ سمندر سے باہر نکلیں تھیں اس وجہ سے ان کا انتقال ہوگیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۸۸)

عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

Marfat.com

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَرَى الرِّىَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِىْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِىْ يَعْنِىْ عُمَرَ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا۔ میرے سامنے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اسے پی لیا یہاں تک کہ میں نے اس کی سیرابی کا اثر اپنے ناخوں میں سے نکلتے ہوئے محسوس کیا پھر میں نے بچا ہوا دے دیا۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اس کی تعبیر کیا کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۹۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَرَى الرِّىَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْرَافِىْ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِىْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهٗ فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا۔ میرے سامنے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اس میں سے پی لیا یہاں تک کہ میں نے اس کی سیرابی کو اپنے کناروں میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا بچا ہوا "عمر" کو دے دیا۔ آپ کے پاس موجود کسی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۹۳)

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوْا عَلَىَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِىَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ

Marfat.com

عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا انہیں میرے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔ انہوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں۔ کسی کی قمیص سینے تک پہنچ رہی ہے، کسی کی اس سے نیچے ہے، پھر میرے سامنے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا انہوں نے جو قمیص پہن رکھی تھی وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۹۴)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خواب میں دو مرتبہ دکھائی دی ہو۔ ایک شخص تمہیں ریشمی ٹکڑے میں اٹھا کر لایا اس نے کہا: یہ آپ کی اہلیہ ہیں۔ آپ ان کے سامنے سے کپڑا ہٹائیں! تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۹۷)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَاَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقُلْتُ لَهُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ثُمَّ اُرِيْتُكِ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَاِذَا هِيَ اَنْتِ

Marfat.com

فَقُلْتُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے مجھ سے شادی کرنے سے پہلے تم مجھے دو مرتبہ خواب میں نظر آئی تھیں، میں نے فرشتے کو دیکھا: وہ تمہیں ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لایا۔ میں نے اس سے کہا: اس کپڑے کو ہٹاؤ اس نے اس کپڑے کو ہٹایا تو اندر تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے تو ایسا ہو کر رہے گا، پھر تم مجھے خواب میں دیکھائی گی کہ تمہیں وہ فرشتہ ریشم کے کپڑے میں اٹھا کر لایا ہے۔ میں نے کہا: اس پر سے کپڑا ہٹاؤ۔ اس نے پردے کو ہٹایا تو اندر تم تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۹۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے جامع کلمات کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے۔ اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میرے سامنے زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب التعبیر حدیث ۱۸۹۹)

شانِ تبسم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بھر قہقہہ لگا کر نہ ہنسے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کے موقعہ پر تبسم ہی فرمایا اس لئے خوشی کے اظہار کے لئے بہت زیادہ قہقہہ لگا کر ہنسنے کی بجائے صرف تبسم فرمانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضور

Marfat.com

ﷺ کے تبسم کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِیْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِی الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام جو ام سلیم کی بہن اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ اور بقول ابن عبدالبر دسیدہ وہ عالم کی رضاعی خالہ ہیں بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے اور وہ آپ کو کھانا کھلاتی اور ام حرام عبادہ بن صامت کی زوجہ تھیں ایک بار رسول اللہ ﷺ ام حرام کے گھر تشریف لائے اور انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر مبارک سے جوئیں تلاش کرنا شروع کر دیا مراد صرف آپکو آرام پہنچانا تھا اور رسول اللہ ﷺ محو خواب ہو گئے' پھر بیدار ہوئے درآنحالیکہ آپ ہنس رہے تھے ام حرام نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ

Marfat.com

کوکس چیز نے ہنسایا ہے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس حال میں پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں کہ وہ اس سمندر کے پشت پر بادشاہوں کے تختوں پر سوار ہیں ابوعمر نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ سید دوعالم ﷺ نے سمندر میں سفر کر کے جہاد کرنے والوں کو دیکھا کہ وہ جنت میں تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یا وہ تختوں پر بادشاہوں کی طرح بیٹھے ہیں ان دونوں جملوں میں اسحاق بن عبیداللہ بن ابوطلحہ کا شک ہے ام حرام نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کرے تو رسول اللہ ﷺ نے ام حرام کیلئے دعا فرمائی یہ خواب بحر میں جہاد کے لئے سفر کرنے والوں کے متعلق تھا پھر آپ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے پھر بیدار ہوئے درآنحالیکہ آپ ہنس رہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں ''بری شھداء) جہاد کرنیوالے میرے سامنے پیش کئے گئے جیسے آپ نے پہلی دفعہ ارشاد فرمایا ام حرام نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کرے آپ نے فرمایا اے ام حرام تم پہلے لوگوں جو سمندر کی پشت پر جہاد کرنیوالے ہیں میں شامل ہو چکی ہو اور ام حرام حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے زمانہ میں سمندر پر سوار ہوئیں اور جس وقت سمندر سے نکلیں تو وہ اپنی سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجہاد حدیث ۴۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ پر موٹے کنارے والی نجرانی چادر تھی ایک اعرابی آپ کو ملا اس نے آپ کی چادر سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زور سے کھینچا' حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھا مبارک کی ایک جانب دیکھا کہ اعرابی کے سخت کھینچنے کی وجہ سے چادر کے موٹے کنارے نے اس پر نشان لگا دیا تھا' پھر اس اعرابی نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے اس مال سے جو آپ کے پاس ہے مجھے دینے کا حکم فرمائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے پھر ہنس پڑے پھر آپ نے اس کو عطا کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۳)

عَنْ اَنَسَ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَا هُمْ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَّوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّیْ لَهُمْ لَمْ يَفْجَاهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ فِیْ صُفُوْفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اَنَسٌ وَّهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِیْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مسلمان سوموار کے دن نمازِ فجر پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ ہٹایا اور ان کو دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں صفیں باندھے ہوئے ہیں پھر آپ نے تبسم فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے تا کہ صف میں پہنچ جائیں اور

Marfat.com

گمان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشی یا آپ کے نماز پڑھانے کی خوشی کرتے ہوئے اپنی نماز توڑ دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے ان کو اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز مکمل کرو پھر آپ ﷺ حجرہ میں تشریف لے گئے اور پردہ لٹکا دیا۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۷۹)

عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اَلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے مجھ پر بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میری باری میں اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے وصال فرمایا اور اللہ عزوجل نے آپ کے وصال کے وقت میری اور آپ کی تھوک کو جمع فرمایا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں آپ کو ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں نے پہچان لیا آپ مسواک کو پسند فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کے لئے مسواک لاؤں آپ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا ہاں مسواک لاؤ میں نے حضرت عبدالرحمٰن سے مسواک

Marfat.com

لے لی وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کے لئے میں اس کو نرم کروں آپ نے اپنے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا ہاں نرم کرو تو میں نے اس مسواک کو چبا کر نرم کیا اور آپ نے مسواک فرمائی۔ آپ کے آگے پانی کا ایک برتن تھا آپ اس برتن میں ہاتھ داخل فرماتے اور چہرے پر پھیرتے اور فرماتے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه" موت بیشک موت کے لئے سختی ہے پھر آپ نے اپنا دست اقدس اٹھایا اور فرمایا اے اللہ "اَلرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی" حتی کہ آپ کا وصال ہو گیا اور ہاتھ مبارک نیچے مائل ہو گئے۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۸۰)

عَنْ اَنَسَ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِی صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْف فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ اَنَّهٗ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِی صَلَاتِهِمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ فَاَرْخَی السِّتْرَ وَتُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسلمان نماز فجر میں تھے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے تشریف لائے۔ اس حال میں کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ صحابہ کو دیکھا کہ وہ صفوں میں تھے۔ آپ خوشی سے مسکرانے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل واپس پلٹے۔ تاکہ آپ صف کی طرف پہنچ جائیں اور گمان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے قصد کیا کہ وہ اپنی نماز کے فساد میں بوجہ رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تندرست ہونے کی خوشی میں فتنہ میں پڑ جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ نیچے گرا دیا اور آپ نے اس دن کے آخر میں وفات پائی۔ (بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۷۱۵)

Marfat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِّنْهُمْ شَيْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهٗ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو اس سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ ہم واپس مدینہ منورہ جانے والے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات گراں گزری اور انہوں نے کہا ہم طائف کو فتح کئے بغیر واپس جائیں گے۔ سفیان بن عیینہ نے ایک بار (نَذْهَبُ کی جگہ) نَقْفُلُ کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح لڑائی پر جاؤ لوگ لڑائی کے لئے گئے تو ان کو بہت زخم پہنچے تو آپ نے فرمایا ہم کل انشاء اللہ مدینہ منورہ واپس لوٹ جائیں گے۔ یہ بات لوگوں کو پسند آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۴۶۷)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علماء یہود میں سے ایک عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم توریت میں پاتے ہیں کہ اللہ عزوجل

Marfat.com

آسمانوں کو ایک انگشت پر زمین کو ایک انگلی پر درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور زمین کے نیچے تر خاک کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر کرے۔ ایک روایت میں یجعل کی جگہ یمسك ہے یعنی ٹھہرائے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا حتیٰ کہ آپ کے دانت شریف ظاہر ہوئے۔ اس حال میں کہ آپ نے اس خبر کی تصدیق فرمائی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیہ مبارکہ تلاوت فرمائی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔ (الزمر:٦٧)

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۹۳۱)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰی اَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ یَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ اِذَا رَاٰی غَیْمًا اَوْ رِیْحًا عُرِفَ فِیْ وَجْهِهٖ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَیْمَ فَرِحُوْا رَجَآءَ اَنْ یَّكُوْنَ فِیْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَیْتَهٗ عُرِفَ فِیْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِیَةُ فَقَالَ یَا عَآئِشَةُ مَا یُؤْمِنُنِیْ اَنْ یَّكُوْنَ فِیْهِ عَذَابٌ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّیْحِ وَقَدْ رَاٰی قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا (هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھل کر ہنستے نہیں دیکھا حتیٰ کہ میں آپ کے حلق کا کوا دیکھوں یہ اعلیٰ تالو میں سرخ رنگ گوشت کا لٹکتا ہوا ایک ٹکڑا ہے آپ صرف تبسم فرمایا کرتے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا جب آپ بادل یا ہوا کو دیکھتے تو آپ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی پہچانی جاتی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ لوگ جب بادل کو دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اس میں بارش ہو اور میں آپ کو دیکھتی ہوں۔ جب بھی آپ بال کو دیکھتے ہیں آپ کی پیشانی مظہرہ پر ناپسندیدگی ہویدا

Marfat.com

ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا میں مطمئن اور امن میں نہیں کہ اس میں عذاب ہو جو ایک قوم کو ہوا کے ساتھ عذاب دیا گیا تھا اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھا تو کہا یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب التفسیر حدیث ۱۹۴۹)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرَاھَا ھَاھُنَا فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں جانتا ہوں کہ جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے نکلنے والا سب سے آخری شخص کون ہے؟ وہ ایسا شخص ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا تو حکم ہوگا' اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کرو' کبیرہ گناہ ابھی رہنے دو' اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے فلاں فلاں دن یہ گناہ کیا تھا اور فلاں فلاں دن یہ گناہ کیا تھا' وہ اعتراف کرے گا' جی ہاں! چونکہ وہ انکار تو نہیں کر سکے گا' اسے یہ بھی اندیشہ ہوگا کہ اب اس کے کبیرہ گناہ اس کے سامنے پیش ہوں گے' اس وقت حکم ہوگا' تمہارے ہر گناہ کے بدلے میں تمہیں ایک نیکی عطا کی جاتی ہے' تو وہ کہے گا' اے میرے پروردگار! میرے ایسے گناہ بھی ہیں جو یہاں دِکھائی نہیں دیئے ہیں۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں' میں نے خود دیکھا ہے کہ یہ بات بیان

Marfat.com

کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ ﷺ کی مبارک داڑھیں دِکھائی دینے لگیں۔ (مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۳۷۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِنَا اِذَا اَغْفٰى اِغْفَائَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَّعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ مَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَتْ بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اسی دوران آپ پر اونگھ کی کیفیت طاری ہوئی' کچھ دیر بعد آپ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا تو ہم نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی مجھ پر یہ سورت نازل ہوئی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آپ نے پڑھنا شروع کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○ (الکوثر ۱۔۳)

''اس کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت ہی رحم والا ہے۔ بیشک ہم نے تمہیں ''الکوثر'' عطا کی ہے۔ پس اب تم اپنے پروردگار کیلئے نماز پڑھو اور قربانی دو بے شک تمہارا دشمن بے نام ونشان رہ جائے گا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہم سے دریافت کیا: تم جانتے

Marfat.com

ہو کہ ''الکوثر'' کیا ہے؟ ہم نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ مجھے وہ دریا عطا کرے گا اس دریا میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔ ''الکوثر'' ایک حوض ہے۔ قیامت کے دن میری اُمت کے افراد اس حوض پر آئیں گے۔ اس حوض کے کنارے پڑے ہوئے برتن آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں۔ میری اُمت کے افراد میں سے ایک شخص کو یعنی بعض افراد کو یکے بعد دیگرے وہاں سے ہٹایا جائے گا' تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری اُمت کا فرد ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کون سے نئے نظریات کو اختیار کیا؟

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۷۹۸)

عَنْ اَنَسَ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّى لَهُمْ فِىْ وَجْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِى الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِى الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ لِلصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا' اس بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمازیں پڑھاتے رہے تھے۔ ایک مرتبہ پیر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ ہٹایا اور ہماری طرف

Marfat.com

دیکھا۔ آپ اس وقت کھڑے ہوئے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک اس وقت قرآن کا ورق محسوس ہو رہا تھا' پھر آپ مسکراتے ہوئے ہنسے' یہ منظر دیکھ کر ہم مبہوت ہو گئے' حالانکہ ہم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے' لیکن نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہو گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں شامل ہونے لگے۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید نبی اکرم ﷺ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے اشارے کے ذریعے صحابہ کرام کو نماز جاری رکھنے کا حکم دیا' اور خود حجرے میں واپس تشریف لے گئے اور پردہ گرا دیا۔ اس دن آپ کا وصال ہو گیا۔

(مسلم شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۸۴۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن مجھے چربی کا ایک تھیلا ملا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: آج میں کسی کو اس میں سے کچھ بھی نہیں دوں گا' میں نے مڑ کے دیکھا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا رہے تھے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۴۴۹۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَصْحَابُهٗ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل طائف کا

Marfat.com

محاصرہ کرلیا۔لیکن اس کے کسی حصے پر بھی قبضہ نہیں ہو سکا ایک دن آپ نے ارشاد فرمایا: انشاءاللہ! اب ہم روانہ ہو جائیں گے۔آپ کے اصحاب نے عرض کی' ہم اسے فتح کیے بغیر واپس چلے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل صبح ان کے ساتھ جنگ شروع کر دینا صحابہ نے اگلے دن حملہ کیا تو ان صحابہ کرام کے بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کل ہم روانہ ہو جائیں گے۔صحابہ کو یہ فیصلہ اچھا لگا۔ نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۴۵۰۵)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَاٰهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْخَنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنَا مِنِّىْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ ام سُلیم رضی اللہ عنہا نے غزوۂ حنین کے موقع پر اپنا ایک خنجر نکالا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ﷺ! اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک خنجر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا۔ یہ خنجر کس لئے ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ میں نے اسی لئے رکھا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو میں اس کے ذریعے اس کا پیٹ چیر دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے۔تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے بعد والے جو طلقاء ہیں جو فتح مکہ کے وقت اسلام لائے جو آپ سے شکست کھا چکے ہیں انہیں قتل کروا دیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُم سلیم رضی اللہ عنہا! اللہ کافی ہے اور وہ ٹھیک کرتا ہے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۴۵۶۶)

Marfat.com

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِيْ قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهٖ النَّاسَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ اِذَا لُعِبَ بِاَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطٰنَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹ دیا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا: جب شیطان کسی شخص کے ساتھ' خواب میں کھیل کھیلے تو اسے اس کے بارے میں لوگوں کو نہیں بتانا چاہیے' ایک سند میں یہی بات مجہول صیغے میں منقول ہے اور اس میں شیطان کا ذکر نہیں ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۰۸)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ وَّاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهٗ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهٗ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهٗ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے' ایک دن آپ نے مجھے کہیں جانے کیلئے کہا: تو میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ حالانکہ میرا ارادہ یہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جہاں جانے کیلئے کہا ہے میں وہاں چلا جاؤں گا۔ میں وہاں سے روانہ ہوا میرا گزر کچھ بچوں کے

Marfat.com

پاس سے ہوا جو وہاں کھیل رہے تھے۔ میں ٹھہر گیا نبی اکرم ﷺ نے میرے پیچھے سے میری گردن پکڑ لی میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کیا تم میرے حکم کے مطابق وہیں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میں جا رہا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نو برس نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی ہے لیکن مجھے نہیں یاد کہ آپ نے کبھی میرے کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ یا میں نے جو کام نہیں کیا اس کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۴)

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنی بارگاہ میں آنے سے نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تھے تو آپ مسکرا دیتے تھے۔ ایک روایت میں یہ بات زائد ہے ایک مرتبہ میں نے آپ سے یہ شکایت کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر رکھا اور فرمایا' اے اللہ! اسے قائم رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور مرکز ہدایت بنا دے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب فضائل حدیث ۶۲۴۰)

اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ

Marfat.com

وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ' جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جزیہ کی وصولی کے لئے بحرین بھیجا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا بحرین والوں سے مصالحت کر لی تھی اور حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ' بحرین سے مال واسباب لے کر آئے انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو وہ فجر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ انہیں دیکھ کر مسکرائے۔ پھر آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تمہیں پتا چل گیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کی' جی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری قبول کرو اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں فقر کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ دُنیا تمہارے لئے بھی اسی طرح کشادہ ہو جائے گی۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لئے ہوئی تھی اور تم بھی اس میں اسی طرح مشغول ہو جاؤ گے۔ جیسے وہ ہو گئے تھے اور وہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاکت کا شکار کر دے گی۔ جیسے انہیں ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔

Marfat.com

(مسلم شریف جلد سوم کتاب زہد والرقاق حدیث ۷۲۹۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَرَاَ (وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ) قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَّزَادَ فِيْهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَّتَصْدِيْقًا لَّهٗ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اپنی ایک انگلی پر رکھے گا اور زمین کو ایک انگلی پر رکھے گا اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور دیگر ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نمودار ہوئیں' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح نہیں پہچانا جس طرح سے اسے پہچاننا چاہئے تھا''۔ (الزمر: ٦٧)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات پر خوش ہو کر اس کی بات کی تصدیق کرنے کے لئے مسکرا دیئے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب التوحید)

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ، فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ، فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَبَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ

Marfat.com

شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ، وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تَدْعُوْهُ، وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيبَ لَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِالرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ فِى الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ، اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ، ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَاَى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنِّى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ،

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق عیدگاہ میں منبر رکھا گیا آپ ﷺ نے لوگوں سے وعدہ کیا کہ اس دن وہ سب لوگ نکلیں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب سورج کا پہلا کنارہ نمودار ہوا تو نبی اکرم ﷺ عیدگاہ کی طرف جانے کے لیے نکلے۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور حمد بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگوں نے اپنے علاقے کی خشک سالی اور بارش کے نزول کے بارے میں جو چیز ذکر کی ہے' تو اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول کرے گا''۔ پھر آپ ﷺ نے یہ فرمایا: ''ہر طرح کی حمد' اللہ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' وہ روز جزا کا بادشاہ ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے، اے اللہ! تو اللہ ہے

Marfat.com

تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو غنی ہے اور ہم حاجت مند ہیں' تو ہم پر بارش نازل کر اور جو تو نازل کرے گا اسے ہمارے لیے قوت کا ذریعہ اور ایک مخصوص وقت تک پہنچنے کا ذریعہ بنا دے"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے یہ ہاتھ بلند رہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آئی پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پشت کر لی اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کو الٹا دیا' آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے' پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے بادل پیدا کر دیئے اس میں کڑک ہوئی، بجلی چمکی اور اللہ کے حکم سے بارش شروع ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ ابھی مسجد تک نہیں پہنچے تھے کہ پرنالے بہنے لگے۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ تیزی سے چھپروں کی طرف جا رہے ہیں' تو آپ ﷺ مسکرا دیئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس رسول ہوں"۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوۃ حدیث ۱۱۷۳)

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ، وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلٰى امْرَاَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ، فَسَاَلَ اثْنَيْنِ: اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ قَالَا: لَا، حَتّٰى سَاَلَهُمْ جَمِيعًا، فَجَعَلَ كُلَّمَا سَاَلَ اثْنَيْنِ، قَالَا: لَا، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِيْ صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ، وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ، قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ،

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمیوں کا معاملہ لایا گیا، اس وقت جب وہ یمن کے گورنر تھے، ان تینوں آدمیوں نے

Marfat.com

ایک ہی طہر کے دوران، ایک عورت کے ساتھ صحبت کی تھی، انہوں نے دو آدمیوں سے دریافت کیا: کیا تم اس تیسرے کے لیے بچے کا اقرار کرتے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں، اسی طرح انہوں نے ان سب سے دریافت کیا، وہ جب بھی دو آدمیوں سے دریافت کرتے، تو وہ دونوں جواب میں ''نہیں'' کہہ دیتے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور بچہ اس سے لاحق کر دیا، جس کے نام کا قرعہ نکلا تھا، اور اس پر دو تہائی دیت کی ادائیگی لازم قرار دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس فیصلہ کا ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الطلاق حدیث ۲۲۷۰)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ) (البقرة:۱۸۷) مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: اَخَذْتُ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ، فَوَضَعْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَتَبَيَّنْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَحِكَ فَقَالَ: اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ طَوِيْلٌ، اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَقَالَ عُثْمَانُ: اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔'' جب تک سفید دھاگہ، سیاہ دھاگے کے مقابلے میں تمہارے سامنے واضح نہیں ہو جاتا'' حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک سفید دھاگہ لیا اور ایک سیاہ دھاگہ لیا، میں نے ان دونوں کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا، میں نے ان کا جائزہ لیا، تو وہ میرے سامنے واضح نہیں ہوئے اگلے دن میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: پھر تو تمہارا تکیہ بڑا لمبا اور چوڑا ہے، اس سے مراد رات اور دن ہے''

Marfat.com

عثمان نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصوم حدیث ۲۳۴۹)

اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ، حَتّٰى كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ، عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا، فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ، وَنَعَمِهِمْ، وَشَائِهِمْ، اجْتَمَعُوا اِلٰى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ، قَالَ: مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟، قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُونَ فِي اَعْلَاهُ، وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَحْسَسْنَاهُ فُثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَهُوَ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْشِرُوا فَقَدْ جَائَكُمْ فَارِسُكُمْ، فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ، فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَطْلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ، فَلَمْ اَرَ اَحَدًا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيًا

Marfat.com

حَاجَةً، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین کے موقع پر سفر کر رہے تھے وہ لوگ تیزی سے سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ شام کا وقت ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل ادا کرنے کے لیے رک گئے، اسی دوران ایک گھڑسوار وہاں آیا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کے آگے چلتا ہوا جا رہا تھا جب میں فلاں، فلاں پہاڑ پر پہنچا، تو وہاں ہوازن قبیلے کے لوگ، ان کی عورتیں، ان کے جانور، ان کی بکریاں جمع ہیں، وہ لوگ حنین کی طرف اکٹھے ہو رہے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل یہ غنیمت کے طور پر مسلمانوں کو مل جائیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات کون ہماری پہرہ داری کرے گا؟ تو حضرت انس بن ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ، تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس گھاٹی کی طرف جاؤ اور اس کے اوپر پہنچ جاؤ! آج رات تمہاری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے جب صبح ہوئی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز کی طرف جانے کے لیے نکلے، آپ نے دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے گھڑسواروں کی آہٹ محسوس کی؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے تو اسے محسوس نہیں کیا، پھر نماز کے لیے اقامت کی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس علاقے کی طرف توجہ دیتے جا رہے تھے جب ہم نے نماز مکمل کی اور سلام پھیر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے تمہارا گھڑسوار آ گیا ہے، ہم نے گھاٹی میں موجود درخت کی طرف دیکھنا شروع کیا تو وہ شخص آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہر گیا، اس نے سلام کیا اس نے عرض کی، میں چلا گیا

Marfat.com

یہاں تک کے گھاٹی کے اوپر والے حصّے تک پہنچ گیا جس کے بارے میں اللہ کے رسول نے مجھے حکم دیا تھا، جب صبح ہوئی اور میں نے دو گھاٹیوں کے درمیان جھانک کر دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہیں آیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم گزشتہ رات اوپر سے نیچے اترے تھے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! صرف نماز ادا کرنے کے لیے یا رفع حاجت کے لیے اترا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے لیے جنت واجب کر لی ہے، اب اگر تم اس کے بعد کوئی نفلی عمل نہیں بھی کرتے، تو تمہیں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصوم حدیث ۲۵۰۱)

عَنْ عَمِّهِ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ وَكَانَ مَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَاْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَاْكُلُ مَعَهٗ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے، ایک شخص کھانا کھانے لگا، اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی، یہاں تک کہ جب اس کے کھانے میں سے ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس نے اسے اپنے منہ کی طرف بلند کیا، تو اس نے یہ پڑھ لیا:

''اس کے آغاز میں اور آخر میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے''۔

نبی اکرم ﷺ مسکرائے دیئے اور ارشاد فرمایا: شیطان مسلسل اس کے ساتھ کھا رہا تھا، جب اس نے اللہ کا نام لیا، تو شیطان نے اپنے پیٹ میں موجود کھانا قے کر کے باہر نکال دیا'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۳۷۶۸)

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ: اَنِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَ: لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ، وَلَا رَغْبَةٍ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ اَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي اَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ، وَجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، وَاَرْفَئُوا اِلٰى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي اَقْرُبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيرَةُ الشَّعْرِ، قَالُوا: وَيْلَكِ مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، انْطَلِقُوا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي هٰذَا الدَّيْرِ، فَاِنَّهُ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا، فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَاِذَا فِيهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَاَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَسَاَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ، وَعَنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، قَالَ: اِنِّي اَنَا الْمَسِيْحُ، وَاِنَّهُ يُوشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا، بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ، وَاَوْمَا بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، قَالَتْ: حَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا: نماز جمع کرنے والی ہے یعنی تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ گے تو میں نکلی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی، تو منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا: ہر شخص اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کسی چیز کی خوشخبری سنانے کے لیے یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے نہیں جمع کیا، بلکہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے، کیونکہ تمیم داری ایک عیسائی شخص تھا وہ آیا اس نے بیعت کی اور اسلام قبول کر لیا، اس نے مجھے ایک بات بتائی جو اس بات کی تائید میں ہے، جو میں نے تمہیں دجال کے بارے میں کہی تھی، اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک بحری جہاز میں سوار ہو کر، تیس آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوا، جن کا تعلق لخم راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: جزام قبیلے سے تھا ایک مہینے تک موجیں انہیں لے کے چلتی رہیں، پھر وہ سورج کے غروب ہونے والی سمت میں ایک جزیرے تک پہنچ گئے، وہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہو کر جزیرے میں داخل ہو گئے، وہاں انہیں ایک جانور ملا، جس کی دم بھاری تھی اور جسم پر بال بہت زیادہ تھے انہوں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو، تم کون ہو؟ اس جانور نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں تم لوگ اس عبادت خانے میں موجود اس شخص کے پاس جاؤ، کیونکہ اسے تمہاری دی ہوئی اطلاعات کے بارے میں دلچسپی ہے، راوی کہتے ہیں: جب اس عورت نے ہمارے سامنے ایک مرد کا نام لیا، تو ہم ڈر گئے کہ کہیں وہ عورت شیطان نہ ہو، ہم لوگ تیزی سے وہاں سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ اس عبادت خانے میں داخل ہو گئے، وہاں ایک انتہائی لمبا تڑنگا انسان موجود تھا، ہم نے ایسا لمبا تڑنگا شخص کبھی نہیں دیکھا تھا، وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ گردن پر بندھے ہوئے تھے، اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: اس نے ان لوگوں سے بیسان کے کھجوروں کے باغ اور زغر کے چشمے اور امّی نبی ﷺ کے بارے میں دریافت کیا، پھر اس نے بتایا کہ میں دجال ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شام کے سمندر میں ہے، یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی، پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے مشرق کی طرف اشارہ بھی کیا۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سن کر یہ بات یاد کی ہے، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۳۲۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، اَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: بَنَاتِي، وَرَاَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِي اَرَى وَسْطَهُنَّ؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: وَمَا هٰذَا الَّذِي عَلَيْهِ؟ قَالَتْ: جَنَاحَانِ، قَالَ: فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟ قَالَتْ: اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں: غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے، تو ان کے اطاق کے آگے پردہ پڑا ہوا تھا، جب ہوا چلی، تو پردے کا ایک کونہ اٹھ گیا، جس کی وجہ سے میرے کھلونے اور گڑیا نظر آنے لگے، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میری گڑیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان میں کپڑے کا بنا ہوا ایک گھوڑا ملاحظہ کیا، جس کے دو پر بھی تھے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ میں ان کے درمیان کیا چیز دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کی: یہ گھوڑا ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اس کے دو پر ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا گھوڑے کے پر ہوتے ہیں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا

Marfat.com

آپ ﷺ نے یہ بات نہیں سن رکھی کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے بھی پر تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات پہ اتنا ہنسے کہ مجھے آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۳۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقِتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ، فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ، فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَاذَى بِدَارِ الْعَبَّاسِ، انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ، وَقَالَ: اَفَعَلَهَا؟ وَلَمْ يَأْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی کی کوئی باقاعدہ سزا متعین نہیں کی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے شراب پی اسے نشہ ہوگیا، وہ گلی میں لہرا کر چلنے لگا، اسے پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا جانے لگا، جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے آیا، تو وہ کھسک کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوگیا اور ان سے لپٹ گیا، جب اس بات کا تذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا، تو آپ ﷺ مسکرا دیئے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے ایسا کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحدود حدیث ۴۴۷۶)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَّلَا تَغْفِرْ لِاَحَدٍ مَّعَنَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَقَدْ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ وَلّٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَشَجَ يَبُوْلُ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ اَنْ فَقِهَ فَقَامَ اِلَيَّ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ فَلَمْ يُؤَنِّبْ وَلَمْ يَسُبَّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا

Marfat.com

يُبَالُ فِيهِ وَإِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَلِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَمَرَ بِسِجْلٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُفْرِغَ عَلٰى بَوْلِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہاں تشریف فرما تھے' وہ شخص بولا: اے اللہ! میری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کر دے' ہمارے ساتھ کسی اور کی مغفرت نہ کرنا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا ہے' پھر وہ مڑ کر جانے لگا' یہاں تک کہ وہ مسجد کے کونے میں پہنچا اور وہاں پیشاب کرنے لگا اس کے بعد پورا واقعہ ہے جس میں آگے چل کر یہ بات ہے۔ اس چیز کا علم حاصل ہونے کے بعد اس دیہاتی نے کہا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر میرے پاس آئے' میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو مجھے ملامت کی نہ مجھے برا بھلا کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مسجد میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے' کیونکہ یہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے بنائی گئی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت پانی کا ایک ڈول اس کے پیشاب پر بہا دیا گیا (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الطہارۃ حدیث ۵۲۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَلَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیا اور پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس خاتون کے ساتھ صحبت کر لی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا۔ انہوں نے عرض کی:

Marfat.com

یارسول اللہ ﷺ میں نے چاندنی رات میں اس کی پازیبوں کے درمیان سفیدی دیکھی تو مجھے خود پر قابو نہیں رہا کہ میں اس کے ساتھ صحبت سے خود کو روک لیتا' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اب وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے بیوی کے قریب نہ جائے۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول کتاب الطلاق حدیث ۲۰۶۵)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ فِیْ تِجَارَةٍ اِلٰی بُصْرٰی قَبْلَ مَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ وَّمَعَهٗ نُعَيْمَانُ وَسُوَيْبِطُ بْنُ حَرْمَلَةَ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا وَّكَانَ نُعَيْمَانُ عَلَى الزَّادِ وَكَانَ سُوَيْبِطُ رَجُلًا مَّزَّاحًا فَقَالَ لِنُعَيْمَانَ اَطْعِمْنِیْ قَالَ حَتّٰی يَجِیْءَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ فَلَاُغِيظَنَّكَ قَالَ فَمَرُّوْا بِقَوْمٍ فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبِطٌ تَشْتَرُوْنَ مِنِّیْ عَبْدًا لِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اِنَّهٗ عَبْدٌ لَّهٗ كَلَامٌ وَّهُوَ قَائِلٌ لَّكُمْ اِنِّیْ حُرٌّ فَاِنْ كُنْتُمْ اِذَا قَالَ لَكُمْ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ تَرَكْتُمُوْهُ فَلَا تُفْسِدُوْا عَلَیَّ عَبْدِیْ قَالُوْا لَا بَلْ نَشْتَرِيْهِ مِنْكَ فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَائِصَ ثُمَّ اَتَوْهُ فَوَضَعُوْا فِیْ عُنُقِهٖ عِمَامَةً اَوْ حَبْلًا فَقَالَ نُعَيْمَانُ اِنَّ هٰذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ وَاِنِّیْ حُرٌّ لَسْتُ بِعَبْدٍ فَقَالُوْا قَدْ اَخْبَرَنَا خَبَرَكَ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخْبَرُوْهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَائِصَ وَاَخَذَ نُعَيْمَانَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرُوْهُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مِنْهُ حَوْلًا

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال سے ایک سال پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے بصریٰ تشریف لے گئے ان کے ساتھ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سویبط بن حرملہ رضی اللہ عنہ تھے یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے، نعیمان سامان سفر کے نگران تھے، جب کہ سویبط خوش مزاج آدمی تھے، انہوں نے نعیمان سے کہا: مجھے کچھ کھانے کے لیے دیجئے، انہوں نے جواب دیا: جب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں آتے میں اس وقت تک نہیں دوں گا تو سویبط نے

Marfat.com

کہا: میں آپ کو ضرور غصہ دلا دوں گا۔

راوی کہتے ہیں ان حضرات کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو سویبط نے ان سے کہا: کیا تم لوگ مجھ سے میرا یہ غلام خریدو گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو سویبط نے کہا: یہ غلام بولتا بہت ہے، یہ تمہیں یہ کہے گا کہ میں آزاد ہوں، جب وہ تم سے یہ بات کہے گا' تو تم نے اگر اس وقت اسے چھوڑنا ہے' تو پھر میرے غلام کو میرے لیے خراب نہ کرو۔ ان لوگوں نے کہا: نہیں! ہم اسے آپ سے خریدتے ہیں، ان لوگوں نے دس اونٹنیوں کے بدلے میں انہیں خرید لیا، پھر وہ لوگ نعیمان کے پاس آئے اور ان کی گردن میں عمامہ ڈال دیا یا رسی ڈال دی تو نعیمان نے کہا: یہ شخص تمہارے ساتھ مذاق کر رہا ہے، میں ایک آزاد شخص ہوں، میں غلام نہیں ہوں، ان لوگوں نے کہا: انہوں نے ہمیں تمہارے بارے میں بتا دیا ہے۔

وہ لوگ نعیمان کو لے کر چلے گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے' تو لوگوں نے انہیں اس بارے میں بتایا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پیچھے گئے اور ان کی اونٹنیاں انہیں واپس کیں اور نعیمان کو حاصل کیا۔

راوی کہتے ہیں: جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اردگرد موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنس پڑے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الادب حدیث ۳۷۱۹)

آنسو مبارک

حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں بعض ایسے لمحات بھی آئے کہ خوف الٰہی کی بنا پر آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک پُرنم ہو گئیں اس کے متعلق احادیث یہ ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ

Marfat.com

فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِى الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَزْنِىَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِىَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور لمبا قیام فرمایا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے کھڑے ہوئے اور لمبا قومہ فرمایا اور قومہ کا قیام قراءت والے قیام اول سے کم تھا۔ پھر رکوع فرمایا اور لمبا رکوع کیا اور یہ رکوع۔ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ فرمایا اور لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں وہی کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے حالانکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کے حمد وثنا کے بعد فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت و حیات کے باعث بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ دو، پھر آپ نے فرمایا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور نہیں یہ کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کرے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسنا چھوڑ دو اور یاد روؤ۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الکسوف حدیث ۹۸۳)

حَدَّثَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِىِّ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اِنَّ ابْنًا لِیْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَاَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ

اسامہ بن زید بن حارثہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع کو نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا کہ میرا بیٹا علی بن ابوالعاص قریب الموت ہے جلدی تشریف لائیں۔ آپ نے اس کا سلام کہلا بھیجا کہ آپ سلام کہتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو اس نے لے لیا اور اس کے لیے ہے جو اس نے دیا۔ ہر ایک لینا اور دینا وقت مقررہ پر ہی اس کے لیے ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ صبر کرنے اور ثواب کی طلبگار رہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کو قسم دیتے ہوئے بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ آپ اٹھے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ معاذ بن جبل ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور دوسرے لوگ تھے جب آپ تشریف لائے تو بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور بچے کا سانس مضطرب و مستحرک تھا اسامہ بن زید کا کہنا ہے میرے گمان میں انہوں نے کہا گویا کہ وہ نفس پوشیدہ اور سوکھے ہوئے مشکیزہ کی طرح ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ سوکھی ہوئی مشک کو جب ہلایا جاتا ہے اور اس کی جو آواز ہوتی ہے اس طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے کی سانس کمزور تھی یا یہ کہ بدن کو مشکیزہ سے تشبیہ دیا ہے اور روح کو پانی میں جب کنکری پھینکی جائے تو پانی حرکت کرتا اس سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ یعنی علی بن ابوالعاص کے بیٹے کے بدن میں جان اس طرح حرکت کر رہی تھی جیسے پانی

Marfat.com

کنکری کے پھینکنے سے حرکت کرتا ہے یعنی آہستہ آہستہ اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رونا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رحمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۰۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (ام کلثوم زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے نماز جنازہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں مبارکہ آنسو بہا رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی ایسا ہے جو آج رات اپنی عورت کے قریب نہ گیا ہو۔ حضرت ابوطلحہ زید بن سہل انصاری خزرجی نے عرض کیا میں ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اے ابوطلحہ قبر میں اترو اور وہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر میں اترے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۰۵)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِیْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

Marfat.com

وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف براء بن اوس انصاری لوہار کے پاس گئے اور وہ حضرت ابراہیم کی رضاعی والدہ ام بردہ خولہ بنت منذر کے شوہر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کو پکڑا اور اس کو بوسہ دیا اور ان کو سونگھا اس کے بعد پھر ہم ان کے پاس گئے اور صاحبزادہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم جان دے رہے تھے یا وہ موت کے بالکل قریب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں نے آنسو بہانا شروع کر دیئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ سے عرض کیا آپ یا رسول اللہ یعنی آپ رو رہے ہیں آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن عوف یہ جو تو میری حالت دیکھ رہا یہ اولاد پر رحمت ہے اس کے بعد آپ پھر روئے یا اس کے بعد یہ کلمہ یعنی رحمت دہرایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ اشکبار ہوتی ہے اور دل غمناک اور ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو جائے۔ اے ابراہیم ہم تیری جدائی کے باعث غمزدہ ہیں۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۲۰)

سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ لَمَّا جَآءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَائَهُنَّ فَاَمَرَهٗ بَاَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِيْ اَوْ غَلَبْنَنَا

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب زید بن حارثہ، جعفر بن

Marfat.com

ابوطالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہو جانے کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور آپ کے چہرۂ پُر انوار پر آثار و حزن و غم پہچانے جا سکتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے میں دروازہ کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت جعفر بن ابوطالب کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس اور ان کی قریبی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی قریبی عورتیں جمع ہیں اور ان کے رونے کا ذکر کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو منع کرنے کا اس کو حکم دیا۔ وہ شخص ان کے پاس گیا پھر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ان کو منع کیا اور یہ بھی ذکر کیا کہ انہوں نے اس کی بات نہیں مانی۔ نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ منع کرنے کا اس کو حکم دیا۔ وہ آدمی ان کے پاس گیا پھر بارگاہ مصطفوی میں حاضر ہو کر عرض کیا اللہ کی قسم وہ مجھ پر غالب آ گئیں (بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۱۲۲۱)

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَّاُبَيٌّ نَحْسِبُ اَنَّ ابْنَتِيْ قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَاَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِيْ حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ وَّضَعَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ شَآءَ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ اِلَّا الرُّحَمَآءَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب نے آپ کی طرف پیغام بھیجا وہ آپ کو بلا رہی تھیں درآنحالیکہ وہ حضرت اسامہ بن زید، سعد بن عبادہ۔ راوی کا شک ہے کہ ہمارے خیال میں ابی بن

Marfat.com

کعب بھی نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے' کہ میری بیٹی قریب الموت ہے آپ تشریف لائیں' آپ نے اپنی بیٹی حضرت زینب کی طرف سلام بھیجا اور فرماتے تھے اللہ عزوجل کا ہی تھا جو اس نے لے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کا اس کے حضور وقت مقرر ہے لہٰذا وہ حصول ثواب کی امید کرتے ہوئے صبر کریں' آپ کی صاحبزادی نے آپ کو دوبارہ پیغام بھیجا اس حال میں کہ آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ کھڑے ہوئے' نبی اکرم ﷺ کی گود میں بچہ ان کا نام علی تھا رکھ دیا گیا درآنحالیکہ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور بے قرار تھا' چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے چشمان مبارک سے آنسو بہنے لگے' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے آپ ﷺ نے اس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا یہ وہ رحمت ہے جن کے دلوں میں چاہے اللہ عزوجل یہ رحمت رکھ دیتا ہے اور اللہ عزوجل اپنے بندوں سے رحم کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے یعنی جو صفت اخلاق سے متصف اور اس کے بندوں پر رحم کرنے والا ہو۔

(بخاری شریف کتاب المرضیٰ جلد سوم حدیث ۶۱۳)

چھینک

چھینک اللہ تعالیٰ کی ایک طرح کی نعمت ہے کیونکہ اس سے دماغ سے غیر ضروری مواد خارج ہوتا ہے جس سے فہم وادراک کی قوت کا تزکیہ ہو جاتا ہے اور یہ چیز طاعت وحضوری قلب کا باعث و مددگار بنتی ہے۔ چھینک بے اختیاری چیز ہے۔ ہر چھوٹے بڑے کو اس سے واسطہ پڑتا ہے۔ حضور ﷺ نے چھنکنے کے کچھ آداب بیان فرمائے ہیں لہٰذا جب چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا چاہئے یہ ایک طرح کا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہوگا پھر حضور ﷺ نے یہ بھی ادب بیان کیا ہے کہ چھینک کے وقت موجود شخص کو یرحمکم اللہ کہنا چاہئے۔ حضور ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے چہرہ مبارک کو اپنے

Marfat.com

دست اقدس یا کپڑے سے چھپا لیتے اور اس میں آواز پست رکھتے۔ چھینک کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ جب چھینک آئے تو آواز کو پست رکھنے کی کوشش کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ شریعت اسلامیہ نے چھینک کے چند آداب مقرر فرمائے ہیں جنھیں چھینکتے وقت مدنظر رکھنا کارثواب ہے۔ چھینک کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ اَوْ ثَوْبَهُ عَلٰى فِيْهِ، وَخَفَضَ اَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ، یا اپنا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے اور اس کی آواز کو پست رکھنے کی کوشش کرتے تھے" (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۲۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ، رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کے حوالے پانچ چیزیں لازم ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، بیمار کی عیادت کرنا اور جنازے میں جانا"

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۳۰)

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ، قَالَ: لَوَدِدْتُ اَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ اُمِّيْ بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ، قَالَ: اِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ ثُمَّ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ: فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ عِنْدَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ عَنِّي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم لوگ سالم بن عبید کے ساتھ تھے، حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آ گئی، تو اس نے کہا: السلام علیکم، تو سالم نے کہا: تم پر اور تمہاری ماں پر بھی سلامتی ہو، اس کے بعد انہوں نے کہا: شاید تم نے اس بات کا برا مانا ہے جو میں نے تم سے کہی ہے، تو اس شخص نے کہا: میری یہ خواہش تھی کہ آپ میری ماں کا ذکر نہ کرتے، خواہ وہ بھلائی کے ساتھ ہو یا برائی کے ساتھ ہو، تو سالم نے کہا: میں نے یہ بات اسی طرح تمہارے سامنے بیان کی ہے، جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بیان کی تھی، ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آ گئی، تو اس نے کہا، السلام علیکم، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر اور تمہاری والدہ پر بھی سلامتی ہو، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے، تو اسے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے، اس کے بعد راوی نے حمد کے کچھ الفاظ ذکر کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس چھینکنے والے کے پاس موجود ہو، اسے یہ کہنا چاہیے: ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے'' اور پھر چھینکنے والے شخص کو یہ جواب دینا چاہیے: ''اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۳۱)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَيَقُوْلُ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ یہ پڑھے: ''ہر حال میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص

Marfat.com

ہے'' تو اس کے بھائی یعنی راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں اس کے ساتھی کو یہ الفاظ کہنے چاہیں: ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے'' اور وہ جسے چھینک آئی تھی اسے یہ کہنا چاہیے: '' اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے معاملات درست رکھے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۳۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم تین مرتبہ اپنے بھائی کو چھینک کا جواب دو، اس کے بعد جو چھینک آئے گی وہ زکام ہوگا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۳۴)

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا، عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ

حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک ماری، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے'' اس نے پھر چھینک ماری، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو زکام ہے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۳۷)

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَتَرَكَ الْاٰخَرَ، قَالَ: فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ اَحَدَهُمَا قَالَ اَحْمَدُ: اَوْ فَسَمَّتَّ اَحَدَهُمَا، وَتَرَكْتَ الْاٰخَرَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں نے چھینک ماری، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک کو چھینک کا جواب دیا، دوسرے کو نہیں دیا، تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! دو آدمیوں نے چھینک ماری، آپ نے ایک کو

Marfat.com

جواب دیا، یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے اور دوسرے کو نہیں دیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور اس دوسرے نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی"۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۳۹)

حضور ﷺ کا اعلیٰ اخلاق

حضور ﷺ کا حسن اخلاق بے مثل اور یکتائے زمانہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے نبی آخرالزماں بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کو اعلیٰ اوصاف عطا فرمائے۔ آپ ﷺ کا ہر کسی سے اخلاقی رویہ نہایت ہی مشفقانہ ہے۔ اہل سیرت نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نہایت نرم مزاج اور خوش اخلاق تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ تدس وقار اور خوش اخلاقی کا مظہر تھا۔ آپ ﷺ کا حسن اخلاق انسانیت کی معراج ہے اور آپ سراپا نمونہ حسن اخلاق ہیں جس طرح آپ کی ذات اقدس بے مثل ہے۔ اسی طرح آپ کا اخلاق بھی بلند پایا ہے جو بھی آپ ﷺ سے ایک مرتبہ ملا وہ آپ ﷺ کے حسن اخلاق کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا۔ یہ آپ کا حسن خلق ہی ہے کہ آپ جس قوم میں معبوث ہوئے انہیں دنیا کی اعلیٰ ترین قوم بنا دیا۔ حضور ﷺ کا اخلاق زندگی کے ہر شعبے پر محیط ہے اسی لیے آپ نے خلوت اور جلوت گھر اور میدان تجارت اور سیاست، امن اور جنگ، غربت اور امیری سفر اور قیام غرضیکہ ہر حالت میں قرآن کے اخلاقی ضابطوں پر خود عمل کیا اور دوسروں کو ان پر عمل کی دعوت دی۔ آپ نے جس اخلاق کے عمل کا پرچار کیا ہے وہ عین احکامِ الٰہی ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ حضور ﷺ کا اخلاق قرآن مجید ہے۔ یعنی آپ کا ہر عمل قرآن کے مطابق ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ آپ ﷺ کا اخلاق خلق عظیم ہے یعنی جیسا اخلاق آپ کا تھا نہ آج تک کسی کا ہوا

Marfat.com

اور نہ آئندہ کسی کا ہوگا۔ حضور ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا، وَکَانَ یَقُوْلُ : "اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی زبان اور مزاج کے لحاظ نازیبانہ تھے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب ۷۷۴)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ مَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی آپ نے کبھی بھی "نہ" نہیں کی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۷۰)

عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو یُحَدِّثُنَا اِذْ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّاِنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا

مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بدزبان نہیں تھے اور تکلف کے ساتھ بدزبانی نہیں کرتے تھے آپ یہ ارشاد فرماتے تھے: تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۷۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

عَشْرَ سِنِيْنَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ اُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيْعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دس برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی' اللہ کی قسم! آپ نے مجھے کبھی بھی "اُف" تک نہیں کہا اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں مجھے یہ کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ یا اس طرح کیوں نہیں کیا؟ ایک روایت میں یہ بات زائد ہے کہ یہ ان کاموں کے بارے میں ہے جو عام طور پر خادم نہیں کرتے ہیں۔ اس روایت میں "اللہ کی قسم!" مذکور نہیں ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۰)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَخَذَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انس ایک ذہین بچہ ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر سفر اور حضر کے درمیان میں آپ کی خدمت کرتا رہا اللہ کی قسم! آپ نے میرے کسی کام کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہیں کیا' اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ تم نے یہ اس طرح کیوں نہیں کیا؟

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِيْنَ

Marfat.com

فَمَا اَعْلَمُهٗ قَالَ لِیْ قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ کَذَا وَکَذَا وَلَا عَابَ عَلَیَّ شَیْئًا قَطُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نو برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اور مجھے نہیں یاد کہ آپ نے کبھی مجھ سے یہ کہا ہو کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ یا کبھی میرے کسی کام کی وجہ سے مجھے سخت سست کہا ہو۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۳)

عَنْ اَنَسٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَۃٍ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَذْھَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْھَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِہٖ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَّھُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَرَائِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ اَذَھَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُکَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْھَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنَسٌ وَّاللّٰہِ لَقَدْ خَدَمْتُہٗ تِسْعَ سِنِیْنَ مَا عَلِمْتُہٗ قَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ لِمَ فَعَلْتَ کَذَا وَکَذَا اَوْ لِشَیْءٍ تَرَکْتُہٗ ھَلَّا فَعَلْتَ کَذَا وَکَذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے' ایک دن آپ نے مجھے کہیں جانے کیلئے کہا: تو میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ حالانکہ میرا ارادہ یہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جہاں جانے کیلئے کہا ہے میں وہاں چلا جاؤں گا۔ میں وہاں سے روانہ ہوا میرا گزر کچھ بچوں کے پاس سے ہوا جو وہاں کھیل رہے تھے۔ (میں ٹھہر گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے میری گردن پکڑ لی میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کیا تم میرے حکم کے مطابق وہیں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میں جا رہا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نو برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے لیکن مجھے نہیں یاد کہ آپ نے کبھی میرے کسی کام کے

Marfat.com

بارے میں یہ فرمایا ہو کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ یا میں نے جو کام نہیں کیا اس کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَبَائَةٍ يَّهْنَأُ بَعِيْرًا لَّهٗ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهٗ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِیْ فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِیِّ فَمَجَّهٗ فِیْ فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِیُّ يَتَلَمَّظُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری پیدا ہوئے تو میں انہیں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ اپنے اونٹ کی مالش کر رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کیں۔ آپ نے اسے منہ میں ڈال کر چبایا اور پھر آپ نے اس بچے کا منہ کھول کر اس بچے کے منہ میں ڈال دیا' وہ بچہ اسے چوسنے لگا تو آپ نے فرمایا: کھجور انصار کو مرغوب ہے' آپ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۵)

عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا: تمام اچھے

Marfat.com

اخلاص نیکی ہیں اور براوہ ہے جوتمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتا چل جائے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ۶۳۹۱)

عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْاَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک برس، مدینہ منورہ میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قیام پذیر رہا۔ میں نے صرف اپنی زیادہ سوالات کرنے کی عادت کی وجہ سے ہجرت نہیں کی۔ جب کوئی شخص ہجرت کرتا تھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا۔ حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اچھے اخلاق نیکی ہیں اور جو چیز تمہارے ذہن میں کھٹکے وہ گناہ ہے اور تمہیں یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے کہ وہ گناہ ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ۶۳۹۲)

عَنْ اَنَسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ، حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: يَا اُنَيْسُ اذْهَبْ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ: نَعَمْ، اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،

Marfat.com

قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهٗ سَبْعَ سِنِيْنَ، اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ، مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا، وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ: هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ایک دفعہ آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا۔حالانکہ میرے ذہن میں یہ تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے جس کام کے لیے حکم دیا ہے،اس کام کے لیے جاؤں گا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا، میرا گزر کچھ بچوں کے پاس سے ہوا، جو بازار میں کھیل رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے مجھے میرے پیچھے سے میری گدی سے پکڑ لیا، میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا،تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔آپ نے ار شاد فرمایا''اے انس!تم وہاں جاؤ، جہاں کے بارے میں' میں نے تمھیں ہدایت کی ہے۔میں نے عرض کی: جی ہاں!یارسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے سات سال تک راوی کو شک ہے نو سال تک، نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ مجھے نہیں یاد کہ آپ ﷺ نے میرے کیے ہوئے کام کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ تم نے ایسا' ایسا کیوں کیا؟ یا جو کام میں نے نہیں کیا،اس کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۷۳)

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ اَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي اَنْ اَكُوْنَ عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيْهَا اُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا اَوْ اَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی ہے، میں اس وقت کم سن لڑکا تھا، میرے تمام کام اس طرح

Marfat.com

کے نہیں ہوتے تھے، جس طرح میرے آقا ﷺ کی خواہش ہوتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے مجھے کسی بھی کام کے سلسلے میں کبھی "اف" نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی یہ فرمایا کہ تم یہ کیوں کیا' یا تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۷۴)

عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَهُوَ يُحَدِّثُنَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ اَزْوَاجِهِ، فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِيْنَ قَامَ، فَنَظَرْنَا اِلَى اَعْرَابِيٍّ قَدْ اَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا، فَالْتَفَتَ، فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ: اِحْمِلْ لِي عَلٰى بَعِيرَيَّ هٰذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ اَبِيكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، لَا، وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، لَا، وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَحْمِلُ لَكَ حَتّٰى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ: وَاللّٰهِ لَا اُقِيدُكَهَا، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلٰى بَعِيرَيْهِ هٰذَيْنِ: عَلٰى بَعِيرٍ شَعِيرًا، وَعَلَى الْاٰخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ: انْصَرِفُوْا عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہمارے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم یہ دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ ہمارے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے ہم نے ایک دیہاتی کو دیکھا جو نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا اس نے نبی اکرم ﷺ کی چادر کو کھینچا جس سے آپ ﷺ کی گردن مبارک سرخ ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے

Marfat.com

ہیں: وہ ایک کھردری چادر تھی نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس دیہاتی نے کہا: آپ ﷺ سواری کے لیے مجھے یہ دو اونٹ دیں، کیونکہ آپ ﷺ اپنے مال سے یا اپنے باپ کے مال سے مجھے کچھ نہیں دے رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، جی نہیں! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، میں اس وقت تک تمھیں نہیں دوں گا جب تک کہ تم مجھے چھوڑ نہیں دیتے، جو تم نے مجھے پکڑا ہوا ہے، تو دیہاتی ہر مرتبہ یہی کہتا رہا: اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بلایا اور اس سے فرمایا'' تم اسے سواری کے لیے ایک اونٹ دے دو، اور ایک اونٹ پر جو اور کھجوریں بھی لاد دو۔ پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ، تم لوگ چلے جاؤ''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۷۵)

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْهَدْیَ الصَّالِحَ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''بے شک نیک چال چلن، اچھا اخلاق اور میانہ روی اختیار کرنا نبوت کا پچیسواں جز ہے''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۷۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: ''بے شک مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے، روزہ دار اور نوافل ادا

Marfat.com

کرنے والے شخص کے درجے تک پہنچ جاتا ہے"

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۹۸)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "قیامت کے دن نامہ اعمال میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی"

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۹۹)

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنَا زَعِیمٌ بِبَیْتٍ فِی رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا، وَبِبَیْتٍ فِی وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا وَبِبَیْتٍ فِی اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں اس شخص کو جنت کے ایک طرف محل ملنے کی ضمانت دیتا ہوں، جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو چھوڑ دے، اور اس شخص کو جنت کے درمیان محل ملنے کی ضمانت دیتا ہوں، جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے، خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو، اور میں اس شخص کو جنت میں بلند درجہ میں ایک محل ملنے کی ضمانت دیتا ہوں، جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنالے" (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۰۰)

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِی مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

رحضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ بخل اور بداخلاقی۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر وصلہ حدیث ۱۸۸۵)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَّالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن سیدھا سادہ کریم اچھے اخلاق کا مالک ہوتا ہے جبکہ فاجر شخص دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۸۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :خِیَارُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَّلَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ خاموش تھے اور نہ کوئی نازیبا بات کرنے والے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۹۸)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

حضرت ابوذر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور برائی کرنے کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۱۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

Marfat.com

فرمائی ہے: جو شخص جھوٹ چھوڑ دے وہ تو اس کے لئے جنت کے کنارے پر گھر بنایا جائے گا جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا جو شخص اپنے اخلاق اچھے کر لئے اس کے لئے جنت کے بلند ترین حصے میں گھر بنایا جائے گا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۱۶)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَاِنَّ اللّٰہ یُبْغِضُ الفَاحِشَ الْبَذِیَّ"

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندے کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ بُرے اخلاق کے مالک بے ہودہ گفتگو کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۲۵)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ؟ قَالَ: "تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ"، وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: "الْفَمُ وَالْفَرْجُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق' آپ سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی۔ آپ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۲۷)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ لِمَ صَنَعْتَہٗ وَلَا لِشَیْءٍ تَرَکْتُہٗ لِمَ

Marfat.com

تَرَكْتَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَّلَا مَسَسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَّلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے کبھی بھی ''اف نہیں'' فرمایا اور میں نے جو کام کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تم نے یہ کیوں کیا میں نے جو کام نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تم نے اسے کیوں نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے میں نے آپ کے دست مبارک سے زیادہ نرم وملائم کوئی ریشم نہیں چھوا اور آپ کی خوشبو مبارک سے زیادہ اور کسی مشک یا اتر کی خوشبو نہیں سونگھی۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاخلاص حدیث ۱۹۳۸)

عَنْ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ

ابوعبداللہ جلالی سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ بدزبانی نہیں کرتے تھے اور بازار میں شور نہیں کرتے تھے۔ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا کرتے تھے' بلکہ آپ معاف کر دیتے تھے اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاخلاص حدیث ۱۹۳۹)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ

Marfat.com

فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے جتنا رشک مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا اور کسی پر نہیں آتا تھا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ یہ رشک صرف اس وجہ سے آتا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ ان کا تذکرہ اکثر کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ جب بکری ذبح کیا کرتے تھے تو آپ کچھ گوشت سیدہ خدیجہ کی سہیلیوں کو پہنچایا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الاخلاص حدیث ۱۹۴۱)

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاس

حضرت نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے من میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۳۱۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَّدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَّهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے آتا تھا تو آپ اس سے مصافحہ کیا کرتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے بلکہ وہ شخص خود اپنا ہاتھ کھینچتا تھا۔ آپ اپنا چہرہ اس کے چہرے سے نہیں پھیرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ خود کسی اور طرف چلا جاتا تھا۔ آپ کو کبھی بھی

Marfat.com

سامنے بیٹھے ہوئے شخص کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الصفۃ القیامہ حدیث ۲۴۱۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَّخِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے معاملے میں بہتر ہو۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الایمان حدیث ۲۵۳۷)

عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَّهُوَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

زہری رحمۃ اللہ علیہ، سالم کے حوالے سے ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الایمان حدیث ۲۵۴۰)

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ابْنَةً لَهٗ تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَا تَتْ وَ هِیَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَتَبْكِیْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْكِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْكِیْ اِنَّمَا هِیَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَیْرٍ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ وَهُوَ یَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰی.

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک صاحبزادی کو بانہوں میں بھرلیا آپ نے انہیں اپنے آگے رکھا ہوا تھا اسی لئے دوران ان کا انتقال ہوگیا وہ آپ کے سامنے ہی موجود تھیں نبی اکرم ﷺ کی خادمہ سیّدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کی چیخ نکل گئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے رسول کے سامنے بلند آواز میں رو رہی ہو ایسا کرنا درست نہیں ہے سیّدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں آپ کو بھی روتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رو نہیں رہا یعنی میں آواز نکال کر نہیں رو رہا اور جو آنسو نکل رہے ہیں یہ رحمت ہیں۔ مومن کا معاملہ ہر حالت میں بہتری کا ہوتا ہے جب اس کی جان اس کے جسم سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہا ہوتا ہے۔

(شمائل ترمذی حدیث ۳۱۶)

حضور ﷺ کا عجز وانکسار

حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی ہونے کے باوجود انتہائی متواضع تھے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ذی شان مقام عطا فرمایا ہے کیونکہ آپ ﷺ پر نبوت کی انتہاء ہوئی ہے مگر ہر طرح سے عالی شان ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے مزاج میں تواضع اور انکساری کمال درجہ کی تھی۔ آپ ﷺ کی شان تواضع یہ ہے ہمجلس میں آپ کبھی پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ چھوٹا ہو یا بڑا اسے سلام کرنے میں خود سبقت کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اکثر نام کی بجائے کنیت کے ساتھ پکارتے تھے غلاموں مسکینوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیتے تھے۔ غریب سے غریب آدمی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تھے۔ خچر اور گدھے پر بھی خوشی سے سوار ہو جاتے اور دوسروں کو ساتھ بیٹھا لیتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ گھل مل کر بیٹھ جاتے اور کسی امتیازی نشست یا نشان کی ضرورت نہ سمجھتے۔ بازار سے خود سودا خرید کر لے آتے اپنے

Marfat.com

جانوروں کوخود چارہ ڈالتے۔ان کے بدن پر تیل ملتے۔گھر کے دوسرے کام بھی اپنے ہاتھ سے کرنے میں خوشی محسوس فرماتے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنے کپڑوں میں خود پیوند لگا لیتے تھے۔اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے۔گھر میں جھاڑو دے لیتے تھے اور دودھ دوھ لیتے تھے۔یہ اس عظیم المرتبت ہستی کی شان تواضع تھی جس کے ایک اشارے پر ہزاروں لوگ کٹ مرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔عجز و انکساری کے متعلق احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِیْ اَهْلِهٖ قَالَتْ كَانَ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت اسود سے روایت ہے کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے۔انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ گھر کے کام کاج کرلیا کرتے تھے جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو آپ مسجد میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۷۵)

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَهْدَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا، فَرَدَّهٗ عَلَیَّ، فَلَمَّا رَاٰی مَا فِیْ وَجْهِیْ، قَالَ: "اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا لَاَنَّا حُرُمٌ"

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نیل گائے کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا تو آپ نے اسے مجھے واپس کردیا۔جب آپ نے میرے چہرے پر ملال کے آثار دیکھے تو فرمایا میں نے تمہیں یہ گوشت اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔
(بخاری جلد اول کتاب العمرہ ۱۷۰۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ

Marfat.com

مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ قَطُّ : اُفٍّ، وَّلَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهٗ : لِمَ فَعَلْتَه؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَّمْ اَفْعَلْهُ : اَلَا فَعَلْتَ كَذَا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی دیباج اور حریر کو نہیں چھوا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کسی خوشبو کو نہیں سونگھا۔ میں نے دس برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ آپ نے کبھی بھی مجھے اف نہیں کہا اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں جو میں نے کیا ہو یہ فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور نہ ہی کسی ایسے کام کے بارے میں جو میں نے نہ کیا ہو یہ فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کیا۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المناقب ۷۷۶)

عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ زَيْدٍ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ لِيْ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ

حضرت عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے خالد سے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید جرمی سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابو المیلیح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا میں تمہارے باپ زید جرمی کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرا روزہ رکھنا ذکر کیا گیا۔ تو

Marfat.com

آپ میرے گھر تشریف لائے۔تو میں نے آپ کے لیے چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی لگا دیا۔آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے۔اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہوگیا۔تو آپ نے مجھے فرمایا: کیا تجھے ہر مہینہ میں تین روزے کافی نہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پانچ دن۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔آپ نے فرمایا: ''سات دن'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔آپ نے فرمایا: نو دن روزہ رکھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔آپ نے فرمایا: گیارہ دن روزہ رکھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔آپ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔اور وہ نصف سال کے روزے بنتے ہیں۔ یہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا ہے۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاستئذان حدیث ۱۲۰۶)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالُوْا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْفَعَ شَيْئًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی جسے ''عضباء'' کہا جاتا تھا۔اس سے آگے کوئی جانور نہ بڑھ سکتا تھا۔ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار آیا اور اونٹنی کے آگے بڑھ گیا۔مسلمانوں پر یہ بہت سخت گراں گزرا اور انہوں نے کہا عضباء پیچھے رہ گئی۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل پر حق ہے کہ دنیا میں کوئی چیز بلند نہیں کی جاتی مگر اس کو پست کرتا ہے۔(اور اکثرین کی روایت میں ہے دنیا میں کسی چیز کو بلند کرتا ہے یعنی بصیغہ معروف ''یَرْفَعُ'' ہے)

Marfat.com

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۲۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُّ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَائَتَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اس کو محبوب لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی چیز میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا تردد اس کی جان کے بارے میں کرتا ہوں۔ وہ موت کی سختی کو ناپسند سمجھتا ہے اور میں اس کے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۴۲۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ قَالَتْ لِیْ یَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا یُصِیْبَنَّ شَیْئًا حَتّٰی تَغْدُوَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَنِّکُهٗ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِی الْحَائِطِ وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ حُوْرِیَّةٌ وَّهُوَ یَسِمُ الظَّهْرَ

Marfat.com

الَّذِیْ قَدِمَ عَلَیْہِ فِی الْفَتْحِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے مجھے ہدایت کی' اے انس! اس بچے کا خیال رکھنا یہ کوئی چیز نہ کھائے۔ یہاں تک کہ کل صبح تم اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جانا تا کہ آپ اسے گھٹی دیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگلے دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک باغ میں موجود تھے آپ نے ''حویتیہ'' کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ ان جانوروں کی پشت کو داغ رہے تھے جو فتح مکہ میں مال غنیمت کے طور پر آپ کو حاصل ہوئے تھے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۴۳۷)

عَنْ اَنَسٍ یُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّہٗ حِیْنَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِیِّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَنِّکُہٗ قَالَ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مِرْبَدٍ یَّسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَۃُ وَاَکْثَرُ عِلْمِیْ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ آذَانِھَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی والدہ کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی تو انہوں نے ہدایت کی اس بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ تا کہ آپ اسے گھٹی دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک باڑے میں موجود تھے اور بکریوں کو داغ لگوا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میرا غالب گمان یہ ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کانوں پر داغ لگوائے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۴۳۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِیْسَمَ وَھُوَ یَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَۃِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا یک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں داغ لگانے والا آلہ دیکھا آپ اس وقت صدقے کے اونٹوں کو داغ لگا رہے تھے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۴۴۱)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت میں اضافہ کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرے گا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ۶۴۶۶)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ وَلَا يَزَالُ فِیْ يَدِهٖ مِنْهَا، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: اَيَسُرُّ اَحَدَكُمْ اَنْ يُّبْصَقَ فِیْ وَجْهِهٖ؟ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَاِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْمَلَكُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلَا فِیْ قِبْلَتِهٖ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ، فَاِنْ عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذٰلِكَ اَنْ يَّتْفُلَ فِیْ ثَوْبِهٖ، ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میں شاخ رکھنا پسند کرتے تھے وہ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے چہرے پر تھوک دیا جائے جب کوئی شخص قبلہ کی طرف رُخ کرتا ہے تو اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے اس لئے اسے اپنے دائیں طرف یا اپنے سامنے کی طرف نہیں تھوکنا چاہئے بلکہ اپنے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور اگر

Marfat.com

تھوک زیادہ تیزی سے آرہا ہو تو پھر اسے اس طرح کرنا چاہئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن عجلان نامی راوی نے وہ ہمیں کر کے دکھایا یعنی کپڑے میں تھوک کر اسے مل دیا۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۴۸۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ، اَوْ نَحْوَهُمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيرَ بِاُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ، وَالِابْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مانگنے یعنی دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک یا اس کے قریب بلند کرو اور استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ تم ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کرو اور انکساری کا اظہار یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ پھیلا لو۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۴۸۹)

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَاَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ اَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي اَنْ اَكُونَ عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا اُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا اَوْ اَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں دس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے، میں اس وقت کم سن لڑکا تھا، میرے تمام کام اس طرح کے نہیں ہوتے تھے، جس طرح میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش ہوتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی بھی کام کے سلسلے میں کبھی ''اف'' نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا' یا تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۷۴)

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى اَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ

Marfat.com

سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص اس وقت اپنے غصے پر قابو پالے، جب وہ اس پر عمل کی قدرت رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کی موجودگی میں اسے بلوائے گا اور اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ جس بھی حور عین کو چاہے، اسے حاصل کر لے''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۷۷)

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْوَهُ قَالَ: مَلَأَهُ اللّٰهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللّٰهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، وَمَنْ زَوَّجَ لِلّٰهِ تَعَالَى تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ

حضرت سوید بن وہب ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں تاہم اس روایت میں یہ الفاظ ہیں ''اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے بھر دے گا'' اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بلوائے گا۔ اس راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جو شخص عمدہ لباس پہننا ترک کر دے، حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتا ہو''

بشر نامی راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تواضع کی وجہ سے ترک کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا جوڑا پہنائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے شادی کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے بادشاہوں کا تاج پہنائے گا'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۷۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

Marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے درمیان پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: وہ شخص جسے کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ طاقت ور وہ ہوتا ہے، جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۷۹)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى خُيِّلَ اِلَيَّ اَنَّ انْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ؟ فَقَالَ: مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ: فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَاْمُرُهُ، فَاَبَى وَمَحِكَ، وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں، دو آدمیوں کے درمیان تکرار ہو گئی، ان میں سے ایک کو دوسرے پر شدید غصہ آ گیا، یہاں تک کہ غصے کی شدت کی وجہ سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی ناک چر جائے گی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مجھے ایک ایسے کلمہ کے بارے میں علم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے، تو اسے جو غصہ آیا ہوا ہے، وہ ختم ہو جائے گا۔ اس شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا کلمہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ پڑھے ''اے اللہ! میں مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو یہ کہنا شروع کیا یہ پڑھ لے لیکن اس نے انکار کر دیا اور وہ لڑنے لگا اور اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۸۰)

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ اَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هٰذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ؟

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان تکرار ہوگئی ان میں سے ایک آدمی کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور رگیں پھول گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے ایک ایسے کلمہ کے بارے میں علم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے، تو اسے جو صورتحال درپیش ہے، وہ ختم ہو جائے گی۔ وہ کلمہ یہ ہے ''میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' تو اس شخص نے کہا: کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں پاگل ہوں۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۸۱)

عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ اَبِي: انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْنَا: اَنْتَ سَيِّدُنَا، فَقَالَ: السَّيِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْنَا: وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا، فَقَالَ: قُوْلُوا بِقَوْلِكُمْ، اَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ

حضرت مطرف بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سردار تو اللہ تعالیٰ ہے'' ہم نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شخص ہیں اور سب سے زیادہ عظمت والے شخص ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم یہ بات کہہ سکتے ہو یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے البتہ شیطان تمہیں اپنا نمائندہ نہ بنالے''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۰۶)

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: كَانَ فِي كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیلٌ، اَوْ تَرْسِیلٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ٹھہراؤ ہوتا تھا، یہاں ایک لفظ راوی نے مختلف بیان کیا ہے، لیکن مفہوم ایک ہی ہے۔
(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۳۸)

عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ، اَنَّہٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ اَوْحَی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَبْغِیَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ، وَلَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو، جب تک کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم نہیں کرتا اور کوئی شخص کسی دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار نہیں کرتا''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۹۵)

عَنْ اَبِی الْمَلِیحِ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ کُنْتُ رَدِیفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَعَثَرَتْ دَابَّۃٌ، فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّیْطَانُ، فَقَالَ: لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّیْطَانُ، فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ تَعَاظَمَ حَتّٰی یَکُونَ مِثْلَ الْبَیْتِ، وَیَقُوْلُ: بِقُوَّتِی، وَلٰکِنْ قُلْ: بِسْمِ اللّٰہِ، فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ تَصَاغَرَ حَتّٰی یَکُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ

حضرت ابوملیح' ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، تو اس سواری کو ٹھوکر لگی، تو میرے منہ سے نکلا: شیطان برباد ہو جائے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نہ کہو: شیطان برباد ہو جائے، کیونکہ جب تم یہ کلمہ کہو گے: تو وہ پھولتا جائے گا اور گھر کی مانند ہو جائے گا، اور وہ یہ کہے گا: میری قوت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، بلکہ تمہیں یہ کہنا چاہیے: میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں، کیونکہ جب تم یہ کہو گے: تو وہ چھوٹا ہونا شروع ہو جائے گا، یہاں تک

Marfat.com

کہ مکھی کی مانند ہو جائے گا" (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۸۲)

عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ فِيَّ التِّيْهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ

نافع بن زبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں لوگ میرے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں: کہ میرے اندر تکبیر پایا جاتا ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہو جاتا ہوں۔ موٹی چادر کو لباس کے طور پر استعمال کرتا ہوں بکری کا دودھ دھو لیتا ہوں اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو صغیر کام کر لیتا ہے اس میں تکبر نہیں ہوگا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۲۴)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَّمَا زَادَ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۵۲)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ ﷺ کو کھانا پسند آتا تو آپ ﷺ کھا لیتے ورنہ نہیں کھاتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۵۴)

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَغْفَلٍ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ هُوَ يَقْرَأُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَأَ وَرَجَّعَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور یہ قرآت کر رہے تھے۔ ''بے شک ہم نے تمہیں وعدے فتح عطا کر دیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ کی مغفرت کر دے'' راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے قرأت کی اور اس میں ترجیح کی۔ (شمائل ترمذی حدیث ۳۱۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُهَا مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَ هُوَ فِي الْبَيْتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قرأت بعض اوقات ایسی ہوتی تھی کہ جو شخص صحن میں موجود ہوتا تھا وہ بھی سن لیتا تھا حالانکہ آپ گھر کے اندر قرآت کر رہے ہوتے تھے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۳۱۲)

عن عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَهْمِلَانِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا میرے سامنے قرأت کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے سامنے قرأت کروں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اسے دوسرے کی زبانی سنوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ نساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا۔

''اور ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔'' (النساء:۴۱)

Marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (شمائل ترمذی حدیث ۳۱۴)

عن عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمْرُوْ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لم يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَ يَبْكِيْ وَ يَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَ اَنَا فِيْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَ نَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتٰنِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا انْكَسَفَا فَانْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دن سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ رکوع میں جائیں گے ہی نہیں پھر آپ جب رکوع میں چلے گئے تو یوں لگتا تھا جیسے آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے ہی نہیں پھر آپ نے جب رکوع سے سر اٹھایا تو یوں لگ رہا تھا کہ آپ سجدے میں نہیں جائیں گے پھر جب آپ سجدے میں چلے گئے تو یوں لگتا تھا جیسے آپ سجدے سے سر اٹھائیں گے ہی نہیں پھر جب آپ نے سر اٹھا لیا تو یوں لگا جیسے پھر آپ سجدے میں نہیں جائیں گے جب سجدے میں چلے گئے تو یوں لگا پھر جیسے آپ سجدے سے سر نہیں اٹھائیں گے۔

آپ اتنے گہرے سانس لیتے رہے اور روتے رہے اور یہ دعا کرتے رہے۔ ''اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان لوگوں کو اس

Marfat.com

وقت تک عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں۔ اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب تک یہ دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ ہم تیری بارگاہ میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کرلیں تو سورج روشن ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جو کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب یہ دونوں گرہن ہو جائیں تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی پناہ میں آجاؤ۔ (شمائل ترمذی حدیث ۳۱۵)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا قَالَ اَنْزِلْ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کی معیت کے ساتھ موجود تھے نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس بیٹھے میں نے آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلتے ہوئے دیکھے۔ آپ نے دریافت کیا، کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے گزشتہ رات صحبت نہ کی ہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ہوں آپ نے فرمایا، قبر میں اترو وہ ان کی صاحبزادی کی قبر میں اترے اور انہیں اندر اتارا۔ (شمائل ترمذی حدیث ۳۱۸)

عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَاُ عَقِبَيْهِ رَجُلَانِ

شعیب بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی ایسی حالت میں دیکھا

Marfat.com

گیا کہ آپ ﷺ کے پیچھے دو آدمی چل رہے ہوں۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول ابواب فضائل صحابہ حدیث ۲۴۴)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِیعِ الْغَرْقَدِ وَکَانَ النَّاسُ یَمْشُوْنَ خَلْفَهٗ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النِّعَالِ وَقَرَ ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِهٖ فَجَلَسَ حَتّٰی قَدَّمَهُمْ اَمَامَهٗ لِئَلَّا یَقَعَ فِیْ نَفْسِهٖ شَیْءٌ مِّنَ الْکِبْرِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ شدید گرمی کے دن نبی اکرم ﷺ ''بقیع غرقد'' کے پاس سے گزرے تو کچھ لوگ آپ ﷺ کے پیچھے چلنے لگے' جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے جوتوں کی آواز سنی اور آپ ﷺ کو یہ اچھا محسوس ہوا تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہو گئے' یہاں تک کہ وہ لوگ آپ ﷺ سے آگے گزر گئے' نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لیے کیا تھا تا کہ آپ ﷺ کے ذہن میں تکبر سے متعلق کوئی خیال نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ جلد اول ابواب فضائل صحابہ حدیث ۲۴۵)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّوْفَ وَاحْتَذَی الْمَخْصُوْفَ وَلَبِسَ ثَوْبًا خَشِنًا خَشِنًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اونی لباس پہن لیتے تھے۔ پھٹا ہوا جوتا خود مرمت کر لیتے تھے اور کھردرا لباس پہن لیتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۵۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَاَثَّرَ فِیْ جِلْدِهٖ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ کُنْتَ اٰذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَیْهِ شَیْئًا یَقِیكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِنَّمَا اَنَا وَالدُّنْیَا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ چٹائی

Marfat.com

پر لیٹے ہوئے تھے۔اس کا نشان آپ کی جلد پر پڑ گیا۔میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ ہمیں حکم دیتے تو ہم آپ کے لئے کوئی بستر بچھا دیتے جو آپ کو ان نشانات سے بچاتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ میری اور دنیا کی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی سوار کسی درخت کے سائے میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرے پھر اس کو وہیں چھوڑ کر آگے چل دے۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۰۹)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَّيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا فَقَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَيِّنَةً عَلٰى صَاحِبِهَا فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى صَاحِبِهَا وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا قَطْرَةً اَبَدًا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں موجود تھے وہاں ایک مردار بکری پڑی ہوئی تھی جس کے پاؤں اوپر کی طرف اٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے جتنی یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے۔ اگر دنیا کا وزن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر جتنا ہوتا تو وہ کبھی کسی کافر کو اس میں سے ایک قطرہ پانی بھی نہ دیتا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۱۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ

Marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے جتنا ایمان موجود ہو۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَلْكِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ مَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَلْقَیْتُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ

حضرت سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ''ازار'' ہے جو ان میں سے کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَلْكِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَلْقَیْتُهٗ فِی النَّارِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ''ازار'' ہے۔ جو ان میں سے کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۵)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّتَوَاضَعُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ دَرَجَةً یَّرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَّمَنْ یَّتَكَبَّرُ عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً یَّضَعُهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً حَتّٰی یَجْعَلَهٗ فِیْ اَسْفَلِ السَّافِلِیْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کا ایک درجہ اختیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایک درجہ تکبر اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ پست کر دے گا یہاں تک کہ اسے ''اسفل سافلین'' میں ڈال دے گا۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَنْزِعُ يَدَهٗ مِنْ يَّدِهَا حَتّٰى تَذْهَبَ بِهٖ حَيْثُ شَائَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَاجَتِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کی کوئی بچی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ لیتی تھی تو آپ اپنا دستِ مبارک اس کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے' وہ بچی مدینہ منورہ میں جہاں چاہتی تھی' اپنے کام کے لئے' آپ کو ساتھ لے جاتی تھی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۷)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيُشَيِّعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَكَانَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ عَلٰى حِمَارٍ وَّيَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ مَّخْطُوْمٍ بِرَسَنٍ مِّنْ لِيْفٍ وَّتَحْتَهٗ اِكَافٌ مِّنْ لِيْفٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کیا کرتے تھے۔ جنازے کے ساتھ جاتے تھے۔ غلاموں کی دعوت قبول کر لیتے تھے گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے جنگ ''قریظہ'' اور جنگ ''نضیر'' کے دن آپ گدھے پر سوار تھے اور ''خیبر'' کے دن بھی آپ گدھے پر سوار تھے جس میں کھجور کی چھال کی لگام ڈالی ہوئی تھی اور اس پر کھجور کی چھال سے بنی ہوئی زین موجود تھی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۸)

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ

Marfat.com

فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحَی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ نے ان لوگوں کو خطبہ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ بات وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کو مقابلے میں فخر نہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادرانہ شان

بہادری اور دلیری کا مطلب شجاعت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری بڑی شہرہ آفاق ہے تبلیغ اسلام میں قدم قدم پر آپ کو بڑے خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑا مگر اللہ کے بھروسے پر آپ نے ہر خطرے کا مقابلہ بڑی جرأت اور دلیری سے کیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپ کے مقابلے میں جو بھی بہادر سے بہادر آیا شکست کھا کر گیا۔ اور آپ ہمیشہ فتح یاب رہے۔ آپ ہر جگہ بے دھڑک تشریف لے جاتے اور کسی دنیادار سے خوف نہ کھاتے اور اللہ کی رحمت سے ہمیشہ کامیاب لوٹتے۔

تاریخ اسلام میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سینکڑوں مصائب و خطرات اور بیسیوں معرکے اور غزوات پیش آئے لیکن پامردی اور ثبات کے قدم نے لغزش نہیں کھائی۔ غزوہ بدر کی گھمسان لڑائی میں ۳۱۳ نہتے مسلمانوں کے قدم جب ایک ہزار مسلح فوج کے حملوں سے ڈگمگا جاتے تھے تو دوڑ کر مرکز نبوت ہی کے دامن میں آکر پناہ لیتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جن کے دست بازو نے بڑے بڑے معرکے سر کیے، کہتے ہیں کہ بدر میں جب زور کا رن پڑا تو ہم لوگوں نے آپ ہی کی آڑ میں آکر پناہ لی۔ آپ سب سے زیادہ شجاع تھے۔ مشرکین کی صف سے اس دن آپ سے زیادہ کوئی قریب نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اور بہادری کا جن احادیث میں ذکر ہوا ہے وہ حسب

Marfat.com

ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مومنوں کے دل اس سے خوش نہیں ہوں گے کہ وہ جنگ سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی میں سواریاں پاتا ہوں کہ میں ان کو اس پر سوار کروں یعنی نہ ہی ان کے پاس اسباب ہیں کہ وہ جنگ پر جائیں اور نہ ہی میرے پاس تو میں کسی "سریہ" زیادہ سے زیادہ چار سو آدمی کا چھوٹا سا لشکر سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور میں پھر اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۶۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَا یَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَیُّوْبُ اَوْ قَالَ مَا یَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible] نے خطبہ ارشاد

Marfat.com

فرمایا اور فرمایا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ شہید ہو گئے پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے' پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بغیر امیر لشکر بنائے جانے کے وہ جھنڈا پکڑ لیا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اور آپ نے فرمایا ہمیں یہ خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے ایوب سختیانی نے کہا یا آپ نے فرمایا ان کے لئے یہ بات باعث مسرت نہیں تھی کہ وہ ہمارے پاس ہوتے اور یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۶۸)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَکَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْعِضَاهِ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَیْفَهٗ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ وَّهُوَ لَا یَشْعُرُ بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَیْفِیْ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّیْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ یُعَاقِبْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جہاد کیا اور ایک وادی میں قیلولہ کا وقت آ گیا جس میں بہت کانٹے دار درخت تھے اور لوگ سایہ کی تلاش میں اس کانٹے دار درختوں میں پھیل گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے' اور اس کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی پھر محو خواب ہو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ کے پاس ایک شخص غورث بن حارث کھڑا تھا آپ کی توجہ اس طرف نہ ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے میری تلوار کھینچ لی تھی اور اس شخص نے کہا مجھ سے آپ کو کون روکے گا میں نے کہا "اللہ" اس نے تلوار کو نیام میں کر دیا اس وقت وہ یہ بیٹھا ہوا ہے پھر آپ نے اس کا کوئی مواخذہ نہ فرمایا۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۷۳)

Marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا اَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَابْنُ عَمِّهٖ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَهٗ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جبکہ آپ سے ایک شخص قیس نے دریافت کیا اے ابوعمارہ کیا تم حنین کی جنگ میں بھاگ گئے تھے انہوں نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے لیکن آپ کے نوجوان ساتھی جن کے پاس ہتھیار نہ تھے وہ صف سے باہر ہو گئے اسکی وجہ یہ تھی وہ ہوازن اور بنی نصر کے تیراندازوں کے سامنے آ گئے تھے جن کا کوئی تیر ضائع نہ جاتا تھا انہوں نے ان کو جو خطا نہ جاتے تھے تیر مارے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے اور اس کو آپ کے چچا کا بیٹا ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کو چلا رہے تھے آپ سواری سے نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی پھر فرمایا میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ نے اپنے اصحاب کی صف بندی فرمائی۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۱۹۰)

عَنْ عَبْدُالْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَائُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ اِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَّا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَّعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْاَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ اَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِيْ فَقُمْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهٗ قَالَ كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَّهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِيَ فَقَالَ قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ قَالَ وَيْحَكِ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَمَنْ مَّعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَاَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ اِذَا اَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِيْ هٰذَا وَاَهْدِيْ فَاِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ

عبدالواحد بن ایمن نے اپنے باپ ایمن حبشی آزاد کردہ غلام ابن ابی عمر مخزومی قرشی مکی سے روایت کی انہوں نے کہا میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے کہا ہم غزوۂ خندق میں خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت پتھریلی زمین سامنے آئی تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ سخت پتھریلی زمین خندق میں نکل آئی ہے آپ نے فرمایا میں خود خندق میں اترتا ہوں پھر آپ کھڑے ہوئے۔ درآنحالیکہ آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے تین دن سے کچھ کھانا نہیں کھایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال لی اور تین دفعہ بسم اللہ پڑھ کر اس سخت پتھریلی زمین میں ماری تو وہ گرتی ہوئی ریت کی طرح ہوگئی راوی کا شک ہے کہ

Marfat.com

لفظ اَھْیَلَ ہے یا اَھْیَمَ ہے یعنی دونوں کا معنی ایک ہی ہے حضرت جابر نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمایئے۔ میں نے گھر آ کر اپنے بیوی سہیلہ بنت مسعود بن اوس ظفریہ انصاریہ سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھوک کی حالت میں دیکھا ہے مجھے برداشت کرنے کی طاقت نہیں کیا تمہارے پاس کھانے کیلئے کچھ ہے اس نے جواب دیا میرے پاس صرف ایک صاع جو ہیں اور بکری کا ایک بچہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے حتیٰ کہ ہم نے گوشت کو ہنڈیا میں پکنے کے لئے رکھ دیا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا در آنحالیکہ گوندھا ہوا آٹا نرم اور خمیر ہونے کے قریب تھا اور ہنڈیا چولھے پر پکنے کے قریب تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے گھر تھوڑا سا طعام ہے آپ اور ایک دو آدمی تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا کھانا کتنا ہے تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ کھانا اتنا ہے آپ نے فرمایا پاکیزہ کھانا بہت ہے۔ آپ نے فرمایا اے جابر اپنی بیوی سے کہو کہ وہ ہنڈیا چولھے سے نہ اتارے اور نہ ہی تندور سے روٹیاں نکالے۔ جب تک میں نہ آؤں آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا سب اٹھو تو سب مہاجرین وانصار جانے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس گئے اور کہا تیرے لئے خرابی ہو۔ نبی اکرم ﷺ مہاجرین وانصار اور جو بھی آپ کے ساتھ ہیں سب کو لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت جابر کی بیوی نے کہا کیا حضور ﷺ نے تجھ سے کچھ دریافت کیا تھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا اندر آؤ اور تنگی نہ کرو پھر آپ نے روٹیاں توڑیں اور ان پر گوشت رکھا اور جب ہنڈیا اور تندور سے کچھ نکالتے تو پھر ان کو ڈھانپ دیتے' اور کھانا صحابہ کرام کے آگے رکھتے پھر اسی طرح کرتے رہے حتیٰ کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کچھ کھانا باقی بچ گیا۔ آپ نے فرمایا یہ کھانا تم بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھیجو کیونکہ لوگ بھوکے ہیں۔

Marfat.com

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۲۷۶)

سَمِعَ الْبَرَآءَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَّاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا اس حال میں کہ قبیلۂ قیس کے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا تم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حنین کے دن بھاگ گئے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے جواب دیا لیکن رسول اللہ ﷺ تو نہیں بھاگے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ بہت سخت تیر انداز تھے۔ ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے اور ہم مالِ غنیمت جمع کرنے لگے تو ہمیں سامنے سے تیر مارے گئے اور البتہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سفید خچر پر دیکھا اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۴۶۰)

عَنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهٗ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَّاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا

Marfat.com

اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَّكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِیْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِیْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِی الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوْا يَا بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حِيْنَ حَمِیَ الْوَطِيْسُ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِيْمَا اَرٰى قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَّاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں اور ابوسفیان بن حارث عبدالمطلب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم آپ سے جدا نہیں ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے۔ جو آپ کو فروہ بن نفاثہ جزامی نے بطور تحفہ دیا تھا جب مسلمانوں اور کفار کا سامنا ہوا اور مسلمان پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خچر کو کفار کی طرف بڑھایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھام لی۔ تاکہ اسے تیز چلنے سے روک سکوں۔ ابوسفیان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھام لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ اے عباس! اصحاب سمرہ کو آواز دو۔ راوی کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بلند آواز کے مالک تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے بلند آواز سے پکارا اصحاب سمرہ کہاں ہیں؟

Marfat.com

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اللہ کی قسم! یہ آواز سنتے ہی وہ اس طرح پلٹے جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف واپس جاتی ہے اور وہ یہ کہہ رہے تھے ہم حاضر ہیں' ہم حاضر ہیں انہوں نے کفار کے ساتھ لڑنا شروع کیا اور انصار کو پکارا اے گروہ انصار! اے گروہ انصار! حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر بنو حارث بن خزرج کو بلایا گیا اور لوگوں نے آواز دی اے بنو حارث بن خزرج! اے بنو حارث بن خزرج! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے اور جنگ کی صورتحال کا بغور جائزہ لے رہے تھے۔ جب آپ نے ملاحظہ کیا کہ جنگ میں شدت برقرار ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں اٹھا کر انہیں کفار کی طرف پھینکا اور ارشاد فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم! یہ کفار پسپا ہو گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جا کر دیکھا تو لڑائی اسی شدت سے جاری تھی۔ جو میں نے پہلے دیکھی تھی اور اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ جیسے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں پھینکیں تو کفار کا زور ٹوٹ گیا اور وہ منہ موڑ کر بھاگنے لگے۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۴۴۹۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِيْ ثَمَانٍ مِّنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ اَبُوْ بَكْرٍ مِّنْهُنَّ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ

ضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات میں شرکت کی۔ ان میں سے آٹھ غزوات میں جنگ ہوئی۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۴۵۸۱)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَاِيْمَانًا بِيْ وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ

Marfat.com

مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَّرِيْحُهٗ مِسْكٌ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَّلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُغْزٰى فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُغْزٰى فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُغْزٰى فَاُقْتَلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی راہ میں نکلے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے کہ اگر وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے صرف میری راہ میں جہاد کیلئے نکلے تو میں یہ ضمانت دیتا ہوں کہ یا تو اسے جنت میں داخل کروں گا یا پھر اسے اجر اور مال غنیمت کے ہمراہ اس کے اسی ٹھکانے پر واپس لے جاؤں گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اللہ کی راہ میں جو بھی زخم لگتا ہے وہ زخمی شخص قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا جب وہ زخمی ہوا تھا اس کے زخم کا رنگ خون جیسا ہوگا۔ لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اگر یہ بات مسلمانوں کیلئے دشواری کا باعث نہ ہوتی تو میں اللہ کی راہ میں ہونے والی کسی جنگ میں کبھی پیچھے نہ رہتا۔ لیکن میرے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب مسلمانوں کو سواریاں فراہم کروں اور مسلمانوں کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان سب کے پاس سواریاں ہوں اور مسلمانوں کیلئے یہ بات بھی مشکل ہے کہ میں جنگ میں شریک ہونے کیلئے چلا جاؤں اور وہ پیچھے رہ جائیں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' میری یہ خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور شہید کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں اور شہید کر دیا جاؤں اور پھر جہاد کروں اور

Marfat.com

شہید کر دیا جاؤں۔(مسلم شریف جلد دوم کتاب الجہاد حدیث ۴۷۴۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَّقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِىْ طَلْحَةَ عُرْىٍ فِىْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت' سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو دشمن کے حملے کا خوف تھا ایک آواز آئی لوگ اس آواز کی سمت میں گئے تو ان کا سامنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا جو اس طرف سے واپس آ رہے تھے آپ ان لوگوں سے پہلے اسی آواز کی سمت میں گئے تھے۔ آپ اس وقت حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی اور آپ فرما رہے تھے تم خوفزدہ نہ ہو! تم خوفزدہ نہ ہو! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بہادری میں ہم نے آپ کو سمندر پایا یا شاید یہ فرمایا آپ ایک سمندر تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' آپ کا گھوڑا اس وقت آہستہ چل رہا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۸۵)

عَنْ اَبِىْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ: وَسَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ، الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

ابو جعفر بن محمد، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ کے ساتھ کشتی کی، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ہمارے اور مشرکین کے درمیان عمامہ باندھنے کے طریقے میں بنیادی فرق، ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے''۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۷۸)

عَنْ اَبِی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُکَانَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رُکَانَةَ صَارَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُکَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ فَرْقَ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ

ابوجعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رکانہ نے جب نبی اکرم ﷺ سے کشتی کی اور نبی اکرم ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا تو رکانہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے اور مشرکین کے درمیان بنیادی فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۱۷۰۶)

حضور ﷺ کی شانِ حیاء

حضور ﷺ کی ذات گرامی شرم وحیاء کا ایک کامل نمونہ ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے حیاء کو بہت اہمیت قرار دی ہے اور اسے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے آپ بذاتِ خود بے حد حیادار تھے۔ شرم وحیا کا اثر آپ کی ایک ایک ادا سے ظاہر ہوتا تھا۔ کبھی بازاروں میں جاتے تو چپ چاپ گزر جاتے۔ تبسم کے سوا کبھی لب مبارک قہقہہ سے آشنا نہیں ہوئے۔ بھری محفل میں کوئی بات ناگوار ہوتی تو لحاظ کی وجہ سے زبان سے کچھ نہ فرماتے چہرہ سے ظاہر ہوتا اور صحابہ متنبہ ہو جاتے۔ عرب میں اور ممالک کی طرح شرم وحیا کا بہت کم لحاظ تھا۔ ننگے نہانا عام بات تھی۔ حرم کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے۔ حضور ﷺ

Marfat.com

کوطبعًا یہ باتیں سخت ناپسند تھیں۔اس کے متعلق حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ حسب ذیل ہیں۔

عَنْ يَّعْلٰى، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا اِزَارٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ تہبند باندھے بغیر ایک کھلی جگہ پر غسل کر رہا تھا، نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ حیا والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے، وہ حیا اور پردے کو پسند کرتا ہے، تو جب کوئی شخص غسل کرے تو وہ پردہ کرلے''۔(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الحمام حدیث ۴۰۱۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک انصاری کے پاس سے ہوا، جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سمجھا رہا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اسے چھوڑ دو! بے شک حیا' ایمان کا حصہ ہے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۹۵)

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ، اَوْ قَالَ: اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ اِنَّا نَجِدُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً، وَوَقَارًا، وَمِنْهُ ضَعْفًا، فَاَعَادَ عِمْرَانُ

Marfat.com

الْحَدِيْثَ وَاَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ: اَلَا اُرَانِيْ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِيْ عَنْ كُتُبِكَ قَالَ: قُلْنَا يَا اَبَا نُجَيْدٍ: اِيْهٍ اِيْهٍ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اس وقت بشیر بن کعب بھی موجود تھے، تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان فرمائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''حیا' ساری کی ساری بھلائی ہے'' یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے

اس پر بشیر بن کعب نے کہا: ہم نے اپنی بعض کتابوں میں یہ بات پائی ہے کہ اس کی وجہ سے سکون اور وقار حاصل ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے کچھ کمزوری بھی آ جاتی ہے، حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث دہرائی، بشیر نے اپنا کلام دہرایا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے، یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں، انہوں نے فرمایا: یہ کیا ہوا؟ میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کر رہا ہوں، اور تم مجھے اپنی کتابوں کے حوالے سے بات بیان کر رہے ہو۔ تو ہم نے کہا: اے ابو نجید یعنی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بس کر دیں' بس کر دیں۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۹۶)

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں نے پہلی نبوت کے کلام میں سے جو پایا ہے، اس میں ایک بات یہ بھی ہے: ''جب تمہیں حیا نہ آئے، تو جو چاہے کرو''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۷۹۷)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ

Marfat.com

الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے حیائی اس چیز میں بھی آجاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیاء اس چیز میں بھی آجاتا ہے اور اسے آراستہ کر دیتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۹۷)

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَکُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا یَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ وَالرَّجُلُ یَکُوْنُ خَالِیًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیَا مِنْهُ

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بیوی اور اپنی کنیز کے علاوہ ہر ایک سے اپنے ستر کی حفاظت کرو! تو انہوں نے عرض کی: بعض اوقات آدمی صرف کسی مرد کے ساتھ ہی ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے' تو ایسا کرو کہ کوئی بھی شخص اسے نہ دیکھ سکے۔ میں نے عرض کی: بعض اوقات بندہ تنہائی میں ہوتا ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۶۹۳)

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا کَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا یَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا یَرَاهَا قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِذَا کَانَ اَحَدُنَا خَالِیًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

Marfat.com

بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم اپنے ستر کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ستر کو اپنی بیوی اور اپنی کنیز کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کچھ لوگ ایک ساتھ ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے' تو کوئی بھی شخص اسے یعنی تمہاری ستر کو نہ دیکھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! جب کوئی شخص تنہا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۷۱۸)

عَنْ جَدِّهٖ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی ران سے کپڑا ہٹا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ران' ستر میں داخل ہے۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۷۱۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: برہنہ ہونے سے پرہیز کرو' کیونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں' جو تم سے صرف اس وقت جدا ہوتے ہیں جب کوئی شخص قضائے حاجت کرتا ہے' یا جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے' تو تم ان سے حیاء کرو اور ان کی عزت افزائی کرو۔

Marfat.com

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۷۲۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِيْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ كَذَا وَكَذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک درخت ایسا ہے: موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مؤمن کی طرح ہے' تم مجھے بتاؤ! وہ کون سا درخت ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جنگل کے مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ میرے ذہن میں آیا: یہ کھجور کا درخت ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے' تو مجھے اس بات پر حیاء آئی یعنی میں یہ بات بیان کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بعد میں' میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی: جو مجھے خیال آیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے تو یہ میرے نزدیک۔ فلاں' فلاں چیز ملنے سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الامثال حدیث ۲۷۱۳)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنْ عَذْرَآءَ فِيْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں بیٹھی ہوئی لڑکی سے زیادہ حیاء والے تھے جب آپ کو کوئی چیز ناپسند ہوتی تو آپ کے چہرے سے اس بات کا پتہ چل جاتا تھا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۸۰)

Marfat.com

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر دین کا مخصوص اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا مخصوص اخلاق "حیاء" ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۸۱)

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو سابقہ انبیاء کے کلام میں سے جو بات ملی ہے اس میں سے ایک یہ بات بھی ہے: جب تمہیں حیاء نہ آئے تو تم جو چاہو وہ کرو۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۸۳)

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور بدزبانی جفاء کا حصہ ہے اور جفاء جہنم میں ہوگی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۸۴)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فحاشی جس چیز میں ہوگی اسے بدنما کر دے گی اور حیاء جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۸۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَشَجِّ الْعَصَرِیِّ

Marfat.com

اِنَّ فِیْكَ خَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمَ وَالْحَیَاءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا: تمہارے اندر دو خوبیاں ہیں ان دونوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ بردباری اور حیاء (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۸۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "دَعْهُ، فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ".

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں سمجھا رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ (بخاری شریف)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، حیاء صرف بھلائی لاتی ہے۔ (مسلم شریف)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً : فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِیْقِ، وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں۔ اس میں سے سب سے زیادہ فضیلت والی شاخ اس بات کا اعتراف کرنا ہے' اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور سب سے کم تر شاخ راستے سے

Marfat.com

تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا، فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں رہنے والی کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے۔ جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی تو ہمیں آپ کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا۔ (مسلم شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز شفقت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آتے تھے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے شفیق الطبع تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹوں پر بہت زیادہ شفقت فرماتے یعنی بچوں سے انتہائی پیار سے پیش آتے بعض اوقات بچوں کو بہلانے کی بات بھی کہہ دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سفر سے جب واپس تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں اپنی سواری پر بٹھا لیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اُترتے تو انہیں بھی آرام سے نیچے اُتار دیتے ایسے ہی راستہ میں جب کوئی بچہ مل جاتا تو اس کو خود سلام کہہ دیتے۔ غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت انتہائی مشفقانہ تھی۔ شفقت کے متعلق احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَۃَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْ بَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوۃِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ

Marfat.com

رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں تجھے دیکھتا ہوں بکریوں کی وجہ سے آپ جنگل کو پسند کرتے ہیں اور جب تم بکریوں میں یا جنگل میں ہو یہ راوی کا شک ہے تو نماز کے لیے اذان کہو تو اذان کے وقت اپنی آواز بلند کرو کیونکہ موذن کی آواز کی انتہا تک جن یا انسان یا کوئی چیز بھی اذان کو سنتا ہے وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الزکوۃ حدیث ۵۷۹)

عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِىْ وَعَلَىَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَهِىَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِىْ وَاَخْلِقِىْ ثُمَّ اَبْلِىْ وَاَخْلِقِىْ ثُمَّ اَبْلِىْ وَاَخْلِقِىْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ يَعْنِىْ مِنْ بَقَائِهَا

سیّدہ اُمّ خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے زرد رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔ میں اس وقت بچی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو بہت اچھی ہے یہ تو بہت اچھی ہے۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشی زبان کے جو الفاظ استعمال کئے اس کا معنی اچھی چیز ہے۔ سیّدہ اُمّ خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کرنے دو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے مجھے ایک چادر دی اور ارشاد فرمایا اسے پرانا کردو،

Marfat.com

اسے پرانا کردو، اسے پرانا کردو یعنی یہ لمبی عمر کی دعا ہے پھر بعد میں راوی نے ان کی طویل عمری کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۲۹)

عَنِ ابْنِ اَبِی نُعْمٍ قَالَ کُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَقَالَ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا یَسْاَلُنِیْ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا

حضرت ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ میں اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا ایک شخص نے ان سے مچھر کے خون کا مسئلہ دریافت کیا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تمہارا کہاں سے تعلق ہے؟ اس نے جواب دیا: عراق سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کا مسئلہ دریافت کر رہا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو شہید کیا ہوا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ دونوں یعنی امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اس دنیا میں میرے پھول ہیں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۰)

عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَائَتْنِیْ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْاَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ مَنْ یَّلِیْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَیْئًا فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے پاس آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں اس نے مجھ سے کچھ مانگا میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا وہ میں نے اسے دیدی اس نے وہ کھجور دونوں بیٹیوں کو دیدی خود

Marfat.com

کچھ نہیں کھایا پھر وہ اٹھی اور چلی گئی پھر جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بیٹیوں کا سرپرست ہو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اس کے لئے وہ بیٹیاں جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی''۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۱)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم تو نہیں دیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۴)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی پیش کئے گئے ان میں سے ایک قیدی عورت تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ بہہ رہا تھا جب اسے قیدیوں میں اپنا بچہ ملا تو اس نے اسے پکڑ لیا اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا اور دودھ پلانا شروع کر دیا نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچے کو جہنم کی آگ میں پھینک سکتی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں! یہ اسے آگ میں کبھی نہیں پھینک سکتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ عورت اپنے بچے سے جتنی محبت

Marfat.com

کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر گنا زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۵)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِیًّا فِیْ حَجْرِہٖ یُحَنِّکُہٗ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو اپنی گود میں بٹھایا تا کہ اسے گھٹی دیں' اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۸)

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُنِیْ فَیُقْعِدُنِیْ عَلٰی فَخِذِہٖ وَیُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلٰی فَخِذِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَضُمُّہُمَا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ التَّیْمِیُّ فَوَقَعَ فِیْ قَلْبِیْ مِنْہُ شَیْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِہٖ کَذَا وَکَذَا فَلَمْ اَسْمَعْہُ مِنْ اَبِیْ عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُّہٗ عِنْدِیْ مَکْتُوْبًا فِیْمَا سَمِعْتُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لے کر اپنے زانوں پر بٹھایا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دوسرے زانوں پر بٹھایا اور پھر ہم دونوں کو بھینچ کر یہ دعا کی۔ ''اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر' کیونکہ میں ان پر رحم کرتا ہوں یعنی ان سے محبت کرتا ہوں''۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۹)

عَنْ سَھْلٍ قَالَ اُتِیَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وُلِدَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ جَالِسٌ فَلَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَیْدٍ بِابْنِہٖ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ الصَّبِیُّ فَقَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ قَلَبْنَاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اسْمُہٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ

Marfat.com

وَلٰكِنْ اَسْمِهِ الْمُنْذِرَ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابواسید کے صاحبزادے منذر کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جب ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے زانوں پر بٹھالیا۔ حضرت ابواسید بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی توجہ کسی دوسرے معاملے کی طرف ہوئی تو حضرت ابواسید کے حکم کے تحت انہیں اٹھالیا گیا جب نبی اکرم ﷺ کی توجہ واپس ہوئی تو آپ نے بچے کو اپنے اردگرد نہ پایا۔ آپ نے دریافت کیا: بچہ کہاں ہے؟ حضرت ابواسید نے عرض کی: ہم نے اسے واپس بھیج دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: فلاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! تم اس کا نام ''منذر'' رکھو تو اس دن ان کا نام منذر رکھا گیا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۱۲۱)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ وُلِدَ لِیْ غُلَامٌ فَاَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِیْمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهٗ اِلَیَّ وَكَانَ اَكْبَرَ وَلَدِ اَبِیْ مُوْسٰی

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ہاں لڑکا ہوا میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ذریعے اسے گھٹی دی اور اس کے لئے دعائے برکت کی اور پھر اسے میرے حوالے کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۱۲۸)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَّكَانَ لِیْ اَخٌ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عُمَیْرٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ فَطِیْمًا وَّكَانَ اِذَا جَآءَ قَالَ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَّا فَعَلَ النُّغَیْرُ نُغَرٌ كَانَ یَلْعَبُ بِهٖ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ فِیْ

Marfat.com

بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِيْ تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَنَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّيْ بِنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا راوی بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا تھا اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟ وہ چڑیا کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ بعض اوقات نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں موجود ہوتے تو آپ کے حکم کے تحت کوئی چیز بچھا دی جاتی اسے صاف کیا جاتا اس پر پانی چھڑکا جاتا پھر آپ کھڑے ہو جاتے' ہم آپ کی اقتداء میں کھڑے ہو جاتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۱۳۳)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَبَّ اَسْمَآءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَيْهِ لَاَبُوْ تُرَابٍ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اَنْ يُدْعٰى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ اَبُوْ تُرَابٍ اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْجِدَارِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَائَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَائَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَاَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَيَقُوْلُ اجْلِسْ يَا اَبَا تُرَابٍ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک سب سے محبوب نام ''ابوتراب'' تھا انہیں اس نام سے بلایا جانا بہت پسند تھا' ان کا یہ نام ''ابوتراب'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ ایک دن وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو کر گھر سے نکلے اور مسجد میں ایک دیوار کے پاس آ کر لیٹ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے ان کے پاس آئے تو وہ دیوار کے پاس لیٹے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان

Marfat.com

کے پاس آئے ان کی پشت پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی پشت سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا: اے ابوتراب! اٹھ جاؤ۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۱۳۴)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کیا' انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۱۱۷۶)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے حضور بچے لائے جاتے آپ ان کیلئے دعا فرماتے۔ آپ کی خدمت اقدس میں ایک بچہ حسن یا حسین بن اُم قیس جو سوائے دودھ کچھ کھاتا پیتا نہیں تھا لایا گیا تو اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ حضور اقدس ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا حتیٰ کہ اس کپڑے بغیر پانی بہے کے ڈھانپ لیا جس کی دلیل آپ کا یہ قول ہے اور آپ نے اس کپڑے کو دھویا نہیں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الدعوات حدیث ۱۲۷۹)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَائَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

Marfat.com

الشَّيْطٰنَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِیْ يَدِیْ مَعَ يَدِهَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی ہم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانے کے دسترخوان پر موجود ہوتے تھے۔ہم اس وقت تک کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے۔ جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا شروع نہ کرتے تھے۔ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ کھانے کے دسترخوان پر موجود تھے۔ایک بچی بھاگتی ہوئی آئی۔جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہو۔ اس نے اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی تیزی سے آیا۔جیسے اس کے پیچھے کوئی لگا ہوا ہو۔اس نے اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھایا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے شیطان بھی اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ یہ بچی شیطان کو اس کھانے میں شریک کرنے کیلئے آئی تھی تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر یہ دیہاتی شیطان کو کھانے میں شریک کرنے کیلئے آیا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اس بچی کے ہاتھ کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۵۱۴۳)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِیْ يَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِی الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوْرِيَّةٌ وَّهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِیْ قَدِمَ عَلَيْهِ فِی الْفَتْحِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے مجھے ہدایت کی' اے انس! اس بچے کا خیال رکھنا یہ کوئی چیز نہ کھائے۔

Marfat.com

یہاں تک کہ کل صبح تم اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جانا تا کہ آپ اسے گھٹی دیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگلے دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک باغ میں موجود تھے آپ نے ''حویتیہ'' کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ ان جانوروں کی پشت کو داغ رہے تھے جو فتح مکہ میں مال غنیمت کے طور پر آپ کو حاصل ہوئے تھے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس والزینۃ حدیث ۵۴۳۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ زَیْنَبَ کَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِیْلَ تُزَکِّی نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِهٰؤُلَاءِ دُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام پہلے ''برہ'' تھا کہا گیا کہ آپ نیکوکاری کا دعویٰ کرتی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا زینب رکھ دیا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۴۹۰)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّیْتُ ابْنَتِیْ بَرَّةَ فَقَالَتْ لِیْ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ هٰذَا الْاِسْمِ وَسُمِّیْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْکُمْ فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّیْهَا قَالَ سَمُّوْهَا زَیْنَبَ

محمد بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام ''برہ'' رکھا تھا تو سیّدہ زینب بنت ابو مسلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: نبی اکرم ﷺ نے یہ نام رکھنے سے منع کیا ہے۔ میرا نام پہلے برہ رکھا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکوکاری کا دعویٰ نہ کرو۔ کیونکہ تم میں سے کون نیکوکار ہے؟ یہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ تو آپ نے فرمایا: تم اس کا نام زینب رکھو۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۴۹۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

عَشْرَ سِنِيْنَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ اُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دس برس نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی' اللہ کی قسم! آپ نے مجھے کبھی بھی ''اُف'' تک نہیں کہا اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں مجھے یہ کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ یا اس طرح کیوں نہیں کیا؟

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۸۹۰)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَّهٗ فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو نبی اکرم ﷺ سے زیادہ' اپنے گھر والوں کیلئے رحم دل نہیں دیکھا آپ کے صاحبزادے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اپنے رضاعی ماں باپ کے ہاں رہ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ اس گھر میں تشریف لے جایا کرتے تھے آپ کے ساتھ ہم بھی چلے جایا کرتے تھے۔ آپ اس گھر میں داخل ہوتے تو وہ گھر دھوئیں سے بھرا ہوا ہوتا کیونکہ اس خاتون کا شوہر لوہار تھا نبی اکرم ﷺ اس صاحبزادے کو پکڑتے اسے بوسہ دیتے اور واپس تشریف لے آتے۔ راوی کہتے ہیں جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا ہے۔ وہ دودھ پینے کی عمر میں ہی فوت گیا۔ جنت میں دو خواتین اس کی دودھ پینے کی عمر مکمل ہونے تک اسے دودھ پلائیں گی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۰۴)

Marfat.com

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا لٰكِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِّنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے دریافت کیا' کیا آپ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔آپ نے جواب دیا: ہاں! انہوں نے عرض کی' اللہ کی قسم! ہم تو بوسہ نہیں دیتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کرسکتا ہوں (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۰۵)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّىْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّىْ قَالَ فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ' سب سے پہلی نماز ادا کی پھر آپ اپنے گھر کی طرف چل پڑے تو میں بھی آپ کے ہمراہ چل دیا سامنے سے کچھ بچے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک کے دونوں گالوں پر ایک' ایک کر کے ہاتھ پھیرا' مجھے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس ہوئی جیسے آپ نے اسے کسی ''عطار'' کے ڈبے میں سے نکالا ہے۔
(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۲۹)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِىْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهٗ قَالَ فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَآءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ

Marfat.com

بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَمْنَعُوْهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّهِيَ مَعَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا اَبُوْ طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ اِذَا خَرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهٗ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰى قَالَ تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِيْ كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ يَا اَنَسُ لَا يُرْضِعُهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهٗ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفْتُهٗ وَمَعَهٗ مِيْسَمٌ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ لَعَلَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَجْوَةٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَاكَهَا فِيْ فِيْهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِيْ فِيْ الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا اِلٰى حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں پیدا ہونے والا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر

Marfat.com

والوں کو ہدایت کی کہ اس بچے کی وفات کے بارے میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ بتانا۔ میں خود انہیں بتاؤں گی۔ جب ابوطلحہ گھر آئے تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں رات کا کھانا پیش کیا۔ وہ کھا پی کر فارغ ہو گئے تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے معمول کی بہ نسبت زیادہ سنگھار کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ صحبت کی۔ جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ وہ سیر ہو چکے ہیں اور صحبت بھی کر چکے ہیں تو وہ بولی' اے ابوطلحہ! آپ کے خیال میں اگر کوئی کسی کو عاریتاً کوئی چیز دے تو کیا وہ اس سے اس چیز کی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے؟ اور کیا وہ دوسرا شخص اسے انکار کر سکتا ہے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا' آپ اپنے بیٹے کے بارے میں یہی تصور کر سکتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: تم نے مجھے پہلے نہیں بتایا یہاں تک کہ میں نے صحبت بھی کر لی اور پھر تم نے مجھے میرے بیٹے کے بارے میں بتایا۔ وہ اٹھے! اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ سارا ماجرا سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ گزشتہ رات میں تم دونوں کو برکت عطا کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔ نبی اکرم اس وقت سفر میں تھے تو سیّدہ ام سلیم بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ جب کسی سفر سے مدینہ منورہ آتے تھے تو رات کے وقت شہر میں داخل نہیں ہوتے تھے یہ حضرات مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردِ زہ شروع ہو گیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس ٹھہر گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے چلے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے تھے اے میرے پروردگار! تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ تیرے رسول جب (مدینہ منورہ سے) باہر نکلیں تو میں بھی ان کے ساتھ نکلوں اور جب وہ واپس آئیں تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آؤں لیکن میں جس وجہ سے رکنے پر مجبور ہوا ہوں تو اس سے واقف ہے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اب مجھے پہلے کی طرح تکلیف نہیں ہے۔

Marfat.com

چلئے! پھر ہم چل پڑے جب یہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دوبارہ دردزہ شروع ہوا اور ان کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میری والدہ نے مجھے ہدایت کی' اے انس! اس بچے کو کوئی دودھ نہیں پلائے گا۔ اسے تم کل صبح نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جانا۔ اگلے دن میں اس بچے کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت ایک داغنے کا آلہ پکڑا ہوا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا' شاید ام سلیم کے ہاں بچے کی پیدائش ہوگئی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے وہ آلہ ایک طرف رکھا۔ میں اس بچے کو لے کر آگے ہوا اور اسے آپ کی گود میں ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی ''عجوہ'' کھجور منگوائی۔ اسے اپنے منہ میں رکھ کر چبایا جب وہ گھل گئی تو آپ نے اسے اس بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ بچے نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ذرا دیکھو! انصار کھجور سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۱۹۸)

عَنْ اَنَسٌ قَالَ جَآئَتْ بِیْ اُمِّی اُمُّ اَنَسٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَزَّرَتْنِیْ بِنِصْفِ خِمَارِھَا وَرَدَّتْنِیْ بِنِصْفِہٖ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا اُنَیْسٌ ابْنِیْ اَتَیْتُکَ بِہٖ یَخْدُمُکَ فَادْعُ اللّٰہَ لَہٗ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰہِ اِنَّ مَالِیْ لَکَثِیْرٌ وَّاِنَّ وَلَدِیْ وَوَلَدَ وَلَدِیْ لَیَتَعَادُّوْنَ عَلٰی نَحْوِ الْمِائَۃِ الْیَوْمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ ام انس مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے اپنی ایک اوڑھنی پھاڑ کر نصف حصے کا مجھے تہبند بنا دیا تھا اور نصف حصہ اوپر اوڑھنے کیلئے دیا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ ننھا انس میرا بیٹا ہے۔ میں اسے آپ کے پاس لائی ہوں تا کہ یہ

Marfat.com

آپ کی خدمت کرے۔ آپ اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی' اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا کر! حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور آج (جب میں یہ حدیث بیان کر رہا ہوں) میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ ہے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۲۵۲)

عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهٗ فَقَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ فَدَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہماری گلی سے گزر رہے تھے۔ میری والدہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کی آواز سنی تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ننھے انس کیلئے دعا فرمائیں تو نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے تین مرتبہ دعا کی جن میں سے دو مرتبہ کا اثر میں نے دنیا میں دیکھ لیا ہے اور تیسری مرتبہ کی دعا کے اثر کے بارے میں مجھے امید ہے کہ میں اسے آخرت میں دیکھوں گا۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۶۲۵۳)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: اَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سِرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ، فَقَامَ يُصَلِّي، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ اُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ، وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا، ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا، ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا لَا تَسْقُطُ، ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ، حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ، حَتّٰى قَامَ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا، حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ، قَالَ:

Marfat.com

وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِيْ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهٖ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ اتَّزِرَ بِهَا فَلَمَّا فَرَغَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا جَابِرُ، قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حِقْوِكَ

عبادہ بن ولید سے روایت ہے کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے بتایا: ایک غزوہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ میرے جسم پر ایک چادر تھی میں نے اسے مخالف سمت میں لپیٹنے کی کوشش کی لیکن وہ چھوٹی تھی۔ وہ اس طرح پوری نہیں آسکی۔ اس کی جھالریں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے انہیں الٹا کیا اور پھر اس کے دونوں پلوؤں کو مخالف سمت میں ڈال لیا۔ پھر میں نے گردن کو ذرا جھکا لیا تا کہ وہ چادر گرے نہیں۔ پھر میں آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آکر کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھما کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پھر صخر کے صاحبزادے آئے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کا ہاتھ پکڑا اور ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران میرا جائزہ لیتے رہے' لیکن مجھے اندازہ نہیں ہو سکا پھر آپ نے مجھے اشارہ کیا کہ میں اس چادر کو تہبند کے طور پر باندھ لوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کپڑا کھلا ہو' تو تم اسے مخالف سمت میں ڈال لو' جب وہ تنگ ہو' تو اسے کمر پر باندھ لو یعنی تہبند باندھ لو۔ (سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۶۳۴)

عَنْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ، ثُمَّ

Marfat.com

صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا صَلَاةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى: لَا اَحْسَبُهُ اِلَّا قَالَ: صَلَاةُ اُمَّتِي

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لئے اقامت کہلوائی۔ آپ نے پہلے مردوں کی صفیں بنوائیں۔ پھر بچوں کی اور پھر ان لوگوں کو نماز پڑھائی اس کے بعد راوی نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کا ذکر کیا' جس میں یہ بات بیان کی ہے۔ ''اس طرح نماز ہوگی'' عبدالاعلیٰ نامی راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میری اُمت کی''۔

(سنن ابوداؤد جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث ۶۷۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَرَدِيفُهُ اُسَامَةُ، وَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِاِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا عَادِيَةً حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا، زَادَ وَهْبٌ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِاِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا حَتّٰى اَتٰى مِنًى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے' تو آپ ﷺ آرام سے چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! آرام سے چلو کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز چلانا نیکی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کسی سواری کو نہیں دیکھا کہ وہ تیز رفتاری سے چل رہی ہو یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے یہاں وہب نامی راوی نے زائد الفاظ نقل کئے ہیں: پھر آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا: اے لوگو! گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز چلانا نیکی نہیں ہے تم لوگ آرام سے چلو۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کسی سواری کو نہیں دیکھا کہ وہ تیز چل رہی ہو۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ منیٰ تشریف لے آئے۔

(سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث ۱۹۲۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، اَهْدَاهَا لَهُ، فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، قَالَتْ: فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ مُعْرِضًا عَنْهُ اَوْ بِبَعْضِ اَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا اُمَامَةَ ابْنَةَ اَبِي الْعَاصِ، ابْنَةَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ، فَقَالَ: تَحَلَّيْ بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نجاشی کے ہاں سے کچھ زیورات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے گئے، جو اس نے آپ ﷺ کو تحفے کے طور پر بھجوائے تھے ان میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی، جس کا نگینہ حبشی تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے، اسے لکڑی کے ذریعے اٹھایا: راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں ایک انگلی کے ذریعے اٹھایا، پھر آپ نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا، جو نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! اسے پہن لو۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الخاتم حدیث ۴۲۳۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزراوقات

حضور ﷺ جب مدینہ طیبہ میں ہجرت کے بعد تشریف لائے تو آپ ﷺ کے گزراوقات میں صبر وقناعت اور شکر کا بہت زیادہ عمل رہا آپ ﷺ کے گزراوقات کے بارے میں احادیث مبارکہ حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَّا رَاْیُكَ فِیْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاْیُكَ فِیْ هٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ هٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا یُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے اس شخص حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمایا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ اشراف لوگوں میں سے ہے۔ بخدا یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح پیغام بھیجے اس کے پیغام کو قبول کر لیا جائے یعنی اس کا نکاح کر دیا جائے اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کر لی جائے۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر ایک دوسرا شخص جمیل بن سراقہ جہنی گزرا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے۔ یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا یہ پیغام قبول نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر یہ کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ اس لیے کہ یہ فقیر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فقیر شخص اس غنی شخص جیسے لوگوں سے زمین بھر جانے سے بہتر ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۶۷)

Marfat.com

عَنْ اَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَجْرِهٖ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ نَمِرَةً فَاِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

ابووائل شقیق بن مسلمہ کہتے کہ ہم نے حضرت خباب بن ارت کی بیمار پرسی کی۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یہاں معیت سے مراد ہجرت کے حکم میں اشتراک ہے) ہجرت کی۔ ہمارا ارادہ صرف رضائے الٰہی اور حصول ثواب تھا۔ تو ہمارا اجر اللہ عزوجل کے ذمہ ہو گیا اور ہم مہاجرین میں سے بعض لوگ گزر گئے یعنی وفات پا گئے انہوں نے غنیمت وغیرہ سے کچھ نہ پایا اس لیے کہ وہ فتوحات سے قبل شہید ہو گئے تھے ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے۔ (عبداللہ بن قمیہہ نے ان کو شہید کیا) انہوں نے صرف ایک چادر چھوڑی ہم ان کو کفن دینے کیلئے سوائے اس چادر کے کچھ نہ پاتے تھے جب ہم اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے رہ جاتے اور جب ہم اس چادر سے ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا رہ جاتا۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کے سر کو ڈھانپنے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ ان کے پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دیں اور ہم مہاجرین میں سے وہ بھی ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۶۸)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ

Marfat.com

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں نے معراج کی رات جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں رہنے والے اکثر فقراء کو دیکھا اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس میں رہنے والی اکثر عورتوں کو دیکھا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۶۹)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمْ یَاْکُلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ حَتّٰی مَاتَ وَمَا اَکَلَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک دستر خواں جو زمیں سے اونچا ہوتا جیسے میز ہے اس پر متکبرین لوگ کھانا کھاتے تھے پر کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ نے پتلی روٹی تناول فرمائی حتیٰ کہ آپ کا وصال مبارک ہوگیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۰)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا فِیْ رَفِّیْ مِنْ شَیْءٍ یَّاْکُلُہٗ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِّیْ فَاَکَلْتُ مِنْہُ حَتّٰی طَالَ عَلَیَّ فَکِلْتُہٗ فَفَنِیَ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی سے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا حالانکہ میرے رف الگنی لکڑی وغیرہ کے دونوں کنارے دیوار میں لگا کر گھر کا سامان اس طرح محفوظ کر دیں جوہری نے کہا یہ دیوار میں طاقچہ کے مشابہ ایک جگہ بنائی جاتی ہے جس میں سامان وغیرہ رکھا جاتا ہے میں کوئی چیز نہ تھی جس کو جگر والا کھائے۔ مگر میرے رف میں کچھ جَو تھے میں اسے کھاتی رہی حتیٰ کہ کافی مدت گزر گئی۔ پھر میں نے ان کا ناپ کیا تو وہ ختم ہوگئے۔ بیع وشراء میں ناپ تول باعث برکت ہے اور انفاق میں ناپ تول باعث بے برکتی ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۱)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ کَانَ یَقُوْلُ اَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنْ کُنْتُ لَاَعْتَمِدُ

Marfat.com

بِكَبِدِیْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِیْ عُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ فَمَرَّ فَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِیْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَعَرَفَ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَمَا فِیْ وَجْهِیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰی فَتَبِعْتُهٗ فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لِیْ فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوْا اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ قَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ اِلٰی اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِیْ قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْیَافُ الْاِسْلَامِ لَا یَاْوُوْنَ اِلٰی اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَّلَا عَلٰی اَحَدٍ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَیْهِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا وَّاِذَا اَتَتْهُ هَدِیَّةٌ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِیْهَا فَسَاَنِیْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِیْ اَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ اَحَقُّ اَنَا اَنْ اُصِیْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰی بِهَا فَاِذَا جَآءَ اَمَرَنِیْ فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِیْهِمْ وَمَا عَسٰی اَنْ یَّبْلُغَنِیْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ یَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَیْتِ قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِیَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی یَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَیَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِیْتُ اَنَا وَاَنْتَ قُلْتَ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُّ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا قَالَ فَاَرِنِیْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں میں بسا اوقات بھوک کی وجہ سے پیٹ زمیں سے چپکا دیتا تھا یا یہ بیہوش ہو کر زمیں پر گرنے سے کنایہ ہے اور بسا اوقات میں بھوک کے باعث اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس راستہ پر بیٹھ گیا جس راستہ سے وہ اپنے گھروں سے مسجد کی طرف جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن معظم کی ایک آیت کے متعلق دریافت کیا اور میں نے ان سے سوال صرف اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں گے۔ وہ گزر گئے اور انہوں نے مجھے کھانا کھلانے یا اپنے پیچھے آنے کیلئے نہ کہا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے قرآن پاک کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا اور میں نے ان سے سوال صرف اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں گے۔ وہ بھی میرے پاس سے گزر گئے اور انہوں نے بھی ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جب آپ نے مجھے دیکھا تو تبسم فرمایا اور میرے دل میں جو تھا اور جو میرے چہرے میں تھا پہچان گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں آپ نے فرمایا میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ آپ آگے گزر گئے اور میں آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپ گھر میں داخل ہو گئے اور میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو مجھے اندر آنے کی اجازت دی گئی۔ اندر تشریف لے جا کر آپ نے اپنے گھر میں ایک پیالہ دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے۔ گھر والوں نے کہا یہ دودھ کا پیالہ آپ کیلئے فلاں یا فلاں نے بطور ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے

Marfat.com

فرمایا اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے۔ ان کے اہل وعیال نہ تھے اور نہ مال تھا اور نہ ہی ان کا کوئی ٹھکانا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ وہ صدقہ اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے کچھ نہ لیتے۔ اور جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو آپ ان کی طرف پیغام بھیجتے تا کہ وہ آپ کے ہاں حاضر ہوں آپ بھی اس میں سے کچھ لیتے اور اہل صفہ کو بھی اس میں شامل فرما لیتے۔ اہل صفہ کا بلانا مجھے پسند نہیں آیا میں نے دل میں کہا کہ یہ ایک پیالہ دودھ اصحاب صفہ میں کیا چیز ہے۔ میں اس کا زیادہ حق دار ہوں کہ سارا دودھ پی جاؤں جس سے مجھے تقویت ہو۔ جب اہل صفہ آئیں گے تو مجھے حضور حکم دیں گے کہ میں انہیں دوں مجھے امید نہیں کہ مجھے اس دودھ سے کچھ ملے لیکن اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ میں ان کے پاس گیا اور ان کو بلایا وہ آ گئے اور اجازت طلب کی۔ ان کو اندر آنے کی اجازت دی گئی۔ اندر آ کر وہ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا دودھ کا پیالہ پکڑو اور ان کو دو۔ میں نے دودھ کا پیالہ پکڑا میں ایک آدمی کو دیتا وہ پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ مجھے دودھ کا پیالہ واپس کر دیتا اور میں وہ پیالہ دوسرے آدمی کو دیتا وہ پیتا حتیٰ کہ وہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ حتیٰ کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا۔ حالانکہ اصحاب صفہ سب سیر ہو چکے تھے۔ آنحضرت نے وہ دودھ کا پیالہ اپنے دست اقدس پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلام حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا۔ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! بیٹھ جاؤ اور دودھ پیو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا آپ نے فرمایا اور پیو تو میں نے اور دودھ پیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے متواتر یہی فرماتے رہے اور دودھ پیو۔ حتیٰ کہ

Marfat.com

میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اب اس کی کوئی گنجائش نہیں پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ میں نے دودھ کا پیالہ آپکے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے اللہ عزوجل کی حمد وثنا کی کہ اللہ عزوجل نے اس تھوڑے سے دودھ میں کتنی برکت فرمائی کہ سب لوگ پی گئے اور پھر بھی بچ رہا اور اللہ عزوجل کا نام لیا یعنی بسم اللہ پڑھی اور باقی ماندہ سارا دودھ نوش فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۲)

عَنْ قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَّقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَاِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَى الْاِسْلَامِ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ سَعْيِیْ

قیس بن ابوحازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو کہتے ہوئے سنا کہ میں عرب کا وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم جنگ کرتے تھے۔ اور ہمارے پاس سوائے جنگل میں کانٹے دار درختوں کے پھل اور کیکر کے درخت کے پھل کے ابوعبید وغیرہ نے کہا یہ جنگلی درختوں کی دو قسمیں ہیں کھانے کیلئے کچھ بھی نہ تھا اور ہم میں سے ہر ایک جیسا کہ بکریاں مینگنیاں کرتی ہیں اس طرح فضلہ کرتا تھا (بوجہ خشک اور سخت ہونے کے) وہ فضلہ ایک دوسرے سے ملا ہوا نہ ہوتا تھا۔ پھر بھی قبیلہ بنو اسد احکام اسلام پر مجھے ملامت کرتے ہیں تو اس وقت میں خسارے میں ہوں اور میری کوشش رائیگاں گئی۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۳)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

Marfat.com

منورہ میں آئے ہیں مسلسل تین دن گیہوں کی روٹی سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۴)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَكَلَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْلَتَيْنِ فِیْ يَوْمٍ اِلَّا اِحْدَاهُمَا تَمْرٌ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد ﷺ نے ایک دن میں دو کھانے نہیں کھائے مگر ان میں سے ایک کھانا کھجوریں ہوتی تھیں۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۵)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ وَّحَشْوُهٗ مِنْ لِيْفٍ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر مبارک چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۶)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَاْتِیْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّخَبَّازُهٗ قَآئِمٌ وَّقَالَ كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِيْفًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰی شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ

قتادہ بن دعامہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور ان کا باورچی ان کے پاس کھڑا ہوا ہوتا۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھانا کھاؤ۔ مجھے معلوم نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نہایت ہی پتلی روٹی دیکھی ہو حتیٰ کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل سے جا ملے۔ اور نہ ہی آپ نے اپنی آنکھوں سے کبھی بھونی ہوئی بکری دیکھی۔ سمیط اس مذبوح بکری کو کہتے ہیں جس کے گرم پانی سے بال اتار دیئے گئے ہوں کیونکہ متکبرین کا کھانا ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۷)

Marfat.com

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ یَاْتِیْ عَلَیْنَا الشَّھْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْہِ نَارًا اِنَّمَا ھُوَ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنْ نُؤْتٰی بِاللُّحَیْمِ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم پر مہینہ بھر گزر جاتا ہم گھر میں آگ نہیں جلاتے تھے۔ صرف کھجوریں اور پانی ہی ہمارا کھانا ہوتا۔ ہاں کبھی کبھی تھوڑا سا گوشت دیا جاتا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۸)

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّھَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ اُخْتِیْ اِنْ کُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَی الْھِلَالِ ثَلَاثَةَ اَھِلَّةٍ فِیْ شَھْرَیْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِیْ اَبْیَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا کَانَ یُعِیْشُکُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنَّہٗ قَدْ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِیْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ کَانَ لَھُمْ مَنَائِحُ وَکَانُوْا یَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبْیَاتِھِمْ فَیَسْقِیْنَاہُ

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے عروہ سے کہا۔ اے میری بہن کے بیٹے یعنی بھانجے ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھتے تھے۔ تیسرے چاند سے مراد تیسرے مہینے کا چاند ہے جو دو ماہ پورے ہونے کے وقت دیکھتے تھے حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ عروہ بن زبیر نے کہا تمہاری گزر اوقات کیسی ہوتی تھی۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا دو سیاہ چیزوں کھجوریں اور پانی سے لیکن شان یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی انصار تھے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے وہ اپنے گھروں سے دودھ لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دودھ پلاتے تھے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۷۹)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی روزی عطا فرما جو ان کو اس دن کیلئے کفایت کرے۔ یا ہمیشہ اتنی روزی ملتی رہے جو گزارہ کے لائق ہو اور لوگوں سے مستغنی کر دے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الرقاق حدیث ۱۳۸۰)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ، جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جزیہ کی وصولی کے لئے بحرین بھیجا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا بحرین والوں سے مصالحت کر لی تھی اور حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، بحرین سے مال و اسباب لے کر آئے انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو

Marfat.com

وہ فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ انہیں دیکھ کر مسکرائے۔ پھر آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تمہیں پتا چل گیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کی' جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری قبول کرو اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں فقر کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ دُنیا تمہارے لئے بھی اسی طرح کشادہ ہو جائے گی۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لئے ہوئی تھی اور تم بھی اس میں اسی طرح مشغول ہو جاؤ گے۔ جیسے وہ ہو گئے تھے اور وہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاکت کا شکار کر دے گی۔ جیسے انہیں ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الزہد حدیث ۷۲۹۲)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد آپ کے وصال تک آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کے گندم کھانا نہیں کھائی۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب الزہد حدیث ۷۴۱۰)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ فَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِمَالِيْ اَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دو بنے ہوئے

Marfat.com

موٹے قطری کپڑے تھے جب آپ انہیں پہن کر تشریف فرما ہوتے تو آپ کو پسینہ آ جاتا یہ بات آپ کو بہت ناگوار گزری تھی ایک مرتبہ شام سے فلاں یہودی شخص کا کپڑا آیا میں نے کہا: اگر آپ اسے پیغام بھیج کر اس سے دو کپڑے خرید لیں جو مخصوص مدت کی ادائیگی تک ادھار ہوں گے تو یہ مناسب ہوگا نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو پیغام بھجوایا تو وہ بولا: مجھے پتہ ہے جو وہ چاہتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں: میرے مال اور میرے درہم پر قبضہ کر لیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے وہ یہ جانتا ہے: میں ان سب کے مقابلے میں زیادہ پرہیز گار ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب البیوع حدیث ۱۱۳۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَخَذَهُ لِاَهْلِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ بیس صاع اناج کے عوض میں رہن رکھی ہوئی تھی جو اناج آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے لیا تھا۔ (جامع ترمذی جلد اول کتاب الزہد حدیث ۱۱۳۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک جو کی بنی ہوئی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۰)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک گیہوں کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ اس

Marfat.com

دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۱)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ یَقُوْلُ مَا کَانَ یَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِیْرِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے لئے جو کی روٹی کبھی بھی ضرورت سے زیادہ نہیں ہوئی۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبِیْتُ اللَّیَالِیَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِیًا وَّاَهْلُهٗ لَا یَجِدُوْنَ عَشَاءً وَّکَانَ اَکْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِیْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے کئی کئی راتوں تک مسلسل بھوکے رہتے تھے کیونکہ آپ کے گھر والوں کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ ویسے بھی عام طور پر ان کی خوراک جو کی بنی ہوئی روٹی ہوتی تھی۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ ''اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو ان کی خوراک جتنا رزق عطا کر''

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۴)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۵)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ

Marfat.com

وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی میز پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ نے کبھی نرم چپاتی کھائی ہے۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۶)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَثْرِيْهِ فَنَعْجِنُهٗ

حضرت سہل بن سعد کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے کبھی میدے کی روٹی کھائی ہے تو حضرت سہل نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔ ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں آپ کے پاس چھانی نہیں ہوتی تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس چھانی نہیں ہوتی تھی ان سے دریافت کیا گیا: پھر آپ جو کا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اس پر پھونک مارتے تھے جو چیز اڑنی ہوتی تھی وہ اڑ جاتی تھی پھر ہم اس میں پانی ڈال کر اسے گوندھ لیتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۸۷)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ لَّا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهٖ

Marfat.com

وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ
الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ
وَجَدْتُّ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِى الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِىِّ
وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا
لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ
اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَّزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا
ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ قَالَ
تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِىْ تُسْاَلُوْنَ
عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَّرُطَبٌ طَيِّبٌ وَّمَآءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ
لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ
قَالَ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْىٌ فَاْتِنَا فَاُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِىُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِىْ فَقَالَ النَّبِىُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّىْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّىْ
وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِىُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تَعْتِقَهٗ قَالَ فَهُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَّلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ

Marfat.com

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَأْلُوْهُ خَبَالًا وَّمَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس میں عام طور پر آپ تشریف نہیں لاتے تھے اور ان اوقات میں کوئی آپ سے ملاقات بھی نہیں کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آپ سے ملاقات ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تم کس وجہ سے گھر سے باہر ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اللہ کے رسول سے ملاقات کے لئے اور ان کی زیارت کے لئے اور انہیں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کچھ دیر بعد حضرت عمر بھی آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عمر تم کس وجہ سے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بھوک کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی بھوک محسوس ہو رہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر یہ حضرات، حضرت ابوہیثم بن تہان انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ ان صاحب کے کھجوروں کے باغات تھے اور بکریاں بھی تھیں تاہم ان کا کوئی خادم نہیں تھا۔ ان حضرات نے ان صاحب کو گھر نہیں پایا تھا ان کی اہلیہ سے دریافت کیا: تمہارے میاں کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ آ گئے۔ انہوں نے ایک مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ انہوں نے اس مشکیزے کو رکھا اور آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گلے ملے اور اپنے ماں باپ کو ان پر فدا کرنے لگے پھر وہ ان حضرات کو لے کر اپنے باغ میں گئے۔ ان کے لئے چٹائی بچھائی۔ پھر وہ ایک کھجور کے درخت کی طرف بڑھے اور وہاں سے کھجور کا ایک خوشہ لا کر آپ کے آگے رکھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس میں سے چن کر تازہ کھجوریں کیوں نہیں لیں۔ انہوں نے عرض کی: میں اس وجہ سے تازہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں وہ کھالیں۔

Marfat.com

ان حضرات نے کھجوریں کھائیں میٹھا پانی پیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں میں شامل ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائے گا۔ ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں، ٹھنڈا پانی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوالہیثم چلے گئے تا کہ ان حضرات کے لئے کھانا تیار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے لئے دودھ دینے والی کوئی بکری ذبح نہ کرنا پھر حضرت ابوالہیثم نے ان حضرات کے لئے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور اسے تیار کر کے ان کے پاس لائے تو ان حضرات نے اسے کھا لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے۔ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں گے تو تم ہمارے پاس آنا پھر کچھ عرصے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دو قیدی پیش کئے گئے۔ ان کے ساتھ کوئی تیسرا قیدی نہیں تھا تو حضرت ابوالہیثم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ میرے لئے جسے چاہیں اختیار کر لیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہوتا ہے تم اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالہیثم اپنی اہلیہ کے پاس گئے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بارے میں بتایا تو ان کی اہلیہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی ہے تم اس وقت تک اس پر حقیقی طور پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے جب تک اسے آزاد نہ کر دو تو حضرت ابوالہیثم نے فرمایا: یہ آزاد ہے۔

بعد میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی یا جس بھی شخص

Marfat.com

کو بھیجا اس کے ساتھ دو طرح کے راز دار ہوتے ہیں۔ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور دوسرا اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے تو جس شخص کو برے راز دار سے بچالیا گیا اسے خرابی سے بچالیا گیا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۹۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَا لِيْ وَمَا لِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے جب آپ اٹھے تو اس کا نشان آپ کے پہلو پر موجود تھا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے کوئی بچھونا استعمال کرلیں تو مناسب ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ میں دنیا میں صرف ایک سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سائے میں آتا ہے اور پھر آگے بڑھ جاتا ہے اور اسے وہی چھوڑ جاتا ہے۔(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۹۹)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَّا نُوْقِدُ فِيْهِ بِنَارٍ مَّا هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ نَلْبَثُ شَهْرًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے' ہمیں مہینہ گزر جاتا تھا' ہمارے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی وہاں صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔(ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۴۴)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يَاْتِيْ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ مَا يُرٰى فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِهِ الدُّخَانُ قُلْتُ فَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ

Marfat.com

قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ جِيرَانُ صِدْقٍ وَّكَانَتْ لَهُمْ رَبَائِبُ فَكَانُوْا يَبْعَثُوْنَ اِلَيْهِ اَلْبَانَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّكَانُوْا تِسْعَةَ اَبْيَاتٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ پر کوئی مہینہ ایسا بھی آتا تھا کہ آپ کے کسی ایک گھر میں بھی دھواں نظر نہیں آتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کھایا کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: دو سیاہ چیزیں کھجور اور پانی' البتہ ہمارے کچھ انصاری پڑوسی تھے۔ وہ بڑے مخلص پڑوسی تھے۔ ان کی کچھ بکریاں تھیں وہ ان کا دودھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹ گھر تھے۔ (ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۴۵)

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِىْ فِى الْيَوْمِ مِنَ الْجُوْعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک دفعہ بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا پیٹ ساتھ چپکا ہوا تھا آپ کو اتنی کھجوریں بھی نہیں ملی تھیں کہ جن کے ذریعے آپ اپنا پیٹ بھر لیتے۔

(ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۴۶)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِرَارًا وَّالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَصْبَحَ عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبٍّ وَّلَا صَاعُ تَمْرٍ وَّاِنَّ لَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے! آج محمد کے گھر والوں کے پاس ایک صاع اناج بھی نہیں تھا اور ان کے پاس

Marfat.com

ایک صاع کھجوریں بھی نہیں تھیں۔راوی بیان کرتے ہیں'اس وقت نبی اکرم ﷺ کی ۱۹ازواج تھیں۔(ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۴۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصْبَحَ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا مُدٌّ مِّنْ طَعَامٍ اَوْ مَا اَصْبَحَ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِّنْ طَعَامٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آج صبح ''آلِ محمد'' کے پاس صرف اناج کا ایک ''مد'' تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) صبح کے وقت ''آلِ محمد'' کے پاس اناج کا ایک ''مد'' بھی نہیں تھا۔

(ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۴۸)

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَّا نَقْدِرُ اَوْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى طَعَامٍ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم پر تین راتیں ایسی گزری تھیں کہ ہمیں کوئی کھانا نہیں ملا۔

(ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۴۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ فَاَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دَخَلَ بَطْنِیْ طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا کھانا پیش کیا گیا جب آپ نے اسے کھالیا اور کھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' جس نے اتنے عرصے کے بعد میرے پیٹ میں بھنا ہوا کھانا داخل کیا ہے۔

(ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۵۰)

Marfat.com

حضور ﷺ کی شان رحم وکرم

حضور ﷺ کی ذات اقدس سراپا رحم تھی۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے اپنے محبوب کو سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے اس لیے پروردگار عالم نے آپ کو ایسا جذبہ رحم عطا فرمایا تھا جو کسی کو نہیں ملا۔ آپ کی طبیعت میں دوست دشمن، بچے بوڑھے، مرد ،عورت، آزاد، غلام، انسان اور حیوان، مسلم اور غیر مسلم گویا ہر ایک کے لیے یکساں رحم موجود رہا۔ آپ ہمیشہ ملنے والے سے شفقت ہی سے پیش آتے۔ اس کے متعلق احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَيَّ ظَهْرَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ

عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال شریف سے قبل سنا اور انہوں نے آپ سے کان لگائے ہوئے اور آپ ان سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ آپ فرما رہے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق الاعلیٰ سے لاحق کر۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۷۴)

حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ فَقَالُوْا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِيْ اُسَامَةَ وَاِنَّهٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ

موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر مقرر فرمایا اور لوگوں نے ان کی امارت میں چہ مگوئیاں کیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم

Marfat.com

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے متعلق چہ مگوئیاں کرتے ہو اور وہ مجھے سب لوگوں سے محبوب ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۹۴)

اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا حالانکہ اقرع بن حابس تمیمی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع بن حابس نے کہا۔ میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا جو کسی پر مہربانی نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۳)

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ جُزْئًا وَّاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْئًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا اللہ عزوجل نے رحمت کے سو حصے کیے اور اس نے اپنے پاس ننانوے حصے روک لیے ہیں اور زمین میں ایک حصہ اتارا ہے۔ اس ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ حتیٰ کہ گھوڑا اپنے کھروں کو اپنے بچے سے اس خوف سے اٹھا لیتا ہے کہ اس کو تکلیف نہ پہنچے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۶)

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى

Marfat.com

ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑتے اور مجھے اپنی ران شریف پر بٹھاتے۔ اور اپنی دوسری ران شریف پر حضرت حسن بن علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو بٹھاتے۔ پھر دونوں کو باہم ملاتے پھر فرماتے۔ اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۳۹)

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ وَّهُوَ فِی الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُّرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ ایک اعرابی ذوالخویصرہ بعض کے نزدیک اقرع بن حابس حالانکہ وہ بھی نماز میں تھا نے کہا اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما۔ اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ فرما۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا آپ نے اعرابی سے فرمایا تو نے فراخ کو تنگ کر دیا ہے یعنی جو عام ہے اس کو تو نے خاص کر دیا نبی اکرم ﷺ کی مراد اللہ عزوجل کی رحمت تھی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۴۷)

سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى

نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مومنوں کو اخوت اسلام کے سبب باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے۔ آپس میں باہم

Marfat.com

محبت کرنے اور باہم ایک دوسرے پر مہربانی وشفقت کرنے میں مثل جسم دیکھو گے۔ جب ایک عضو تکلیف زدہ ہوتا ہے تو اس کے باقی اعضاء اس کی بیداری اور بے آرامی میں باہم ایک دوسرے کے شریک ہو جاتے ہیں۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۴۸)

قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

جریر بن عبداللہ بجلی کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مخلوق پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۵۰)

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت جرید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرے گا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الفضائل حدیث ۵۹۰۸)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رحم یعنی رشتہ داری عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی یہ دعا کرتی ہے جو مجھے برقرار رکھے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں لے جائے اور جو مجھے ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت سے لاتعلق کر دے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ۶۳۹۴)

عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

Marfat.com

محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں قاطع ختم کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ۶۳۹۵)

اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ

محمد بن جبیر اپنے والد جبیر بن مطعم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ۶۳۹۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ اَوْ يُنْسَاَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس بات کا خواہشمند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ۶۳۹۸)

اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب البر والصلہ حدیث ۶۳۹۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ مَلِكَ الرُّوْمِ، اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقَةً مِنْ سُنْدُسٍ، فَلَبِسَهَا، فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلٰى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا، ثُمَّ جَاءَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ: اِنِّی لَمْ اُعْطِکَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ: فَمَا اَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ: اَرْسِلْ بِهَا اِلٰی اَخِیکَ النَّجَاشِیِّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روم کے بادشاہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریک ریشم کا ایک لباس بھیجا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہن لیا، اس کی لہراتی ہوئی، آستینوں کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھجوادیا انہوں نے بھی اسے پہن لیا، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا، تاکہ تم اسے پہن لو، انہوں نے عرض کی: پھر میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے بھائی نجاشی کو بھجوادو''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۸۷)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: یَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلَ، لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوبِهِنَّ) (النور:۳۱)، شَقَقْنَ اَکْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ: اَکْنَفَ مُرُوطِهِنَّ، فَاخْتَمَرْنَ بِهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہجرت کرنے والی ابتدائی خواتین پر رحم کرے، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''وہ اپنی چادریں اپنے گریبان پر ڈال لیں'' (النور:۳۱) (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۱۰۲)

حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَکِبَ ثُمَّ نَادَی اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِی وَمُحَمَّدًا، وَلَا تُشْرِکْ فِی رَحْمَتِنَا اَحَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ، اَمْ بَعِیْرُهُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰی مَا

Marfat.com

قَالَ؟ قَالُوا: بَلَى

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک دیہاتی آیا اس نے اپنی سواری کو بٹھایا اسے باندھ دیا، پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی، جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا اور اسے کھولا اس پر سوار ہوا اور پھر اس نے پکار کر کہا: اے اللہ! تو مجھ پر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم کر' تو ہم پر کیے جانے والے رحم میں' کسی اور کو شریک نہ کرنا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کیا تم لوگ یہ کہتے ہو کہ یہ زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا؟ جو اس نے کہا ہے، تو لوگوں نے کہا: جی ہاں!

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۸۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: رَاَى رَجُلًا یَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: شَیْطَانٌ یَتْبَعُ شَیْطَانَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتر کے پیچھے جا رہا تھا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''شیطان' شیطانہ کے پیچھے جا رہا ہے'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۴۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، الرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ لَمْ یَقُلْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے: ''رحم کرنے والوں پر' رحمان بھی رحم کرتا ہے، تم اہل زمین پر رحم کرو، وہ ذات تم پر رحم کرے گی، جو آسمان میں ہے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۴۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ، الْمَصْدُوْقَ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُوْلُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے، اس حجرے والی ہستی حضرت ابوالقاسم صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”رحمت صرف بدبخت سے الگ ہوتی (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۴۲)

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: وَعَلَيْكَ وَعَلَى اُمِّكَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ، قَالَ: لَوَدِدْتُ اَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ اُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ، قَالَ: اِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ وَعَلَى اُمِّكَ ثُمَّ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ: فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ عِنْدَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِي عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم لوگ سالم بن عبید کے ساتھ تھے، حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آ گئی، تو اس نے کہا: السلام علیکم، تو سالم نے کہا: تم پر اور تمہاری ماں پر بھی سلامتی ہو، اس کے بعد انہوں نے کہا: شاید تم نے اس بات کا برا مانا ہے جو میں نے تم سے کہی ہے، تو اس شخص نے کہا: میری یہ خواہش تھی کہ آپ میری ماں کا ذکر نہ کرتے، خواہ وہ بھلائی کے ساتھ ہو یا برائی کے ساتھ ہو، تو سالم نے کہا: میں نے یہ بات اسی طرح تمہارے سامنے بیان کی ہے، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی، ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آ گئی، تو اس نے کہا، السلام علیکم، نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر اور تمہاری والدہ پر (بھی سلامتی ہو)، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے، تو اسے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے، اس کے بعد راوی نے حمد کے کچھ الفاظ ذکر کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس چھینکنے والے کے پاس موجود ہو، اسے یہ کہنا چاہیے: ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے'' اور پھر چھینکنے والے شخص کو یہ جواب دینا چاہیے: ''اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے'' (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۳۱)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهَا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

ابو بردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہودی نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں اس امید کے تحت چھینک مار دیا کرتے تھے، کہ آپ ﷺ انہیں یہ فرمائیں گے: ''اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم کرے''، لیکن نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت نصیب کرے اور تمہارے احوال کو ٹھیک کرے''

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۳۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب کوئی شخص اپنے بستر پر آئے، تو اسے اپنے تہبند کے پلو کے ذرا اپنے بستر کو جھاڑ لینا چاہیے، کیونکہ وہ شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز آئی تھی؟ اور پھر اسے

Marfat.com

دائیں پہلو کی جانب لیٹ جانا چاہیے اور یہ پڑھنا چاہیے:" اے میرے پرودگار! تیرے اسم کی برکت سے میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور تیری مدد سے اسے اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری جان کو روک لیا، تو اس پر رحم کرنا اور اگر اس کو چھوڑ دیا، تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا، جس طرح تو اپنے بندوں میں سے، نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے" (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۵۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے:" تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، تو ہر عیب سے پاک ہے، اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کر دے اور جب تو نے مجھے ہدایت دیدی ہے، تو اس کے بعد میرے دل کو گمراہ نہ کرنا اور مجھے اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کرنا، بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے"۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۶۱)

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ: فَرَوْحُ اللّٰهِ تَاْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَاْتِي بِالْعَذَابِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:" ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے" سلمہ نامی راوی نے یہ

Marfat.com

الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہوا ہے، جو رحمت بھی لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لے کر آتی ہے، جب تم اسے دیکھو، تو اسے برا نہ کہو، اس کی بھلائی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۹۷)

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ اشْتَکٰی اَبُو الرَّدَّادِ اللَّیْثِیُّ فَعَادَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ خَیْرُهُمْ وَاَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِیْ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابورداد بیمار ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تو شیخ ابورداد بولے لوگوں میں سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے میرے علم کے مطابق حضرت ابومحمد عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اسے اپنے نام سے مشتق کیا ہے جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر وصلہ حدیث ۱۸۳۰)

حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر اوصلہ حدیث ۱۸۴۵)

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان میں موجودہ تم پر رحم کرے گی رحم، رحمان کی شاخ ہے جو شخص اس کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے جو شخص اس کو کاٹ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر او صلہ حدیث ۱۸۴۷)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِّنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے۔ اس نے اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کی۔ مجھے ساتھ لے کر دارالہجرت تک آئے اور اس نے اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم کرے وہ حق کہتا ہے۔ اگرچہ وہ تلخ ہو اور سچ کہنے کی وجہ سے اب اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ علی پر رحم کرے۔ اے اللہ! وہ جہاں بھی جائے حق کو اس کے ساتھ رکھنا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۶۴۷)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ

Marfat.com

عَذَابٌ اَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى لَهٗ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ لَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام بھی نہیں کرے گا۔ ان کی طرف نظر رحمت بھی نہیں کرے گا۔ ان کا تزکیہ بھی نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا''۔ ایک وہ شخص جو کسی بے آب وگیاہ جگہ پر موجود ہو اور اس کے پاس اضافی پانی موجود ہو' لیکن وہ کسی مسافر کو پانی نہ دے۔ ایک وہ شخص جو عصر کے بعد کسی دوسرے شخص کو اپنا سامان فروخت کرتے ہوئے اللہ کی قسم اٹھا کر یہ کہے کہ اس نے خود یہ سامان اتنی، اتنی قیمت کے عوض لیا تھا اور دوسرا شخص اس کی بات کو سچ سمجھے حالانکہ حقیقت یہ نہ ہو اور ایک وہ شخص جو کسی حکمران کی بیعت کرتا ہے اور صرف دنیاوی فائدے کے حصول کے لیے اس کی بیعت کرتا ہے' اگر وہ حکمران اسے کچھ دے دیتا ہے' تو وہ شخص اس بیعت کو پورا کرتا ہے' اگر وہ اسے کچھ نہیں دیتا تو وہ شخص اس بیعت کو پورا نہیں کرتا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب التجارات حدیث ۲۲۰۷)

عَنْ اَبِى الْيَسَرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُظِلَّهُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا اَوْ لِيَضَعْ لَهٗ

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا خاص سایہ نصیب کرے تو وہ تنگدست شخص کو مہلت دے یا پھر معاف

Marfat.com

کردے۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الصدقات حدیث ۲۴۱۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَیْنَ جَمِیْعِ الْخَلَائِقِ فَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی اَوْلَادِهَا وَاَخَّرَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں' ان میں سے ایک رحمت اس نے اپنی تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کی ہے۔ اس کی وجہ سے یہ لوگ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں' اسی کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ اچھائی کا سلوک کرتے ہیں' اس کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر مہربانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو سنبھال کر رکھا ہے' وہ ان کے ذریعے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۲۹۲)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَجَعَلَ فِی الْاَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰی وَلَدِهَا وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلٰی بَعْضٍ وَّالطَّیْرُ وَاَخَّرَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اَكْمَلَهَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی اور اس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر مہربانی کرتی ہے۔ جانور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور پرندے بھی اور اس نے ننانوے رحمتوں کو قیامت کے دن کے لئے سنبھال کر رکھا

Marfat.com

ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان رحمتوں کو مکمل کر دے گا۔
(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۲۹۳)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادہ زندگی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بالکل سادہ تھی۔ کھانے پینے، چلنے پھرنے میں کسی قسم کا تکلف نہ تھا۔ کھانے میں جو سامنے آتا تناول فرماتے۔ پہننے کو موٹا چھوٹا جو مل جاتا پہن لیتے۔ زمین پر، چٹائی پر، فرش پر جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ آپ کے لیے آٹے کی بھوسی کبھی صاف نہ کی جاتی تھی۔ کرتے کا تکمہ اکثر کھلا رکھتے تھے۔ لباس میں نمائش کو ناپسند فرماتے تھے۔ سامان آرائش سے آپ طبعاً بڑے سادہ تھے۔ غرض ہر چیز میں سادگی اور بے تکلفی پسند خاطر تھی۔ اس کے متعلق احادیث حسب ذیل ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُرْسِهٖ وَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں بلایا اور اس کی عورت سلامہ بنت وھب اس دن لوگوں کی خدمت کر رہی تھی۔ درآنحالیکہ وہ دلہن تھی۔ سہل بن سعد نے کہا تمہیں معلوم ہے اس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن کیا پلایا تھا۔ اس عورت نے رات کو کچھ کھجوریں بھگو رکھی تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے آپ کو وہ پانی پلایا تھا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۶۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَلٰى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ قِيْلَ

Marfat.com

لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے معلوم نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لئے چوڑی پتلی میدہ کی روٹی پکائی گئی ہو۔ اور نہ ہی کبھی آپ نے میز پر کھایا ہے۔ قتادہ سے کہا گیا یعنی یونس بن ابوالفرات قرشی نے کہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس پر کھاتے تھے قتادہ نے کہا وہ سفرہ وہ دسترخواں جو زمین پر بچھایا گیا ہے پر بیٹھ کر کھاتے تھے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۵۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْنِیْ بِصَفِیَّۃَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِہٖ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَیْھَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ اَنَسٍ بَنٰی بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَیْسًا فِیْ نِطَعٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان اس حال میں اقامت فرمائی کہ آپ نے ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی سے خلوت صحیحہ فرمائی۔ اور میں نے مسلمانوں کو آپ کی دعوت ولیمہ دی۔ آپ نے چمڑے کا دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور دسترخوان بچھا دیا گیا اور اس پر کھجوریں، پنیر اور مکھن رکھ دیا گیا۔ عمرو بن ابوعمرو مطلب بن عبداللہ بن منطب کا آزاد کردہ غلام نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خلوت فرمائی پھر کھجور، پنیر اور گھی سے حیس بنا کر دسترخوان پر رکھا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۵۲)

عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّھُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّھْبَاءِ وَھِیَ عَلٰی رَوْحَۃٍ مِّنْ خَیْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاۃُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ یَجِدْہُ اِلَّا سَوِیْقًا فَلَاكَ مِنْہُ فَلُكْنَا مَعَہٗ

Marfat.com

ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰی وَصَلَّیْنَا وَلَمْ یَتَوَضَّاْ

بشیر بن یسار نے سوید بن نعمان سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کو خبر دی کہ وہ مقام صہباء میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے یہ مقام خیبر سے شام تک کی راہ کی مسافت پر ہے۔ نماز کا وقت آ گیا۔ آپ نے کھانا طلب فرمایا سوائے ستو کے اور کھانے کی کوئی چیز نہ پائی۔ آپ نے وہ ستو چبا کر تناول فرمائے اور ہم نے بھی وہی کھائے۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی فرمائی۔ پھر آپ نے نماز مغرب پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۵۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا فَاَسْلَمَ فَکَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا قَلِیْلًا فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَّالْکَافِرَ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جہجاہ غفاری بہت کھاتا تھا۔ وہ مشرف با اسلام ہو گیا۔ اور اسلام لانے کے بعد وہ بہت کم کھاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۶۲)

قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَو بْنَ اُمَیَّةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْتَزُّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ فِیْ یَدِهٖ فَدُعِیَ اِلَی الصَّلَاةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّکِّیْنَ الَّتِیْ یَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ

جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی کہ ان کے والد عمرو بن امیہ نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کے دستِ اقدس میں بکری کا شانہ تھا اور آپ چھری سے کاٹ کر اس کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔ آپ کو نماز کیلئے بلایا گیا آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے

Marfat.com

پھینک دیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی اور دوبارہ وضو نہیں فرمایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۷۱)

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ سَهْلًا هَلْ رَاَیْتُمْ فِیْ زَمَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُوْنَ الشَّعِیْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهٗ

ابوحازم مسلم بن دینار نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی سے دریافت کیا کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میدے کی روٹی دیکھی تھی۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں دیکھی۔ ابوحازم نے کہا میں سہل بن سعد ساعدی سے کہا کیا تم جو کا آٹا پیسنے کے بعد چھانتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ لیکن ہم پیسنے کے بعد اس میں پھونک مارتے تھے تا کہ جو کا چھلکا وغیرہ اڑ جائے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۷۳)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَآءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِیْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِیْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِیْنَةُ عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ التَّلْبِیْنَةُ مُجِمَّةٌ لِّفُؤَادِ الْمَرِیْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ

ام المومنین حضرت عائشہ زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ جب کوئی ان کے رشتہ داروں سے فوت ہو جاتا تو اس میت کیلئے عورتیں جمع ہوتیں۔ پھر وہ چلی جاتیں۔ صرف اس میت کے رشتہ دار اور خاص لوگ رہ جاتے۔ وہ پتھر کی ہنڈی میں تلبینہ پکانے کا حکم دیتیں، اور تلبینہ پکایا جاتا۔ پھر ثرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا پھر وہ ان سے فرماتیں اس سے کھاؤ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تلبینہ مریض کے دل کیلئے راحت وسکون دینے والا ہے اور کچھ غم دور کرتا

Marfat.com

ہے۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۸۰)

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِیْ اَهْلِهٖ قَالَتْ كَانَ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت اسود بن یزید نخعی سے روایت ہے کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں ہوتے تو کیا کرتے تھے۔ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا آپ گھر کے کاموں میں مشغول رہتے۔اور جب نماز کا وقت ہوتا تو اٹھ کر نماز کیلئے چلے جاتے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۹۷۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جب آپ کو کوئی چیز پسند آتی تھی تو آپ اسے کھالیتے تھے اور جب کوئی چیز پسند نہیں آتی تھی تو اُسے نہیں کھاتے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۶۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَهِهٖ سَكَتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو' کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نکالتے ہوئے نہیں دیکھا جب آپ کو کوئی چیز پسند آتی تھی تو آپ اسے کھالیتے تھے اور جب پسند نہیں آتے تھے تو خاموش رہتے تھے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الاشربہ حدیث ۵۲۶۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰى

Marfat.com

حُذَيْفَةُ فَجَآئَهٗ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِىْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّى اُخْبِرُكُمْ اَنِّى قَدْ اَمَرْتُهٗ اَنْ لَّا يَسْقِيَنِىْ فِيْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِىْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ میں ''مدائن'' میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک دہقان چاندی کے برتن میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا اور بولے: میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں نے اسے حکم دیا تھا' کہ مجھے اس یعنی چاندی کے برتن میں پانی نہ پلائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور دیباج اور حریر نہ پہنو کیونکہ یہ دُنیا میں ان کفار کیلئے ہے اور قیامت کے دن' آخرت میں تمہارے لئے ہوں گے۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۲۷۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيْمِىَّ يُقِيْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوْكَ وَيُصِيْبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى رَاَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيْمُ فِى السُّوْقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُوْدِ الْعَرَبِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ وَاَظُنُّهٗ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِى الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ اِلٰى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَّبَعَثَ اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَّاَعْطٰى عَلِىَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ حُلَّةً فَقَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَآئِكَ قَالَ فَجَآءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهٖ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ اِلَىَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ بِالْاَمْسِ فِىْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ فَقَالَ اِنِّى لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّى بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا وَاَمَّا اُسَامَةُ فَرَاحَ فِىْ حُلَّتِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا عَرَفَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ فَاِنَّمَا بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَآئِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو بازار میں ریشمی حلے فروخت کرتے دیکھا۔ وہ ایسا آدمی تھا۔ جو بادشاہوں کے پاس آتا جاتا تھا اور ان سے انعام و اکرام وصول کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عطارد کو بازار میں ریشمی حلے فروخت کرتے دیکھا ہے اگر آپ وہ حلہ خرید لیں اور جب وفود عرب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اس وقت اسے پہن لیں۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا' آپ جمعے کے دن اسے پہن لیا کریں تو یہ مناسب ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا دنیا میں ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو راوی کہتے ہیں اس کے کچھ عرصے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ ریشمی حلے پیش کئے گئے۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک حلہ بھجوایا' ایک حلہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بھجوایا۔ ایک حلہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو بھجوایا اور حکم دیا' اس کی چادریں بنا کر اپنی بیویوں میں تقسیم کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا حلہ اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے یہ بھجوایا ہے جبکہ پہلے آپ نے عطارد کے حلے کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ تمہاری طرف اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہن لو بلکہ میں نے اسے تمہاری طرف اس لئے بھیجا تھا۔ تاکہ تم اسے استعمال میں لاؤ۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ اپنا حلہ پہن کر آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نظر ان کی طرف دیکھا تو انہیں اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی یہ حرکت پسند نہیں آئی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میری

Marfat.com

طرف ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے خود ہی تو یہ مجھے بھجوایا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ تمہیں اس لئے نہیں بھجوایا تھا کہ تم اسے خود پہن لو میں نے یہ تمہیں اس لئے بھجوایا تھا تاکہ تم اسے چیر کر اپنی عورتوں کے لیے اوڑھنیاں بنا لو۔ (مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۲۸۷)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا اِزَارًا غَلِیْظًا مِمَّا یُصْنَعُ بِالْیَمَنِ وَکِسَاءً مِنِ الَّتِیْ یُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِیْ هٰذَیْنِ الثَّوْبَیْنِ

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے موٹے کپڑے کا ایک تہبند نکالا جو یمن کا بنا ہوا تھا اور ایک چادر نکالی جسے "ملبدہ" کہا جاتا تھا راوی کہتے ہیں پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بتایا' نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک انہی دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۲۶)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ یَتَّکِئُ عَلَیْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس تکیے سے نبی اکرم ﷺ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۳۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاِمْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطٰنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: ایک بستر آدمی کیلئے ہوتا ہے۔ ایک اس کی بیوی کیلئے ہوتا ہے۔ تیسرا مہمان کیلئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کیلئے ہوتا ہے۔

Marfat.com

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۳۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْهُمَا جَمِیْعًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص جوتا پہننے لگے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بائیں پاؤں سے اتارے یا تو وہ دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۵۳۷۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وُلِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَبَائَةٍ یَهْنَأُ بَعِیْرًا لَّهٗ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهٗ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِیْ فِیْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِیِّ فَمَجَّهٗ فِیْ فِیْهِ فَجَعَلَ الصَّبِیُّ یَتَلَمَّظُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری پیدا ہوئے تو میں انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ اپنے اونٹ کی مالش کر رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کیں۔ آپ نے اسے منہ میں ڈال کر چبایا اور پھر آپ نے اس بچے کا منہ کھول کر اس بچے کے منہ میں ڈال دیا' وہ بچہ اسے چوسنے لگا تو آپ نے فرمایا: کھجور انصار کو مرغوب ہے' آپ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

(مسلم شریف جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۴۹۵)

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِیْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِیْ هٰذِهِ اِلٰى اَبِیْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ آنِفًا فِیْ صَلَاتِیْ، وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منقش چادر اوڑھ کر نماز ادا کی، نماز کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان نقش ونگار پر پڑی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ اس نے ابھی میرے نماز ادا کرنے کے دوران میری توجہ منتشر کی تھی اور اس کی انجانی سادہ چادر میرے پاس لے آؤ۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۵۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، وَاِنَّ خَيْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ: يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارے سب سے بہترین کپڑے ہیں، اور ان میں ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو، اور تمہارا سب سے بہتر سرمہ اثمد ہے، جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے''۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۴۰۶۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ: مَالِیْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، تو لوگ حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ بیٹھا ہوا دیکھ رہا۔

Marfat.com

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۲۳)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ، قَالَ: جَاءَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِىْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَاَبَى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ

حضرت سعید ابوحسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ایک گواہی کے سلسلہ میں، ہمارے پاس تشریف لائے، تو ایک شخص ان کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، انہوں نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے بھی منع کیا ہے: کہ آدمی اپنا ہاتھ کسی ایسے کپڑے سے پونچھے، جسے اس نے پہنا ہوا نہ ہو"

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۲۷)

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ احْتَبٰى بِيَدِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کے ذریعے احتباء کر لیتے تھے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۴۶)

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ اَبِيْهِمَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُمَا اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَشِعَ

سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اتنی عاجزی وانکساری کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا، تو میں خوف

Marfat.com

سے لرز گئی۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۸۴۷)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، اَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: بَنَاتِي، وَرَاَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِي اَرَى وَسْطَهُنَّ؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: وَمَا هٰذَا الَّذِي عَلَيْهِ؟ قَالَتْ: جَنَاحَانِ، قَالَ: فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟ قَالَتْ: اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں: غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے، تو ان کے طاق کے آگے پردہ پڑا ہوا تھا، جب ہوا چلی، تو پردے کا ایک کونہ اٹھ گیا، جس کی وجہ سے میرے کھلونے اور گڑیا نظر آنے لگے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میری گڑیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کپڑے کا بنا ہوا ایک گھوڑا ملاحظہ کیا، جس کے دو پر بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ میں ان کے درمیان کیا چیز دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کی: یہ گھوڑا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اس کے دو پر ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا گھوڑے کے پر ہوتے ہیں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں سن رکھی کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے بھی پر تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پہ اتنا ہنسے کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۳۲)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجَنِي

Marfat.com

وَاَنَا بِنْتُ سَبْعٍ اَوْ سِتٍّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْنَ نِسْوَةٌ، وَقَالَ بِشْرٌ: فَاَتَتْنِي اُمُّ رُومَانَ، وَاَنَا عَلٰى اُرْجُوحَةٍ، فَذَهَبْنَ بِي، وَهَيَّاْنَنِي، وَصَنَعْنَنِي، فَاُتِيَ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَنٰى بِي وَاَنَا ابْنَةُ تِسْعٍ، فَوَقَفَتْ بِي عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: هِيهْ هِيهْ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی، تو اس وقت میری عمر سات سال یا چھ سال تھی، جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے، تو کچھ خواتین آئیں راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں، میں اس وقت جھولا لے رہی تھی، وہ خواتین مجھے اپنے ساتھ لے گئیں، انہوں نے مجھے تیار کیا، بنایا سنوارا، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میری رخصتی ہوگئی، اس وقت میری عمر ۹ سال تھی، میں دروازے پہ کھڑی ہوئی تو میں یہ کہہ رہی تھی: هِيهْ هِيهْ

(سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۴۹۳۳)

قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: شَكَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى، فَاُتِيَ بِسَبْيٍ، فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ، فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، فَاَتَانَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ، فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا، اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی، کہ چکی پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھوں میں بہت تکلیف ہوتی ہے، کچھ قیدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تاکہ ان سے کوئی ملازم مانگ

Marfat.com

لیں، انہیں نبی اکرم ﷺ نظر نہیں آئے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو اس صورتحال کے بارے میں بتایا: نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم اس وقت بستر پر لیٹ چکے تھے ہم اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو، آپ تشریف لائے اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ آپ کے قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے پر محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جو فرمائش کی ہے، کیا میں اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ جب تم بستر پر جاؤ، تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے خادم ملنے سے بہتر ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث ۵۰۶۲)

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِيَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ اَكَلَ

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چیز پیش کی جاتی تھی تو آپ دریافت کرتے تھے یہ زکوٰۃ ہے یا تحفہ ہے اگر لوگ یہ بتاتے کہ زکوٰۃ ہے' تو آپ اسے نہیں کھاتے تھے اگر لوگ یہ بتاتے کہ یہ عطیہ ہے' تو آپ اسے کھا لیتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد اول کتاب الزکوٰۃ حدیث ۵۹۲)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَّالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن سیدھا سادہ کریم اچھے اخلاق کا مالک ہوتا ہے جبکہ فاجر شخص دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۸۸۷)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَکَلَهٗ وَاِلَّا تَرَکَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پسند آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھا لیتے ورنہ نہیں کھاتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد دوم کتاب البر والصلہ حدیث ۱۹۵۴)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ فِیْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِیْ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَیَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کو پکڑا اور ارشاد فرمایا تم دنیا میں یوں رہو جیسے اجنبی ہو یا مسافر ہو اور اپنے آپ کو مساء والوں میں شمار کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا جب تم صبح کرو تو شام کا خیال ذہن میں نہ رکھو اور جب شام ہو جائے تو تم صبح کا خیال ذہن میں نہ رکھو اور بیماری سے پہلے صحت کو اور مرنے سے پہلے زندگی کو غنی رضی اللہ عنہ مت سمجھو۔ اے اللہ کے بندے! تم نہیں جانتے کل تمہارا کیا انعام ہوگا۔ یعنی زندہ ہو گے یا مر جاؤ گے۔
(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۵۵)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی هٰذِهِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَّسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ یُّوَارِیْ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ابن آدم کو صرف انہی چیزوں کا حق ہے۔ ایک گھر جس میں وہ رہتا ہو، ایک لباس جس کے

Marfat.com

ذریعے وہ اپنی شرمگاہ کو ڈھانپتا ہو۔ صرف روٹی اور پانی۔

(جامع ترمذی جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۲۲۶۳)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّهُمَا یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْلَاهُمَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں' ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہو۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الاستئذان حدیث ۲۶۱۸)

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَّجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُهٗ عُرْیَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینے منورہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے' زید' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اوپری جسم پر کچھ اوڑھے بغیر ان کی طرف بڑھے' آپ اپنے تہبند کو کھینچ رہے تھے' اللہ کی قسم! اس سے پہلے یا اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپری جسم پر اوڑھے بغیر کسی سے ملتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

(جامع ترمذی جلد سوم کتاب الاستئذان حدیث ۲۶۵۶)

مَوْلٰی اُمِّ هَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِیٍٔ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیٍٔ فَقَالَ مَرْحَبًا

Marfat.com

بِاُمِّ هَانِئٍ قَالَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً طَوِيْلَةً

سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے موقع پر حاضر ہوئی' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تان رکھا تھا' سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون خاتون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں اُم ہانی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی کو خوش آمدید۔ انہوں نے اس حدیث میں پورا واقعہ بیان کیا ہے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الاستئذان حدیث ۲۶۵۸)

قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَائَهُ رَجُلٌ وَّمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ اس کا گدھا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! سوار ہو جایئے! وہ پیچھے ہٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہو' البتہ اگر یہ حق تم مجھے دیدو تو تمہاری مرضی ہے اس نے عرض کی: یہ میں آپ کو دیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ (جامع ترمذی جلد سوم کتاب الادب حدیث ۲۶۹۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّيْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعَى غَنَمَ اَهْلِيْ وَكَانَتْ لِيْ هُرَيْرَةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِيْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ

عبداللہ بن رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت

Marfat.com

کیا: آپ کی کنیت ''ابو ہریرہ'' کیوں رکھی گئی۔انہوں نے جواب دیا: کیا تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں آپ سے ڈرتا ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک بلی کا بچہ تھا میں اسے رات کے وقت درخت پر بٹھا دیتا تھا اور دن کے وقت اپنے ساتھ لے جایا کرتا تھا اور اس کے ساتھ کھیلتا تھا' تو لوگوں نے میری کنیت' ابو ہریرہ رکھ دی۔(جامع ترمذی جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۳۷۷۵)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوْفَ وَاحْتَذَى الْمَخْصُوْفَ وَلَبِسَ ثَوْبًا خَشِنًا خَشِنًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونی لباس پہن لیتے تھے۔ پھٹا ہوا جوتا خود مرمت کر لیتے تھے اور کھردرا لباس پہن لیتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۵۵۶)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ اِسْرَافٌ اَوْ مَخِيلَةٌ

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھاؤ، پیو، صدقہ کرو، پہنو! جب کہ اس میں فضول خرچی یا تکبر کی آمیزش نہ ہو۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب اللباس حدیث ۳۶۰۵)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غریبوں سے محبت رکھو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے: ''اے اللہ! مجھے غریب ہونے کی

Marfat.com

حالت میں زندہ رکھنا۔غریب ہونے کی حالت میں موت دینا اور میرا حشر غریبوں کے ساتھ کرنا''۔(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۲۶)

عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِينَا سِتَّةٍ فِيَّ وَفِي ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّصُهَيْبٍ وَّعَمَّارٍ وَّالْمِقْدَادِ وَبِلَالٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَرْضٰى اَنْ نَكُوْنَ اَتْبَاعًا لَّهُمْ فَاطْرُدْهُمْ عَنْكَ قَالَ فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْخُلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ) الْاٰيَةَ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ہم چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ میرے بارے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ' صہیب رضی اللہ عنہ' عمار رضی اللہ عنہ' مقداد رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ ہم ان لوگوں کے پیروکار سمجھے جائیں آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے الگ رکھا کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن مبارک میں جو بھی خیال آنا تھا وہ آیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی۔''اور تم لوگوں کو نہ چھوڑو جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں وہ صرف اس کی رضا چاہتے ہیں''(الانعام:۵۲)

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۲۸)

عَنْ نُقَادَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ يَّسْتَمْنِحُهٗ نَاقَةً فَرَدَّهٗ ثُمَّ بَعَثَنِيْ اِلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِنَاقَةٍ فَلَمَّا اَبْصَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهَا وَفِيْمَنْ بَعَثَ بِهَا قَالَ نُقَادَةُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْمَنْ جَآءَ بِهَا قَالَ وَفِيْمَنْ جَآءَ بِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُلِبَتْ فَدَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَ فُلَانٍ لِّلْمَانِعِ الْاَوَّلِ وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ یَوْمًا بِیَوْمٍ لِّلَّذِیْ بَعَثَ بِالنَّاقَۃِ

حضرت نقادہ الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک شخص کے پاس بھیجا کہ اس سے ایک اونٹنی عارضی طور پر مانگو تو اس شخص نے نہیں دی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اور شخص کے پاس بھیجا تو اس نے اونٹنی بھجوا دی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ نے دعا کی۔ ''اے اللہ! اس اونٹنی میں برکت دے اور جس نے اسے بھیجا ہے اسے بھی برکت دے''۔

حضرت نقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' جو اسے لے کر آیا ہے اس کے لئے بھی دعا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اسے بھی برکت دے جو اسے لے کر آیا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کا دودھ دوہ لیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ ''اے اللہ! فلاں شخص کے مال میں کثرت کر دے'' یہ آپ نے انکار کرنے والے پہلے شخص کے بارے میں فرمایا اور یہ دعا کی ''اور فلاں کے مال میں دن بدن رزق عطا فرما''۔ یہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جس نے اونٹنی بھجوائی تھی۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۳۴)

عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ یَاْتِیْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّھْرُ مَا یُرٰی فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِہِ الدُّخَانُ قُلْتُ فَمَا کَانَ طَعَامُھُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ غَیْرَ اَنَّہٗ کَانَ لَنَا جِیْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ جِیْرَانُ صِدْقٍ وَّکَانَتْ لَھُمْ رَبَائِبُ فَکَانُوْا یَبْعَثُوْنَ اِلَیْہِ اَلْبَانَھَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّکَانُوْا تِسْعَۃَ اَبْیَاتٍ۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ پر کوئی مہینہ ایسا بھی آتا تھا کہ آپ کے کسی ایک گھر میں بھی دھواں نظر نہیں آتا تھا۔ راوی

Marfat.com

بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کھایا کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: دو سیاہ چیزیں کھجور اور پانی' البتہ ہمارے کچھ انصاری پڑوسی تھے۔ وہ بڑے مخلص پڑوسی تھے۔ ان کی کچھ بکریاں تھیں وہ ان کا دودھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹ گھر تھے۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۴۵)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ اَزْوَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا تَمْرَةٌ فَقِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا وَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا ہم تین سو افراد تھے ہم نے اپنے کھانے کا سامان اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ وہ سامان ختم ہونے لگا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو ایک کھجور ملا کرتی تھی ان سے کہا گیا۔ اے ابوعبداللہ! ایک کھجور سے ایک آدمی کا کیسے گزرا ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب ہمیں اس کی کمی کا سامنا کرنا پڑا تو گزارہ کرنا پڑا۔ جب ہم سمندر کے کنارے پہنچے تو وہاں ایک مچھلی موجود تھی جس کو سمندر نے باہر پھینک دیا تھا پھر ہم اٹھارہ دن تک اسے کھاتے رہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۵۹)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَّنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ خُصٌّ لَّنَا وَهٰى نَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے ہم اس وقت اپنے جھونپڑے ٹھیک کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا کر رہے ہو؟ ہم نے جواب دیا: یہ ہمارے جھونپڑے ہیں ہم انہیں ٹھیک کر رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ معاملہ اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ ہوگا۔ یعنی قیامت قریب آنے والی ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۶۰)

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّب قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهٗ فَقَالَ لَقَدْ طَالَ سَقْمِىْ وَلَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ وَقَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْجَرُ فِىْ نَفَقَتِهٖ كُلِّهَا اِلَّا فِى التُّرَابِ اَوْ قَالَ فِى الْبِنَآءِ

حارثہ بن مضراب سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: میری بیماری شدید ہوگئی ہے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''موت کی آرزو نہ کرو!'' تو میں اس کی ضرور آرزو کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: آدمی کو اپنے ہر خرچ کرنے کا اجر ملے گا۔ ماسوائے اس کے جو مٹی میں ہو راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں جو تعمیرات میں خرچ ہو۔

(سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۶۳)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيُشَيِّعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَكَانَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ عَلٰى حِمَارٍ وَّيَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ مَّخْطُوْمٍ بِرَسَنٍ مِّنْ لِيْفٍ وَّتَحْتَهٗ اِكَافٌ مِّنْ لِيْفٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کیا

Marfat.com

کرتے تھے۔ جنازے کے ساتھ جاتے تھے۔ غلاموں کی دعوت قبول کر لیتے تھے گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے جنگ ''قریظہ'' اور جنگ ''نضیر'' کے دن آپ گدھے پر سوار تھے اور ''خیبر'' کے دن بھی آپ گدھے پر سوار تھے جس میں کھجور کی چھال کی لگام ڈالی ہوئی تھی اور اس پر کھجور کی چھال سے بنی ہوئی زین موجود تھی۔ (سنن ابن ماجہ جلد دوم کتاب الزہد حدیث ۴۱۷۸)

وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے متعلق احادیث مبارکہ یہ ہیں۔

اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَا هُمْ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُصَلِّیْ بِهِمْ فَفَجَئَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ یَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یَّفْتَتِنُوْا فِیْ صَلٰوتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَی السِّتْرَ وَتُوُفِّیَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ ایک وقت پیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھا رہے تھے۔ اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک سے پردہ اٹھایا اور ان کی طرف دیکھا اور وہ صفیں باندھے ہوئے تھے آپ مسکراتے ہوئے ہنسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل واپس لوٹے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر خوشی کرتے

Marfat.com

ہوئے اپنی نماز میں فتنہ میں پڑنے کا ارادہ کیا یعنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو۔ پھر آپ حجرہ میں تشریف لے گئے اور پردہ لٹکا دیا اور اسی دن آپ وصال فرما گئے۔

(بخاری شریف جلد اول حدیث ۱۱۲۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى فَرَسِهٖ مِنْ مَّسْكَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰى فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰى فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) اِلٰى (الشَّاكِرِيْنَ) وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهَا حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا يَتْلُوْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ نے بیان کرتے ہوئے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح میں اپنے گھر سے سوار ہو کر تشریف لائے اور سواری سے اتر کر مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں سے کلام نہیں کیا یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

Marfat.com

تشریف لائے اور نبی اکرم ﷺ کا قصد کیا۔ آپ کو یعنی لکیر دار چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ پرنور سے پردہ ہٹایا پھر منہ کے بل آپ ﷺ پر گرے اور آپ کے رخ انور کو دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا اے اللہ عزوجل کے پیارے نبی ﷺ آپ پر اللہ دو موتیں جمع نہیں کرے گا لیکن ایک بار موت جو آپ کے مقدر تھی وہ آچکی۔ ابو سلمہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بیان کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے محو کلام تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر کہا بیٹھ جاؤ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینا شروع کیا تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ''امابعد'' جو کوئی تم میں سے محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو محمد ﷺ وصال فرما گئے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا بے شک اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رہنے والا اس کو موت نہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴) اللہ عزوجل کی قسم گویا کہ لوگ یہ جانتے نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی اور لوگوں نے آپ سے اس کو سیکھ لیا اور ہر بشر یہی آیت مبارکہ تلاوت کرتا سنا گیا۔

(بخاری شریف جلد اول حدیث ۱۱۶۴)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ

Marfat.com

مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزُوْا قَبْرَهٗ غَیْرَ اَنِّیْ اَخْشٰی اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ کا جس مرض میں وصال ہوا اس مرض میں فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء علیہم الصلوٰات کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر یہ خوف نہ ہوتا یعنی قبر کو مسجد بنانے کا تو لوگ آپ کی قبر مبارک کو کھلا رکھتے یعنی آپ کی قبر انور اور زائر کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہوتا مگر مجھے ڈر ہے اس کو مسجد نہ بنالیا جائے۔ (بخاری شریف جلد اول حدیث ۱۲۲۴)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ فِیْ كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَّقَالَ لَهَا فِیْ اَیِّ یَوْمٍ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ قَالَ اَرْجُوْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ اللَّیْلِ فَنَظَرَ اِلٰی ثَوْبٍ عَلَیْهِ كَانَ یُمَرَّضُ فِیْهِ بِهٖ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِیْ هٰذَا وَزِیْدُوْا عَلَیْهِ ثَوْبَیْنِ فَكَفِّنُوْنِیْ فِیْهَا قُلْتُ اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَیَّ اَحَقُّ بِالْجَدِیْدِ مِنَ الْمَیِّتِ اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ یُتَوَفَّ حَتّٰی اَمْسٰی مِنْ لَیْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ

اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئی تو انہوں نے کہا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سحول یمن کا ایک گاؤں کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں جن میں قمیض اور عمامہ شریف نہیں تھا آپ کو کفن دیا گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دن وصال فرمایا۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا سوموار کے دن۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں اس وقت اور آئندہ رات کے درمیان یعنی سوموار کا دن ہوگا میرا وصال ہوگا۔ پھر آپ نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا جن کپڑوں میں وہ بیمار ہوئے تھے اور اس میں زعفران کا ایک داغ تھا۔ آپ نے فرمایا میرے یہ کپڑے دھو ڈالو اور اس میں دو کپڑوں کا اور اضافہ کرو اور اس میں مجھے کفن دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ کپڑے تو پرانے ہیں۔ آپ نے فرمایا زندہ نئے کپڑوں کا مردے سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ کفن تو صرف (ناک اور منہ یا جسم سے بہنے والی) پیپ کیلئے ہے۔ یا جس کے باقی رہنے میں ابھی مہلت ہو) پھر اس دن وفات نہ پائی یہاں تک کہ منگل کی رات آگئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

(بخاری شریف جلد اول حدیث ۱۲۹۷)

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے منکرین زکوٰۃ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے۔ حالانکہ

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں لوگوں بتوں کی عبادت کرنے والے سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھنے لگیں۔ اور جس نے یہ پڑھ لیا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا۔ مگر جو اس پر اسلام کا حق ہے جیسے دم قصاص اور رجم وغیرہ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں ضرور اس سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے جو ادا کرنا فرض ہے اللہ کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی سے روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ نبوت میں بطور زکوٰۃ ادا کرتے تو میں اس کے روکنے پر ضرور ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم حضرت ابوبکر صدیق وہ ہیں جس کے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے کھول دیا تھا۔ اور میں نے پہچان لیا کہ یہی حق ہے۔ (بخاری شریف جلد اول حدیث ۱۳۱۱)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّقَالَ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ دِرْعٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَّقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا حالانکہ آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کہ عوض رہن تھی' یعلی بن عبید بن ابوعبید نے کہا ہم کو اعمش نے بیان کیا کہ وہ زرہ لوہے کی تھی معلیٰ بن اسد نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے لوہے کی زرہ یہودی کے پاس رہن رکھی تھی۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۷۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اَسَرَّ اِلَيَّ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَّرَّةً وَّاِنَّهٗ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِي وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي فَبَكَيْتُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی تشریف لائیں۔ گویا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا چلنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح چلنا تھا۔ آپ نے فرمایا اے میری لخت جگر خوش آمدید۔ پھر آپ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھالیا۔ پھر آپ نے خاموشی سے ان کے ساتھ بات کی تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رونے لگ گئیں۔ ام المومنین نے کہا میں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا تم کیوں رو رہی تھیں اس دوران آپ نے پھر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے خاموشی سے کوئی بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے آج کے دن کی مثل نہیں دیکھا کہ خوشی غم کے قریب ہو۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کے متعلق حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر نہیں کروں گی۔ حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے اس گفتگو کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی سے یہ بات کی تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن مقدس کا دور کیا کرتے تھے اور انہوں نے اس سال مجھے سے دو

Marfat.com

دفعہ دور کیا ہے۔ میرا اس کے متعلق یہی خیال ہے کہ موت قریب آ چکی ہے۔ اور تم میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو میں نبی اکرم ﷺ کی وفات کا سن کر رو پڑی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو۔ اس وجہ سے میں ہنس پڑی۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۸۳۳)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِیْ بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِیْ نَفْسِیْ اِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيَقْطَعَنَّ اَيْدِیْ رِجَالٍ وَّاَرْجُلَهُمْ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهٗ قَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يُذِيْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اَيُّهَا الْحَالِفُ عَلٰى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ وَقَالَ (اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ) وَقَالَ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ) قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِیْ سَقِيْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنِّیْ قَدْ هَيَّاْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِیْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْلُغَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ

Marfat.com

تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِیْ كَلَامِهٖ نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَّا وَلٰكِنَّا الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَاَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ اَوْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِی الْقَاسِمُ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَاِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) اِلَى (الشَّاكِرِيْنَ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سُنح اس کے اور مسجد نبوی کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے میں تھے۔ اسماعیل بن عبداللہ نے کہا عالیہ میں تھے یعنی عوالی مدینۂ منورہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے بخدا رسول اللہ ﷺ کا وصال نہیں ہوا۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میرے دل میں یہی چیز واقع ہوئی کہ آپ نے وفات نہیں پائی اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اٹھائے گا آپ لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹیں گے۔ جنہوں نے آپ ﷺ کے متعلق یہ کہا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سخ سے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پرنور سے پردہ ہٹایا اور رخ انور کا بوسہ لیا اور کہا میرے

Marfat.com

والدین آپ پر قربان آپ حیات اور ممات دونوں میں پاکیزہ ہیں۔اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آپ کو اللہ تعالیٰ دو موتیں کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے اور فرمایا اے قسم کھانے والے صبر سے کام لو۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا بلاشبہ آپ وفات پا چکے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ وفات پانے والے ہیں اور لوگ بھی مرنے والے ہیں اور فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا۔ (سورۃ آل عمران ۱۴۴) راوی نے کہا لوگ بے اختیار رونے لگے اور انصار سعد بن عبادہ کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا ہم میں سے ایک امیر اور تم میں سے ایک امیر ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ان کے پاس گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کلام کرنا چاہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو چپ کرا دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے تھے اللہ کی قسم میرا یہ ارادہ اس بنا پر تھا کہ میں نے ایک مضمون ذہن میں تیار کر لیا تھا جو مجھے بہت اچھا لگا تھا میں چاہتا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے ان سے قبل بیان کروں اور مجھے اندیشہ تھا کہ اس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں کہہ پائیں گے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی۔ تو سب لوگوں سے زیادہ بلیغ کلام فرمایا۔ انہوں نے اپنے کلام میں کہا ہم امراء اور تم وزراء ہو۔ حباب بن منذر نے کہا بخدا ہم ایسا نہیں کریں گے ہم میں سے ایک امیر ہو گا اور تم میں سے ایک امیر ہو گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ایسا نہیں کر سکتے

Marfat.com

لیکن ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر کیونکہ قریش تمام عرب سے افضل ہیں گھر کے اعتبار سے اور خالص ہیں حسب کے اعتبار سے لہٰذا تم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یا ابوعبیدہ بن جراح کی بیعت کرلو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ ہم تمہاری بیعت کرتے ہیں تم ہمارے سردار اور ہم سے افضل ہو اور ہم سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کی بیعت کر لی اور سب لوگوں نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ کسی کہنے والے نے کہا تم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو ہلاک کر دیا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ہے۔ عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کی انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن قاسم نے کہا مجھ سے قاسم نے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں اوپر اٹھائیں اور تین مرتبہ فرمایا مجھے رفیق اعلیٰ میں داخل کر دیں اور قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث بیان کی۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان دونوں نے جو بھی خطبہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ڈرایا جبکہ ان میں جو نفاق پایا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے باعث دور فرما دیا اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی رہنمائی فرمائی اور ان پر جو حق تھا وہ انہیں بتایا لوگ ان کے خطبہ کو لے کر باہر نکلے اور اس آیۂ کریمہ کی تلاوت کر رہے تھے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ، سے الشَّاكِرِيْنَ تک۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۸۷۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔ پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ مدینہ منورہ میں دس سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام کا ماحاصل یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۰۳۸)

اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِیُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ اِذْ جَائَهٗ حَاجِبُهٗ یَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِیْ عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالزُّبَیْرِ وَسَعْدٍ یَّسْتَاْذِنُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِیْلًا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِیْ عَبَّاسٍ وَّعَلِیٍّ یَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ یَّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ هٰذَا وَهُمَا یَخْتَصِمَانِ فِی الَّذِیْ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِی النَّضِیْرِ فَاسْتَبَّ عَلِیٌّ وَّعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْضِ بَیْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ یُّرِیْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰی عَبَّاسٍ وَّعَلِیٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ لَمْ یُعْطِهٖ اَحَدًا غَیْرَهٗ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ (وَمَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ) اِلٰی قَوْلِهٖ (قَدِیْرٌ) فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَهَا

Marfat.com

عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَّقَالَ تَذْكُرَانِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ فِيْهِ كَمَا تَقُوْلَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ فِيْهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهٗ سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ اَعْمَلُ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ فِيْهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتَمَانِيْ كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ فَجِئْتَنِيْ يَعْنِيْ عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِيْ اَنْ اَدْفَعَهٗ اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّمَا عَمِلْتُ فِيْهِ مُنْذُ وَلِيْتُ وَاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهِ بِقَضَآءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيْكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ اَنَا سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَّسْاَلْنَهٗ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى

Marfat.com

رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَنَا اَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ اَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ اَلَمْ تَعْلَمْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخْبَرْتُهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَّحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَّهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

مالک بن اوس بن حدثان نصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اچانک آپ کا دربان یرفا آپ کے پاس آیا اور عرض کیا تمہارا کیا خیال ہے حضرت عثمان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ان کو اندر لے آؤ تھوڑی دیر کے بعد پھر یرفا حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا حضرت عباس اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جب وہ اندر آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ فرمایئے کیونکہ ان دونوں کے مابین جھگڑا تھا اور وہ دونوں اس مال میں جو اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کے اموال اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فئی دیئے تھے جھگڑ رہے تھے اور حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان تلخ کلامی بھی ہوئی تو اس وفد نے جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نے کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہما ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیجیے تا کہ ان میں ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو، صبر کرو، میں نے تم کو اللہ عزوجل کی قسم دے کر پوچھنا ہے جس کے اذن سے آسمان و زمین قائم ہے کیا تمہیں معلوم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث

Marfat.com

نہیں ہوتا اور ہمارا ترکہ صدقہ ہے اس سے مراد آپ کی ذات کریم تھی۔ انہوں نے جواب دیا نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تم دونوں کو اللہ عزوجل کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا ان دونوں نے کہا جی ہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اس معاملہ کے متعلق بیان کرتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس فئی میں کسی چیز کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا جو آپ کے سوا کسی کو عطا نہیں فرمائی۔ اللہ جل ذکرہ نے فرمایا اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول ان سے تو تم نے ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ' ہاں اللہ عزوجل اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۂ حشر آیت ٦) اور یہ خالصتاً رسول اللہ ﷺ کیلئے ہو گیا پھر اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے تمہارے سوا یہ مال جمع نہیں کیا اور نہ ہی تمہارے علاوہ اپنی ذات کریمہ کو مخصوص کیا۔ آپ نے وہ مال تم کو دیا اور تم میں تقسیم کیا حتیٰ کہ اس میں سے یہ مال باقی بچا اور رسول اللہ ﷺ اس مال سے اپنی ازواج مطہرات پر سال بھر خرچ کرتے تھے پھر جو ان کے خرچہ سے باقی بچ جاتا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنی حیات طیبہ میں یہی معمول رہا پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا نائب ہوں تو انہوں نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا تم اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق جیسا کہتے تھے تمہیں یاد ہے کہ وہ صادق اور راشد نہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس عمل میں سچے نیکوکار حق کی راہ پر چلنے والے اور تابع حق تھے پھر اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وفات دی اور میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت

Marfat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نائب ہوں اور اپنی خلافت کے دوسال سے میں نے وہ اپنے قبضہ میں کرلیا اور میں نے اس میں وہی عمل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے میں اس عمل میں سچا بھلائی کرنے والا حق کی راہ پر چلنے والا اور تابع حق ہوں پھر تم دونوں میرے پاس آئے تم دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی تھا۔ پھر اے عباس تم میرے پاس آئے۔ شاید پہلے دونوں متفق ہوکر آئے ہوں اور بعد میں حضرت عباس تنہا آئے ہوں اور جب میرے لئے ظاہر ہوا کہ میں اس کو تم دونوں کے حوالے کردوں تو میں نے کہا اگر تم دونوں چاہتے ہو تو میں اس کو اس شرط پر تم دونوں کے حوالے کر دیتا ہوں کہ تم پر اللہ عزوجل کا پکا وعدہ ہے کہ تم اس سال وہی عمل کرو گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جب سے میں ان کا نائب بنا ہوں میں نے عمل کیا ہے اگر تم ایسا نہ کرو گے تو میرے ساتھ اس کے متعلق بات چیت نہ کرو پس تم دونوں نے کہا اس شرط پر یہ مال ہمارے سپرد کرو تو میں نے اس مال کو تمہارے سپرد کر دیا اب کیا تم مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہو۔ اللہ کی قسم جس کے اذن سے زمین و آسمان قائم ہیں میں اس کے خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا اگر تم دونوں اس میں عمل کرنے سے عاجز آ گئے ہو تو وہ مال مجھے واپس کردو کہ اس کا انتظام کرنے کیلئے میں کافی ہوں۔ امام زہری نے کہا میں نے یہ حدیث حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا حضرت مالک بن اوس نے سچ کہا ہے۔ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بنی نضیر سے بطور فئی عطا فرمایا تھا اس سے آٹھواں حصہ طلب کرنے کیلئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہا تو میں نے ان کو اس سے منع کر دیا اور ان سے کہا کیا تم اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ہمارا کوئی وارث نہیں اور جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ

Marfat.com

صدقہ ہے اس سے وہ اپنی ذات کریم مراد لیتے تھے صرف محمد ﷺ کی آل ہی اس مال سے کھائے گی۔ میری یہ بات بتانے پر نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے معاملہ سے رک گئیں۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ صدقات حضرت علی المرتضٰی کے قبضہ میں تھے اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس پر قابض نہ ہونے دیا پھر حضرت حسن بن علی پھر حسین بن علی کے قبضہ میں رہے پھر علی بن حسین اور حسن بن حسن باری باری اس پر قابض رہے پھر زید بن حسن کے قبضہ میں رہے یہ درحقیقت رسول اللہ ﷺ کے صدقات میں رہے اور یہ حضرات مالکانہ تصرف نہ کرتے تھے یعنی بحیثیت متولی رہے (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۲۱۲)

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَقَدْ اَعْطَیْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ یَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ اَمَرَ مُنَادِیًا فَنَادٰی مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْیَاْتِنِیْ قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ اَبَا بَكْرٍ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ اَعْطَیْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا قَالَ فَاَعْطَانِیْ قَالَ جَابِرٌ فَلَقِیْتُ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ یُعْطِنِیْ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ اَتَیْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّیْ فَقَالَ اَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّیْ وَاَیُّ دَآءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُعْطِیَكَ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ جِئْتُهٗ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُّهَا فَوَجَدْتُّهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَیْنِ

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر بحرین کا مال آیا تو تجھے اتنا اور اتنا دوں گا آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ بحرین کا مال نہ آیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس وہ مال آیا تو آپ نے منادی کو ندا کرنے کا حکم دیا کہ جس کا نبی اکرم ﷺ کے پاس قرض ہو یا وعدہ وہ میرے پاس آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا تین مرتبہ فرمایا دوں گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مال دیدیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے مال طلب کیا تو انہوں نے مجھے نہ دیا۔ میں پھر آپ کے پاس آیا اور انہوں نے مجھے مال نہ دیا۔ پھر میں تیسری دفعہ ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے مال نہ دیا۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا میں آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ مجھے مال نہیں دیتے یا تو مجھے مال دیں یا آپ بخل کر رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے کہا ہے کہ آپ مجھ سے بخل کر رہے ہیں۔ بخل سے زیادہ کون سی بیماری ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ کہا میں نے کسی بار تجھے مال دینے سے منع نہیں کیا لیکن میرا ارادہ تھا کہ تجھے دوں گا۔ عمرو بن دینار سے محمد بن علی وہ حنفیہ کے بیٹے ہیں) سے روایت کی کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اس کو گنو میں نے گنا تو پانچ سو درہم تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اتنے دو مرتبہ اور لے لو۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۱۴)

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَّقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ اَوْ يُخَيَّرُ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِ

Marfat.com

عَآئِشَةَ غُشِیَ عَلَیْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهٗ نَحْوَ سَقْفِ الْبَیْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی فَقُلْتُ اِذًا لَّا یُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حَدِیْثُهُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِیْحٌ

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرستی کی حالت میں فرمایا نبی ہرگز فوت نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ جنت میں نہیں دیکھ لیتے پھر امر ان کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ یا اس کے امر میں اس کو مالک بنا دیا جاتا ہے راوی کا شک ہے یا اس کو اختیار دیا جاتا ہے، جب آپ بیمار ہوئے اور آپ کے وصال کا وقت قریب آیا در آنحالیکہ آپ کا سر اقدس ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں تھا آپ پر غشی آ گئی اور جب افاقہ ہوا تو نظر مبارک گھر کی چھت کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھی پھر آپ نے فرمایا "اَللّٰهُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی" میں نے عرض کیا اب وہ ہمارے ساتھ نہیں رہیں گے۔ یا اس کا معنی یہ ہے اب ہمیں اختیار نہیں کریں گے تو میں نے پہچان لیا کہ یہ بات وہی ہے جو بحالت تندرستی بیان فرماتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۷۱)

عَنْ عَآئِشَةَ دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُسْنِدَتُهٗ اِلٰی صَدْرِیْ وَمَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ یَّسْتَنُّ بِهٖ فَاَبَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهٗ وَنَفَضْتُهٗ وَطَیَّبْتُهٗ ثُمَّ دَفَعْتُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَهٗ اَوْ اِصْبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ثَلَاثًا ثُمَّ قَضٰی وَکَانَتْ تَقُوْلُ مَاتَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر

Marfat.com

رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے درآنحالیکہ میں آپ کو اپنے سینہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھی اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پاس تر مسواک تھی جس سے وہ مسواک کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نگاہ اس کی طرف اٹھائی تو میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لے لی اور اس کو چبایا اور نرم کر کے پانی سے دھویا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کی تو آپ نے مسواک فرمائی۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے اچھی مسواک کرتے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ مسواک سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی شریف اٹھائی اس کے بعد فرمایا "اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِا الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی" ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان وصال فرمایا۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۷۲)

اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْہُ بِیَدِہٖ فَلَمَّا اشْتَکٰی وَجَعَہُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ طَفِقْتُ اَنْفِثُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ کَانَ یَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر معوذتیں پڑھ کر دم کرتے اور پھر دونوں کو جسم پر ملتے جب آپ بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں جس میں آپ نے وصال فرمایا تو میں نے معوذات پڑھ کر آپ کا دست مقدس آپ کے جسم اطہر پر پھیرا۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۷۳)

عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْغَتْ اِلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ وَھُوَ مُسْنِدٌ اِلَیَّ ظَھْرَہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ

Marfat.com

عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال شریف سے قبل سنا اور انہوں نے آپ سے کان لگائے ہوئے اور آپ ان سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ آپ فرما رہے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق الاعلیٰ سے لاحق کر۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۷۴)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو آپ میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھے میں نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کی موت کی سختی کو برا نہ سمجھتی تھی۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۷۷)

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا حَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَّجَعِهٖ هٰذَا اِنِّيْ لَاَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْاَلْهُ فِيْمَنْ هٰذَا الْاَمْرُ اِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَاَوْصٰى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا

Marfat.com

يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهٗ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زہری سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین شخصوں میں سے تھے جن کی توبہ قبول ہوئی تھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے۔ لوگوں نے کہا اے ابوحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال کیسا ہے۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کا شکر ہے افاقہ ہے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس سے کہا بخدا تم تین روز کے بعد غیر کے تابع ہو جاؤ گے۔ بخدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ عنقریب اس مرض میں وصال فرما جائیں گے۔ میں بنی عبدالمطلب کے چہرے موت کے وقت پہچانتا ہوں۔ ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو۔ ہم آپ سے دریافت کریں کہ آپ کے بعد خلافت کس میں ہوگی۔ اگر ہمارے لئے ہوگی تو ہمیں اس کا علم ہوگا اور اگر ہمارے غیر میں ہو تو اسے معلوم کر لیں گے اور حضور ہمیں وصیت فرما دیں گے۔ کہ وہ کون شخص ہے اور آپ کے بعد ہمیں یاد رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سوال کیا اور حضور نے منع فرما دیا تو آپ کے بعد لوگ ہم کو کبھی خلافت نہیں دیں گے۔ واللہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا سوال نہیں کروں گا۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۷۸)

اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهٖ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

Marfat.com

وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ يَّشُكُّ عُمَرُ فِيْهَا مَآءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِى الْمَآءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ يَقُوْلُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِى الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے مجھ پر بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میری باری میں اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے وصال فرمایا اور اللہ عزوجل نے آپ کے وصال کے وقت میری اور آپ کی تھوک کو جمع فرمایا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں آپ کو ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں نے پہچان لیا آپ مسواک کو پسند فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کے لئے مسواک لاؤں آپ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا ہاں مسواک لاؤ میں نے حضرت عبدالرحمٰن سے مسواک لے لی وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کے لئے میں اس کو نرم کروں آپ نے اپنے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا ہاں نرم کرو تو میں نے اس مسواک کو چبا کر نرم کیا اور آپ نے مسواک فرمائی۔ آپ کے آگے پانی کا ایک برتن تھا آپ اس برتن میں ہاتھ داخل فرماتے اور چہرے پر پھیرتے اور فرماتے "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ "موت بیشک موت کے لئے سختی ہے پھر آپ نے اپنا دست اقدس اٹھایا اور فرمایا اے اللہ "الرفیق الاعلیٰ" حتی کہ آپ کا وصال ہوگیا اور ہاتھ مبارک نیچے مائل ہوگئے۔

(بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۵۸۰)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِى الْعَامِ الَّذِىْ قُبِضَ فِيْهِ وَكَانَ

Marfat.com

يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ پر قرآن مقدس ہر سال ایک مرتبہ پیش کرتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے دو مرتبہ آپ پر قرآن پیش کیا اور آپ ﷺ ہر سال ماہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ کا وصال شریف ہوا اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ اصیلی نے اس میں یہ اضافہ کیا یہ قرآن پاک دو مرتبہ پیش کرنے کی مناسبت کی وجہ سے تھا۔ (بخاری شریف جلد دوم حدیث ۲۱۱۷)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ اُمَّهَاتِيْ يُوَاظِبْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ اُنْزِلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَا اُنْزِلَ فِيْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ لِكَيْ يَخْرُجُوْا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتّٰى جَآءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ لَّمْ يَقُوْمُوْا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ وَظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ بِالسِّتْرِ

Marfat.com

وَاُنْزِلَ الْحِجَابُ

ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ اور ہماری مائیں مراد ان کی والدہ اور خالائیں ہیں ہمیشہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرنے کی ترغیب دلاتی رہتی تھیں۔ میں نے آپ ﷺ کی دس سال خدمت کی اور نبی اکرم ﷺ کا جب وصال مبارک ہوا اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔ جس وقت پردہ کا حکم نازل ہوا میں سب لوگوں سے پردہ کے امر کے متعلق زیادہ جاننے والا ہوں۔ سب سے پہلے پردہ کا حکم رسول اللہ ﷺ کا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش سے شادی کے وقت نازل ہوا۔ درآنحالیکہ آپ ﷺ ان کے دولہا بنے تھے۔ آپ ﷺ نے زینب بنت جحش کے ولیمہ کیلئے لوگوں کو بلایا اور انہوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر وہ باہر چلے گئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس ان میں سے چند یعنی تین آدمی باقی رہ گئے۔ وہ دیر تک بیٹھے باہم باتیں کرتے رہے۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ باہر نکل آیا تا کہ وہ بھی باہر نکل جائیں۔ نبی اکرم ﷺ چل پڑے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کی چوکھٹ کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے گمان فرمایا وہ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ہمراہ واپس آیا حتیٰ کہ جب آپ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے حجرہ شریفہ کے پاس تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ حتیٰ کہ جب آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریف کے پاس پہنچے گمان فرمایا وہ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ہمراہ واپس لوٹا۔ آپ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال

Marfat.com

دیا تو اللہ عزوجل نے پردہ کی آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۱۵۲)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَّ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَآءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَيَّ فِيْهِ فِيْ بَيْتِيْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَاِنَّ رَاْسَهٗ لَبَيْنَ نَحْرِيْ وَسَحْرِيْ وَخَالَطَ رِيْقُهٗ رِيْقِيْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں وصال فرمایا دریافت فرماتے تھے میں کل کہاں قیام کروں۔ میں کل کہاں قیام کروں گا۔ آپ کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تھا۔ آپ کی ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں قیام فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میری باری کے دن میں میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔ اللہ عزوجل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ اس حال میں قبض کی کہ آپ کا سر مبارک میرے سینہ اور بغل کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب دہن مبارک میرے لعاب دہن سے مل گیا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب النکاح حدیث ۲۰۱)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَآءِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اس وقت ہم دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے سیر ہوئے معنی یہ ہے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ وفات سے قبل کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۴۸)

Marfat.com

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حَتّٰی قُبِضَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سے نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے آل محمد ﷺ نے تین دن کا متواتر سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ وصال فرما گئے۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاطعمہ حدیث ۳۷۹)

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْفُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ فِی الْمَرَضِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ کُنْتُ اَنْفِثُ عَلَیْہِ بِھِنَّ وَاَمْسَحُ بِیَدِ نَفْسِہٖ لِبَرَکَتِھَا فَسَاَلْتُ الزُّھْرِیَّ کَیْفَ یَنْفِثُ قَالَ کَانَ یَنْفِثُ عَلٰی یَدَیْہِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا وَجْھَہٗ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جس مرض میں وصال فرمایا اس مرض میں معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر پھونکتے تھے (نفث' تفل سے قلیل ہے) جب آپ ﷺ زیادہ بیمار ہو گئے تو میں معوذات پڑھ کر آپ کو دم کرتی تھی اور آپ کے دست اقدس کی برکت کے باعث آپ کے دست اقدس کے ساتھ آپ کو مسح کرتی تھی' معمر بن راشد نے کہا میں نے امام زہری سے دریافت کیا کس طرح نبی اکرم ﷺ جسم اقدس کو پھونک مارتے تھے انہوں نے کہا آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے پھونک مارتے پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پرنور پر پھیرتے۔ (بخاری شریف جلد سوم حدیث ۶۸۴)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَۃٍ

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وصال فرمایا تو یمنی چادر سے آپ کو ڈھانپا (بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۷۵۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّکَانَ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ عُمَرَ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ حَتّٰی وَقَعَ بَعْدُ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسَ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور وہ انگوٹھی آپ کے دست اقدس میں رہی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ اس کے بعد وہ انگوٹھی مدینہ منورہ کے اریس کنواں میں گر گئی جس انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔

(بخاری شریف جلد سوم کتاب اللباس حدیث ۸۱۷)

اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجَعِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَقَالَ النَّاسُ یَا اَبَا حَسَنٍ کَیْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِیَدِہِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ اَلَا تَرَاہُ اَنْتَ وَاللّٰہِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیُتَوَفّٰی فِیْ وَجَعِہٖ وَاِنِّیْ لَاَعْرِفُ فِیْ وُجُوْہِ بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْھَبْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَسْاَلَہٗ فِیْمَنْ یَّکُوْنُ الْاَمْرُ فَاِنْ کَانَ فِیْنَا عَلِمْنَا ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِنَا اَمَرْنَاہُ فَاَوْصٰی بِنَا قَالَ عَلِیٌّ وَّاللّٰہِ لَئِنْ سَاَلْنَاھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَمْنَعُنَا لَا

Marfat.com

يُعْطِيَنَاهَا النَّاسُ اَبَدًا وَّاِنِّیْ لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس بیماری میں جس میں آپ نے وصال فرمایا باہر نکلے۔ لوگوں نے کہا اے ابو الحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کس حال میں کی۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا بحمد اللہ تعالیٰ آپ نے صبح اچھے حال میں کی۔ یعنی مرض میں کچھ افاقہ تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے نہیں یعنی آپ میں علامت موت ہے بخدا تین دن کے بعد تم عبدالعصا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد غیر کے مامور) ہو جاؤ گے۔ بخدا میرا گمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مرض میں عنقریب وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبدالمطلب کے چہروں میں موت کو پہچانتا ہوں۔ یعنی علامت وفات کو ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو ہم آپ سے دریافت کریں کہ آپ کے بعد خلافت کس کی ہوگی۔ اگر یہ خلافت ہم میں ہے تو ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا۔ اگر یہ خلافت ہمارے غیر میں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کریں گے یا آپ سے طلب کریں گے کہ اپنے بعد خلیفہ کی ہمیں وصیت فرمائیں۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا سوال کیا اور ہمیں خلافت دینے سے منع فرما دیا۔ تو لوگ ہمیں کبھی خلافت نہ دیں گے۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا سوال کبھی نہیں کروں گا۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الاستئذان حدیث ۱۱۹۴)

تمت بالخیر

علامہ عالم فقری ۲۰۱۵ء

Marfat.com

شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل اور کمالات پر مبنی صحاح ستہ کی احادیث کا انمول مجموعہ

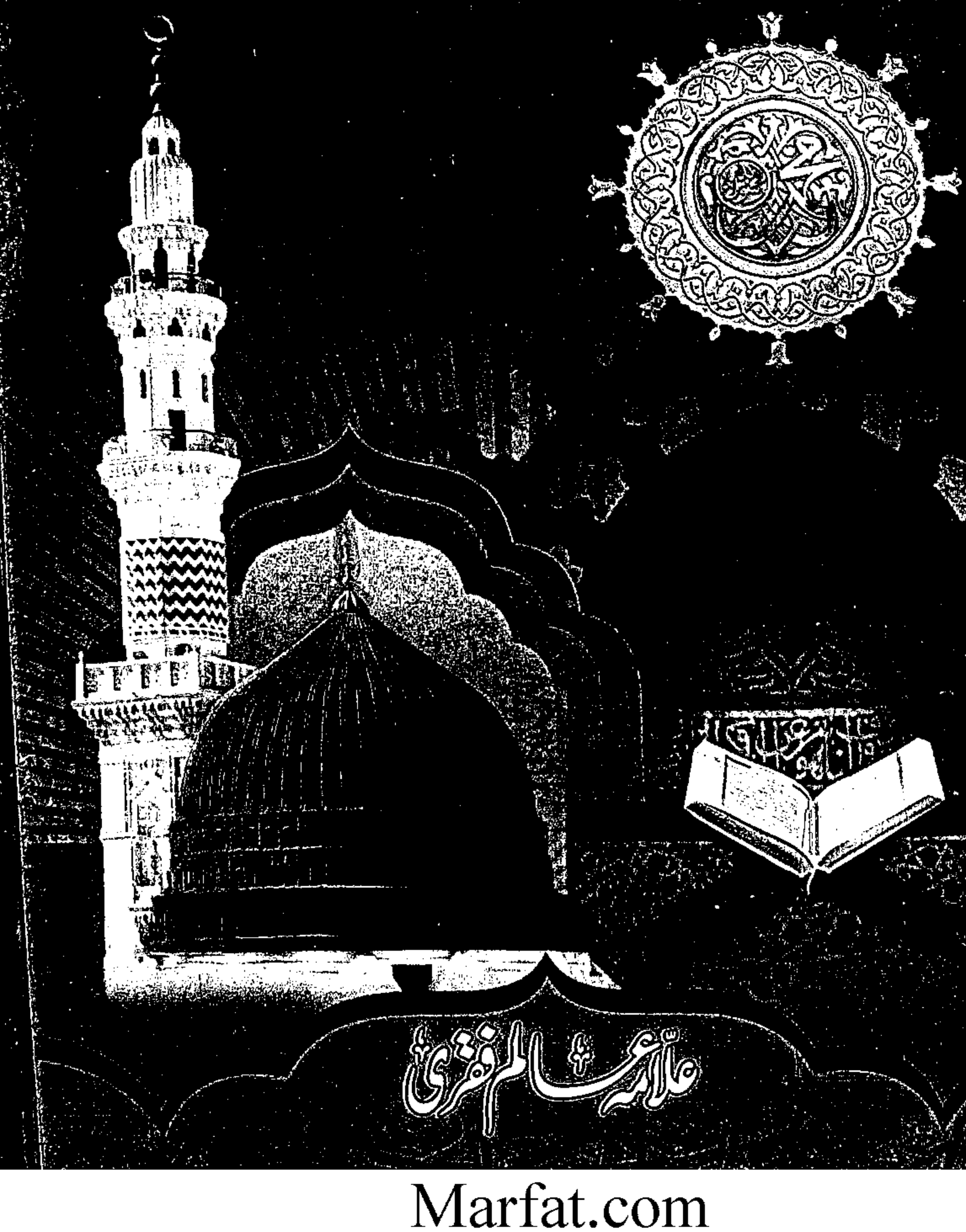

علامہ سالم قفری

Marfat.com